مکمل سورۃُ البیّنۃ لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں پہنا دیجئے اِن شآءَ اللہ العزیز یرقان جاتا رہے گا۔ (بیمار عابد، ص29)

آنکھ کے درد سے حفاظت کا عمل
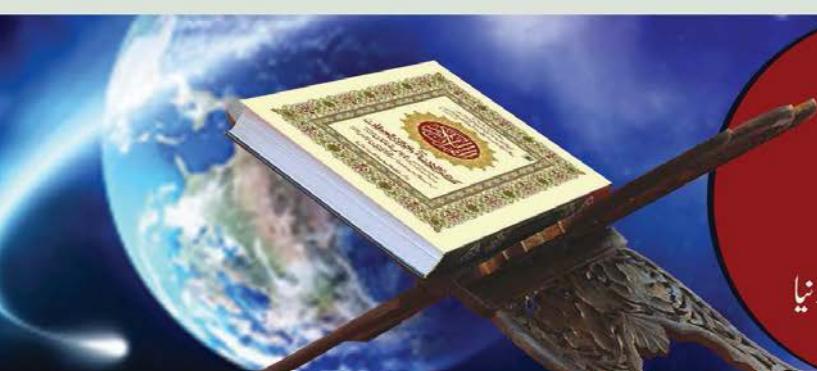
بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان میں 41 بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور آنکھ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تھوک آنکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص19)

دین و دنیا کی معرفت

"یَا عَلِیْمُ"

جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے گا اللہ پاک اس کو دین و دنیا کی معرفت عطا فرمائے گا۔ اِن شآءَ اللہ (مدنی پنج سورہ، ص249)

حاکم یا افسر مہربان ہوگا

"یَا بَاعِثُ"

جو کوئی 7 بار پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے اور حاکم کے روبرو جائے اِن شآءَ اللہ حاکم مہربان ہو۔ (مدنی پنج سورہ، ص253)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فَیضَانِ مَدِیْنَہ

(دعوتِ اسلامی)

مئی 2025ء / ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ

جلد: 9 شمارہ: 05

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- **قیمت** رنگین شمارہ: 200 روپے سادہ شمارہ: 100 روپے
- **ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات** رنگین شمارہ: 3500 روپے سادہ شمارہ: 2200 روپے
- **ممبر شپ کارڈ (Membership Card)** رنگین شمارہ: 2400 روپے سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

قراٰنِ کریم کی عظیم صفات

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

قراٰنِ کریم کے اِبلاغ واِعجاز اور بَرَکات وعجائبات اور اَوصاف وکمالات کے بارے میں پڑھنے، سننے اور سمجھنے سے دل میں اس کی عظمت مزید گھر کرتی اور عمل کا جذبہ بڑھتا ہے، آج کے مَصروفیات اور دُنیوی عُلُوم کی گہما گہمی کے دور میں لوگوں کی بڑی تعداد قراٰنِ کریم کے ذَوقِ تلاوت اور فَہم و تفکُّر سے دور ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اس کے اَوصاف وکمالات کو مختلف انداز میں اُجاگر کیا جائے اور لوگوں کو اس کے پڑھنے اور سمجھنے کی جانب راغب کیا جائے، قراٰنِ کریم کی صِفاتِ جلیلہ وعظیمہ کا کچھ ذکر پچھلے دو شُماروں میں گزرا، یوں تو ان اَوصاف کی اتنی لمبی فہرست ہے کہ ضخیم کتاب میں بھی نہ سما سکیں، البتہ موضوع کو سمیٹتے ہوئے اس کا آخری حصہ پیش کیا جاتا ہے۔

1 قراٰن، مرکزِ حق قراٰنِ کریم حق کے ساتھ نازل ہوا یعنی اس میں عَدْل واِنصاف، اَخلاقِ حسنہ اور اعمالِ حسنہ کا حکم ہے اور ظُلم و ستم، بُرے اخلاق اور بُرے اعمال سے مُمانَعت ہے[1] اور جس پیارے محبوب پر یہ نازِل ہوا انہیں بھی اللہ کریم نے مُبَشِّر و نذیر کا لقب دیا، سورۃُ الاسراء میں ہے: ﴿وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا(۱۰۵)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے قراٰن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے ساتھ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا۔[2]

2 قراٰن، حق وباطل میں فرقان قراٰنِ کریم کا بہت ہی عظیم وَصْف حق وباطل، گمراہی اور ہدایت، اندھیرے اور نور، عِلْم اور جہالت میں فرق کرنا ہے۔ ربِّ کریم نے ان اوصاف کو کئی مقامات پر ارشاد فرمایا جیسا کہ سورۃُ الفُرقان میں ہے: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًاۙ(۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قراٰن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو۔[3] اسی طرح سورۃُ الطارِق میں ہے: ﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌۙ(۱۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک قراٰن ضرور فیصلہ کی بات ہے۔[4]

3 قراٰن، آنکھیں کھولنے والا نور قراٰنِ کریم کا طَرزِ اِستِدلال، اُسلُوبِ بیان، اِحْقاقِ حق اور اِبْطالِ باطل ایسا ہے کہ آنکھیں کھول دیتا ہے، ہدایت کے نُور سے دور لوگوں کی آنکھوں کو روشن کر دیتا ہے، ایمان والوں کے دلوں کو نور سے بھر دیتا ہے، سورۃُ الجاثیہ میں ہے: ﴿هٰذَا بَصَآىٕرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ(۲۰)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ورحمت۔[5]

4 قراٰن، داعیِ جنّت ونجات قراٰن کے اوصافِ عالیہ میں سے ایک وصف اس کی دعوت کی عظمت میں ہے، اس کی

* ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

دعوت خیر اور سچّائی کی طرف ہے، اس کا بلانا جنّت اور ہمیشہ کی نعمتوں کی طرف ہے، اس کی پکار پر لبّیک کہنا ہمیشہ کے راستے پر چلنا ہے، جیسا کہ قومِ جنّات نے جب قراٰن کی تِلاوت سنی تو اپنی قوم سے جا کر کہا: ﴿قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۳۰)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سُنی کہ موسیٰ کے بعد اُتاری گئی اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی حق اور سیدھی راہ دکھاتی۔[6]

سورۃُ الجن میں ہے: ﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا(۱) یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا(۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنّوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قراٰن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہر گز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے۔[7]

5 قراٰن، وعظ و نصیحت کا بیان قراٰن کا مقصدِ اوّلین ہدایت ہے، اس کا یہ وصف کئی اَسالیب پر مشتمل ہے، کہیں بشارتیں تو کہیں تَنْبِیہات، کہیں نعمتوں کا بیان تو کہیں عذابات کا ذکر، اسی طرح یہ عظیم کتاب وعظ و نصیحت اور پُر حکمت باتوں پر مشتمل ہے، ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ(۱۳۸)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیز گاروں کو نصیحت ہے۔[8] وقال تعالیٰ: ﴿وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ(۳۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف روشن آیتیں اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کے لیے نصیحت۔[9] وقال تعالیٰ: ﴿وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ(۴۸)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک یہ قراٰن ڈر والوں کو نصیحت ہے۔[10]

اسی طرح کثیر مقامات پر اس وصف کا بیان ہے۔

6 قراٰن، عالمی پیغامِ ہدایت قراٰنِ کریم کا پیغامِ ہدایت ہونا الگ وصف ہے جبکہ اس کا عالمی یعنی سارے جہان کے لئے پیغامِ ہدایت ہونا جدا عظیم وصف ہے، یہ ہر قوم، ہر مذہب، ہر قبیلہ اور ہر علاقہ کے لوگوں بلکہ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنّوں کیلئے بھی پیغامِ ہدایت ہے، سورۃُ الفرقان میں ہے: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا(۱)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قراٰن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سُنانے والا ہو۔[11]

اسی طرح دیگر مقامات پر بھی ہے، جیسے ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ(۸۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے۔[12] ﴿وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ(۵۲)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور وہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لیے۔[13] ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ(۲۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے۔[14]

7 قراٰن ایک پاکیزہ صَحِیْفہ قراٰنِ کریم تعظیم و توقیر والا ایک پاکیزہ صَحِیْفہ ہے، اس کا یہ وَصْف اللہ کریم نے یوں ارشاد فرمایا کہ ﴿فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ(۱۳) مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ(۱۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں بلندی والے پاکی والے۔[15] سورۃُ البَیِّنہ میں فرمایا: ﴿رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً(۲)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔[16]

8 قراٰن سے اعراض، نِرا نقصان قراٰنِ کریم کے اوصاف عجائب سے بھرپور ہیں، اس کا قُرب اور ایمان جہاں وجہِ بَرَکات ہے وہیں اس سے اِعْراض و دُوری نِرا نقصان ہے، جیسا کہ سورۃُ البقرہ میں دو مَقامات پر ہے: ﴿وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ(۱۲۰)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور (اے سننے والے) اگر تو ان کی خواہشوں کا پیرو ہوا بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا تو اللہ

سے تیرا کوئی بچانے والا نہ ہو گا اور نہ مدد گار۔[17] وقال تعالیٰ: ﴿وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور (اے سننے والے کسے باشد) اگر تو ان کی خواہشوں پر چلا بعد اس کے کہ تجھے علم مل چکا تو اس وقت تو ضرور ستم گار (ظالم) ہو گا۔[18]

9 قراٰن اور تبشیر و اِنذار قراٰنِ کریم بیک وقت بشارتیں بھی سناتا ہے اور وعیدیں بھی، اس میں ایمان و تقویٰ والوں کے لئے جنّتوں اور نعمتوں کی خوشخبریاں اور نافرمانوں کے لئے عذابِ جہنّم کی وعیدات ہیں، اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: کہ تم اس سے ڈر والوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ۔[19]

سورۂ بنی اسراءیل میں فرمایا: ﴿وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔[20]

10 قراٰن سابقہ کتب کا مُصدِّق قراٰنِ کریم کو بہت ممتاز اور دلائلِ قاہرہ کا منبع بنانے والا ایک عظیم وصف یہ ہے کہ یہ سابقہ کتبِ سماویہ کی تصدیق کرتا اور ان کتب میں جو یہود و نصاریٰ نے تحریفیں کیں ان پر متنبہ کرتا ہے۔

سورۂ مائدہ میں ہے: ﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر مُحافِظ و گواہ۔[21]

11 قراٰن اہلِ حق کا قلعہ وحصار قراٰنِ کریم اہلِ ایمان و کفر کے درمیان حجاب و سِتر ہے جیسا کہ جب آیت تَبَّتْ یَدَا نازِل ہوئی تو اَبُولَہَب کی عورت پتھر لے کر آئی، حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ کے ساتھ تشریف فرما تھے، اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ سے کہنے لگی، تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے انہوں نے میری ہجو کی ہے؟ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لئے یہ پتّھر لائی تھی، حضرت صدیق رضی اللہُ عنہ نے سیدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں؟ فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا۔ اس واقعہ کے متعلّق یہ آیت نازِل ہوئی: ﴿وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب تم نے قراٰن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا۔[22]

جیسے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اَبُولَہَب کی بیوی کے درمیان اللہ کریم نے پردہ کر دیا ایسے ہی قراٰنِ کریم ہم اہلِ ایمان کے لئے بھی کُفّار سے پردہ ہے، ایمان کا مُحافِظ ہے، اسلام کا قلعہ و حِصار ہے، اس پر قائم رہنا، اس پر مضبوط رہنا، اسی پر عمل کرنا، اس کے عقائد و اَفکار کو اپنانا، اس کے احکام پر عمل پیرا ہونا، اس کے پیغام کو عام کرنا، اس کی فکر کی تبلیغ کرنا، اس کے فہم وتدبُّر و تفکُّر کی کوشش کرنا کفر و ایمان کے درمیان حائل پردے کو مضبوط کرتا اور اہلِ ایمان کو محفوظ کرتا ہے۔

اللہ کریم اس کتابِ عظیم کے صدقے ہمارے ایمانوں کی حفاظت فرمائے اور اس کتاب کے نصاب کو اپنی زندگی کا حصّہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین

(1) تفسیر الطبری، بنی اسراءیل، تحت الآیۃ:105، 8\161 (2) پ15، بنی اسراءیل:105 (3) پ18، الفرقان:1 (4) پ30، الطارق:13 (5) پ25، الجاثیۃ:20 (6) پ26، الاحقاف:30 (7) پ29، الجن:1، 2 (8) پ4، اٰل عمرٰن:138 (9) پ18، النور:34 (10) پ29، الحاقۃ:48 (11) پ18، الفرقان:1 (12) پ23، صٓ:87 (13) پ29، القلم:52 (14) پ30، التکویر:27 (15) پ30، عبس:13، 14 (16) پ30، البینۃ:2 (17) پ1، البقرۃ:120 (18) پ2، البقرۃ:145 (19) پ16، مریم:97 (20) پ15، بنی اسراءیل:9 (21) پ6، المآئدۃ:48 (22) پ15، بنی اسراءیل:45۔

بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانا

(Inciting the wife against her husband)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْعَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ ترجمہ: وہ ہم سے نہیں جو عورت کو اس کے خاوند یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے۔[1]

"وہ ہم میں سے نہیں" کا مطلب حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سیرت پر عمل پیرا نہیں، ہماری دی ہوئی ہدایت پر گامزن نہیں اور ہمارے اخلاق سے آراستہ نہیں۔[2] نیز حضرت الحاج مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس طرح کی احادیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے مقبول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ ہماری اُمت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کافر نہیں ہوتا۔[3]

اس بصیرت افروز فرمانِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں کسی کی ازدواجی زندگی (Marital life) میں زہر گھولنے والوں سے ناراضی کا اظہار کیا گیا ہے۔

میاں بیوی کا پاکیزہ رشتہ اللہ کریم کی عطا کردہ خوبصورت نعمتوں میں سے ایک نکاح بھی ہے جس کے ذریعے نہ صرف مرد و عورت ایک پاکیزہ رشتے میں جڑ جاتے ہیں بلکہ دو خاندان بھی ایک دوسرے کا حصہ بن جاتے ہیں۔ خوشگوار ازدواجی زندگی انسان کو فرحت اور سکون مہیا کرتی ہے۔ اگر میاں بیوی کے تعلقات میں دراڑیں پڑنا شروع ہو جائیں تو صرف یہ دونوں متأثر نہیں ہوتے بلکہ گھر والوں کا بھی سکون برباد ہو جاتا ہے۔ بچوں کی ذہنی نشوونما متأثر ہوتی ہے۔ سسرالی رشتہ داروں میں کشیدگی پیدا ہوتی ہے۔ مختلف نفسیاتی مسائل جنم لیتے ہیں جیسے احساسِ تنہائی، عدمِ تحفظ۔ بات بڑھنے پر بیوی رُوٹھ کر میکے چلی جاتی ہے، بعض اوقات گھریلو جھگڑے میں طلاق اور قتل تک نوبت جا پہنچتی ہے، آئے دن اس قسم کی خبریں ملتی ہیں کہ بیوی کو منانے میں ناکامی پر طیش میں آکر مرد نے بیوی اور اس کے ماں باپ یا بہن وغیرہ کو فائرنگ کرکے مار ڈالا۔ دارالافتاء اور کورٹ کچہری میں طلاق کے کیسز کی تعداد آئے روز بڑھتی ہی جارہی ہے۔

میاں بیوی کے تعلقات بگڑنے کے اسباب دو طرح کے ہوتے

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

ہیں: 1 آپسی اور 2 بیرونی۔

آپس کی وجوہات ان میں سے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال نہ رکھنا، غلطی کو تاہی سے درگزر نہ کرنا، ایک دوسرے کو اس کے مقام کے مطابق عزت نہ دینا، مارنا پیٹنا، ہر وقت اپنی بات منوانے کی ضد کرنا شامل ہے۔ صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آج کل عام شکایت ہے کہ زَن و شَو (میاں بیوی) میں نااتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دِین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد انھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین میں ہر ایک دوسرے کے حُقُوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے، مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی (کنیز) سے بدتر کرکے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالاتِ فاسدہ طَرَفَین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اَخلاق و عادات میں بُرائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔[4]

اس کا حل یہ ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی حیثیت اور مقام کو تسلیم کریں، ایک دوسرے کی پسند ناپسند کا خیال رکھیں، خلاف مزاج بات ہو جانے پر برداشت کا حوصلہ رکھیں، کسی بات کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ شوہر کے لئے حدیث میں فرمایا: تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔[5] لہٰذا شوہر کو چاہئے کہ بیوی سے حسنِ سلوک کرے، اس کی جائز فرمائشیں پوری کرسکتا ہو تو کردے ہر مطالبہ رد نہ کردیا کرے اس سے اس کی اپنی ہی ویلیو گرے گی، بیوی غلطی کرے تو حکمت عملی اور نرمی سے سمجھائے نہ کہ چھوٹی سی بات پر ڈانٹ ڈپٹ اور مارپٹائی پر اُتر آئے کہ اس طرح ضد پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے۔ بیوی کو چاہئے کہ وہ بھی اپنے شوہر کی عزت کا خیال رکھے، شکوہ شکایت سے بچے، شوہر کے احسانات پر اس کا شکریہ ادا کرے، اس کی فرمانبرداری کرکے اسے راضی رکھے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو عورت اِس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنّت میں داخِل ہوگی۔[6]

تعلقات بگڑنے کی بیرونی وجوہات میاں بیوی کی ہنستی مسکراتی زندگی میں تلخیاں پیدا کرنے میں دوسروں کی غیر ضروری اور منفی مداخلت بھی کردار ادا کرتی ہے۔ کبھی تیسرا شخص میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف ورغلاتا ہے۔ شروع کی حدیث میں ایسے ہی شخص کی مذمت بیان کی گئی ہے جو بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خاوند بیوی میں فساد ڈالنے کی بہت صورتیں ہیں: عورت سے خاوند کی برائیاں بیان کرے دوسرے مردوں کی خوبیاں ظاہر کرے کیونکہ عورت کا دل کچی شیشی کی طرح کمزور ہوتا ہے۔[7]

بھڑکانے والے لوگ بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکانے میں جانے انجانے میں مرکزی کردار ادا کرنے والے مختلف لوگ ہو سکتے ہیں جیسے عورت کے قریبی رشتہ دار، اس کی سہیلیاں، پڑوسنیں، شوہر کے رشتہ دار اور وہ لوگ جن کے ہاں اس شخص یا عورت کی شادی کا چانس تھا لیکن رشتہ سے انکار کردیا گیا۔ یہ لوگ اپنے مقاصد کے لئے بھڑکانے اور پھوٹ ڈلوانے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں، مثلاً

1 بیوی کو شوہر کے خلاف شک و شبہ میں مبتلا کرنا کہ وہ کسی اور کے چکر میں ہے یا اپنی کمائی کہیں اور اُڑا دیتا ہے تمہارے لئے اس کی جیب سے رقم نہیں نکلتی۔

2 اس کے دل میں شوہر کے لئے نفرت یا بیزاری پیدا کرنا کہ وہ تمہارا خیال نہیں رکھتا، تمہیں جیب خرچی تک نہیں دیتا، میرا شوہر تو مجھے پانچ ہزار گھر کے خرچ کے علاوہ جیب خرچی بھی دیتا ہے۔

3 شوہر کی کسی غلطی کو حد سے زیادہ بڑھا چڑھا کر بیان کرنا تاکہ بیوی کا اس پر اعتماد ختم ہو جائے کہ دیکھا کیسے اس نے سب کے سامنے تمہیں جھاڑ پلا کر ذلیل کیا، اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

4 کچھ سہیلیاں ہمدردی جتانے کے لئے منفی مشورے دیتی

ہیں، اس سے اتنا دب کر کیوں رہتی ہو، تمہیں آج تک اس بندے نے کونسا سکھ دیا ہے؟

5 طلاق یا علیحدگی کی ترغیب دینا کہ ایسے شخص سے جتنی جلدی جان چھڑا سکو چھڑا لو، آزادی کی زندگی گزارو، تم پڑھی لکھی ہو خود کما سکتی ہو تو ایسے شخص کی محتاج کیوں بنی ہوئی ہو؟

6 آج کل کئی سوشل میڈیا پیجز، وی لاگز، ڈراموں اور واٹس اپ گروپس میں ایسی باتیں کی جاتی ہیں اور منفی اسٹوریز شیئر کی جاتی ہیں جو بیوی کا ذہن خراب کر سکتی ہیں۔

شیطان کا پسندیدہ کام میاں بیوی میں جدائی پیدا کرنا، شیطان کا سب سے محبوب مشغلہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر لوگوں میں فتنہ پیدا کرنے کے لئے اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ ایک لشکر واپس آکر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ برپا کیا تو شیطان کہتا ہے: تونے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے! اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔[8]

شوہر کو چھوڑنے والی لالچی عورت کا انجام بنی اسرائیل میں ایک بہت عبادت گزار لکڑ ہارا (لکڑیاں بیچنے والا) تھا، اس کی بیوی بنی اسرائیل کی حسین و جمیل عورتوں میں سے تھی، جب اس ملک کے بادشاہ کو لکڑ ہارے کی بیوی کے حسن و جمال کی خبر ملی تو اس کے دل میں شیطانی خیال آیا، چنانچہ اس نے ایک بڑھیا کو اس لکڑ ہارے کی بیوی کے پاس بھیجا تاکہ وہ اسے ورغلائے اور لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ لکڑ ہارے کو چھوڑ کر شاہی محل میں اس کی ملکہ بن کر زندگی گزارے۔ وہ مکار بڑھیا لکڑ ہارے کی بیوی کے پاس گئی اور اس سے کہا: تُو کتنی عجیب عورت ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے جو نہایت ہی مفلس اور غریب ہے جو تجھے آسائش و آرام فراہم نہیں کر سکتا، اگر تُو چاہے تو بادشاہ کی ملکہ بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے پیغام بھیجا ہے کہ اگر تُو لکڑ ہارے کو چھوڑ دے گی تو مَیں تجھے اس جھونپڑی سے نکال کر اپنے محل کی زینت بناؤں گا، تجھے ہیرے جواہرات سے آراستہ و پیراستہ کروں گا، تیرے لئے ریشم اور عمدہ کپڑوں کا لباس ہوگا۔ جب اس عورت نے یہ باتیں سنیں تو لالچ میں آگئی اور اس کی نظروں میں بلند و بالا محلات اور اس کی آسائشیں گھومنے لگیں۔ چنانچہ اس نے لکڑ ہارے سے بے رُخی اِختیار کرلی اور ہر وقت اس سے ناراض رہنے لگی، بالآخر لکڑ ہارے نے مجبوراً اس بے وفا لالچی عورت کو طلاق دے دی۔ وہ خوشی خوشی بادشاہ کے پاس پہنچی اور اس سے شادی کرلی۔ جب بادشاہ اپنی نئی دلہن کے پاس حجلۂ عروسی میں پہنچا تو اس کی بینائی جاتی رہی، ہاتھ خشک (یعنی بے کار)، زبان گونگی اور کان بہرے ہوگئے، عورت کا بھی یہی حال ہوا۔ جب یہ خبر اس دور کے نبی علیہ السّلام کو پہنچی اور انہوں نے اللہ کی بارگاہ میں ان دونوں کے بارے میں عرض کی تو ارشاد ہوا: میں ہرگز ان دونوں کو معاف نہیں کروں گا، کیا انہوں نے یہ گمان کرلیا کہ جو حرکت انہوں نے لکڑ ہارے کے ساتھ کی میں اس سے بے خبر ہوں؟[9]

میاں بیوی محتاط رہیں میاں بیوی کو چاہئے کہ کسی کی باتوں میں نہ آئیں، گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر کا! جب بھی بیوی کے سامنے شوہر کی برائیاں یا شوہر کے سامنے بیوی کی برائیاں کرنے لگیں، انہیں چاہئے کہ اسے حکمتِ عملی سے روک دیں کیونکہ جس طرح غیبت کرنا گناہ ہے اسی طرح سننا بھی گناہ ہے۔ اسی طرح لگائی بجھائی کرنے والوں اور چغل خوروں سے بھی بچیں کہ یہ محبتوں کے چور ہوتے ہیں، ایسوں کو ہرگز اپنا ہمدرد نہ جانیں اور جس کے بارے میں آپ کو منفی (Negative) بات پہنچائی گئی اس پر بلاثبوتِ شرعی یقین نہ کریں اور اس کے بارے میں اپنے دل میں میل نہ لائیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم میاں بیوی میں صلح کرانے والے بنیں، نہ کہ اختلافات پیدا کرنے والے۔ اللہ ہمیں اس قبیح فعل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابوداؤد، 2 / 369، حدیث: 2175 (2) شرح ابی داؤد للعینی، 5 / 385، تحت الحدیث: 1439 (3) مراٰۃ المناجیح، 6 / 560 (4) بہارِ شریعت، ج 2، ص 99، 100 (5) اِبن ماجہ، 2 / 478، حدیث: 1978 (6) ترمذی، 2 / 386، حدیث: 1164 (7) مراٰۃ المناجیح، 5 / 101 (8) مسلم، ص 1158، حدیث: 7106 (9) عیون الحکایات، ص 122۔

آخری نبی محمد عربی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا سفر شروع کرنے سے پہلے انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

حضور سیّدِ عالَم، نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک ادائیں ہمیں زندگی کے ہر میدان میں راہنمائی فراہم کرتی ہیں، انہی میں سے ایک ہماری سفر کی زندگی بھی ہے، جس میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک سیرت سے تعلیم ملتی ہے، آیئے! ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے آخری نبی صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سفر شروع کرنے سے پہلے کن باتوں کا اِہتمام فرمایا اور کیا کیا اِحتیاطیں فرمائیں:

دن کا اِنتخاب

نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہونا پسند فرماتے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا کَعْب بن مالک رضی اللہُ عنہ سے مَرْوی ہے کہ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب سفر کے لئے نکلتے تو ایسا بہت کم ہوتا کہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جمعرات کو نہ نکلے ہوں۔[1]

وقتِ سفر کا اِنتخاب

حضرت صَخْر بن وَداعہ غامدی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے اللہ! میری امّت کے صُبْح کے وقت (کے اچھے کاموں) میں بَرَکت دے۔ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب کوئی فوج یا لشکر بھیجتے تو شروع دن میں بھیجتے تھے۔

اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابی حضرت صخر بن وَداعہ غامدی رضی اللہُ عنہ تاجر تھے، آپ اِس سنّت پر خوب عمل فرماتے چنانچہ آپ مصطفےٰ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فرمان پر عمل اور ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کے لئے سامانِ تجارت دن کے شروع میں بھیجا کرتے جس کی بَرَکت سے آپ کے پاس مال و دولت کی کثرت ہوگئی۔[2]

اس حدیث سے متعلق چند وضاحتیں یاد رکھنا مُفید ہیں:

1. رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے سفر، طَلَبِ عِلم اور تجارت وغیرہ جیسے بھلائی کے کام صبح سویرے کرنے پر برکت کی دعا فرمائی ہے۔[3]

2. صبح کے وقت میں برکت کی دعا کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر اوقات میں برکت نہیں۔ چونکہ لوگ صبح کے وقت تازہ دَم ہو کر کام شروع کرتے ہیں اِس لحاظ سے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے دعا فرمائی تاکہ آپ کی دعا کی برکت پوری امّت کو پہنچے۔[4]

3. اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صحابہ کا تجربہ بھی اس کے متعلّق ہو چکا ہے کہ وہ حضرات اس سنّت پر عمل کی برکت سے بہت فائدے اُٹھا چکے ہیں۔ فقیر نے بھی تجربہ کیا کہ صبح سویرے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کاموں میں بہت برکت ہے۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ جو طالبِ علم مغرب وعشاء کے دوران اور فجر کے وقت محنت کرے پھر عالم نہ بنے تو تعجب ہے اور جو طالبِ علم ان دو وقتوں میں محنت نہ کرے اور عالم بن جائے تو بھی حیرت ہے۔(5)

گھر والوں کے درمیان قرعہ اندازی

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر میں جانے سے پہلے ازواجِ مطہرات کے درمیان قُرعہ اندازی فرمایا کرتے چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کا قرعہ نکل آتا، اسے سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے۔(6)

گھر سے نکلتے ہوئے دعا

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ نَزِلَّ، اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا یعنی اللہ کے نام سے شروع، میں نے اللہ پر بھروسا کیا۔ اے اللہ! ہم پھسلنے یا گمراہ ہونے یا ظلم کرنے یا ظلم کا شکار بننے یا جہالت کرنے یا جہالت کا شکار بننے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔(7)

سواری کی دعا

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سواری پر بیٹھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو میں آنے کی نہ تھی اور ہم اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارے اِس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اِس کی مسافت کو ہمارے لئے کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی حفاظت فرمانے والا ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقّتوں، بُرے انتظار اور مال و اہلِ خانہ سے متعلّق بُری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔(8)

مسافروں کو رخصت کرنے کا انداز

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مسافروں کو رخصت کرنے کے انداز سے متعلّق حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن یزید رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی لشکر کو رُخصت کرنا چاہتے تو فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ یعنی میں تمہارے دِین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اَعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔(9)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

اس دُعا میں لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ اے مدینہ میں میرے پاس رہنے والے! اب تک تو تُو میرے سایہ میں تھا کہ ہر مسئلہ مجھ سے پوچھ لیتا تھا، ہر مشکل مجھ سے حل کرلیتا تھا اب تُو مجھ سے دور ہورہا ہے کہ ہر حاجت میں مجھ سے پوچھ نہ سکے گا تو تیرا ہر کام خدا کے سپرد ہے۔ کیسی پیاری دعا ہے اور کیسی مبارک وَداع! آخر عمل سے مراد وقتِ موت ہے یعنی اگر اس سفر میں تجھے موت آئے تو ایمان پر آئے، تیری زندگی و موت ربّ کے حوالے۔(10)

اللہ کریم ہمیں سفر شروع کرتے ہوئے یہ انداز اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 2/296، حدیث:2949 (2) ابوداؤد، 3/51، حدیث:2606- مرقاۃ المفاتیح، 7/454، تحت الحدیث:3908 (3) مرقاۃ المفاتیح، 7/454 تحت الحدیث: 3908 (4) شرح ابنِ بطال، 5/124 (5) مراٰۃ المناجیح، 5/491 (6) بخاری، 2/173، حدیث:2593 (7) ترمذی، 5/270، حدیث: 3438 (8) مسلم، ص538، حدیث: 3275 (9) ابوداؤد، 3/49، حدیث:2601 (10) مراٰۃ المناجیح، 4/43 ملتقطاً

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا حرام جانور کا نام لینے سے 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی؟

سُوال: کیا حرام جانور کا نام لینے سے 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی؟

جواب: حرام جانور تو کتّا اور بلّی بھی ہیں، لیکن ایک مخصوص جانور ہے جس کے متعلق لوگوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے اور شاید اسی وجہ سے سائل نے بھی اس حرام جانور کا نام نہیں لیا، حالانکہ اس جانور کا نام قراٰنِ کریم میں بھی آیا ہے اور وہ حرام جانور ”خنزیر“ ہے۔(دیکھئے: پ2، البقرۃ: 173) اور خنزیر کا لفظ کہنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ گناہ ملتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 30 صفر شریف 1442ھ)

2 کیا بچوں کو سبق یاد نہ ہونے پر استاد کی پکڑ ہوگی؟

سُوال: اگر بچوں کو سبق یاد نہ ہو تو کیا اس پر استاد کی پکڑ ہوگی؟ نیز جن بچوں کو سبق یاد نہیں ہوتا ان کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: اگر استاد کی پوری کوشش کے باوُجود بھی بچوں کو سبق یاد نہیں ہوتا تو اس میں استاد کا کوئی قصور نہیں۔ یاد رکھئے! کچھ بچے ذہین ہوتے ہیں اور کچھ کُند ذہن، کسی کا حافظہ مضبوط ہوتا ہے تو کسی کا کمزور۔ استاد کو چاہئے کہ جان بوجھ کر کوتاہی، سستی اور کمی نہ کرے اور اپنی جانب سے پوری کوشش کرتا رہے۔ نیز حافظے کی مضبوطی کے لئے ”یَاعَلِیْمُ“ 7 بار اور ہر بار بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ ”سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ“ 21 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے جس بچے یا بڑے کا حافظہ کمزور ہو اُس کو پلایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم حافظہ مضبوط ہو جائے گا۔

(بیمار عابد، ص42 - مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1442ھ)

3 بچّوں کے لئے کھیلتے وقت کی احتیاطیں

سُوال: بعض بچّے کھیلتے ہوئے الماری وغیرہ میں چھپ جاتے ہیں، ان کی تربیت کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بچّوں کو اَلماری، کارٹن، خالی Box (یعنی ڈبّے)، فِرِیج یا خالی ٹنکی میں نہیں چھپنا چاہئے، کیونکہ بعض اَوقات ٹنکی کا ڈھکن بند ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے Oxygen یعنی ہَوا نہیں ملتی اور جان خَطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بچّوں کو تو پانی کی ٹنکی میں جھانک کر بھی نہیں دیکھنا چاہئے، کیونکہ اگر ٹنکی میں پانی ہُوا تو بچّے ڈُوب سکتے ہیں، اِسی طرح کھڑکی سے بالکنی (Balcony) میں جھانکنے میں بھی Risk (یعنی خطرہ) ہوتا ہے، کیونکہ وہاں سے بچّہ گر سکتا ہے اور چوٹ آسکتی ہے۔(مدنی مذاکرہ، 9 صفر شریف 1442ھ)

4 سفر پر جاتے وقت قراٰن کے سائے سے گزرنا کیسا؟

سُوال: سفر پر جانے والے کو قراٰنِ پاک کے سائے سے

گزارنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2محرم الحرام1442ھ)

5 جس نے عقیقہ نہ کیا ہو اس کا قربانی کرنا کیسا؟

سوال: اگر کسی نے عقیقہ نہیں کیا تو کیا وہ قربانی کر سکتا ہے؟ نیز قربانی کب واجب ہوتی ہے اور کیا قربانی کے جانور میں بھی عقیقہ کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جس نے عقیقہ نہیں کیا ہو وہ بھی قربانی کر سکتا ہے۔ نیز قربانی اپنی شرائط کے ساتھ واجب ہوتی ہے، قربانی واجب ہوتے ہوئے اگر کوئی قربانی نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا لیکن عقیقہ نہ کرنے سے بندہ گناہ گار نہیں ہوتا کہ عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ اور قربانی کا بڑا جانور جس میں سات حصے ہوتے ہیں اس میں بھی عقیقے کا حصہ شامل کیا جا سکتا ہے یوں قربانی اور عقیقہ دونوں ہو جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے "ابلق گھوڑے سوار" اور "عقیقے کے بارے میں سُوال جواب" پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم بہت فائدہ ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ، 20ذوالقعدۃ الحرام1441ھ)

6 کوّے کا جُوٹھا پانی پینا کیسا؟

سُوال: کوّے کے جُوٹھے پانی کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: کوّے، چیل، شِکرے اور دِیگر شِکاری پَرِندوں کا جُوٹھا پانی اور کھانا مکروہ ہوتا ہے۔ مالدار شخص کو ایسا پانی یا کھانا اِستِعمال نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اگر کوئی مسکین ایسا پانی یا کھانا اِستِعمال کرتا ہے تو کَراہت نہیں ہے۔

(دیکھئے: فتاویٰ عالمگیری، 1/24- مدنی مذاکرہ، 2صفر شریف1442ھ)

7 قرض ہونے کے باوجود قربانی کرنا

سوال: اگر کسی شخص پر قرض ہو تو کیا وہ قربانی کر سکتا ہے؟

جواب: اِس صورت میں قربانی تو ہو جائے گی اگرچہ وہ قرض ادا کرنے کے بعد صاحبِ نصاب نہ رہتا ہو، وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ ہاں اتنا ضَرور ہے کہ لوگ باتیں بنائیں گے اور محلّے میں بدنامی ہوگی کہ اس نے فُلاں فلاں کا قرض ادا کرنا ہے لیکن پھر بھی اس نے قرض ادا نہیں کیا بلکہ قربانی کر لی، عمرہ کیا یا نفل حج کر لیا۔ بندے کو بھی چاہئے کہ پہلے قرض کی اَدائیگی کر دے۔ (مدنی مذاکرہ، 6ذوالقعدۃ الحرام1441ھ)

8 گاڑی یا ٹرک پر اللہ پاک کا نام اور درودِ پاک لکھنا کیسا؟

سوال: کیا گاڑی یا ٹرک وغیرہ پر اللہ پاک کا نام اور دُرُودِ پاک لکھ سکتے ہیں؟ یہ بے اَدَبی تو نہیں کہلائے گی؟

جواب: لکھ سکتے ہیں، اِس میں بے ادبی نہیں، بے ادبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے۔ مثلاً عمارت کی پہلی منزل پر قراٰنِ کریم ہوتا ہے اور اوپر کی منزل پر بھی لوگ ہوتے ہیں اور اس کو بے ادبی نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح بس وغیرہ میں مقدس تحریرات ہوتی ہیں اور لوگ اس کی چھت پر بیٹھ جاتے ہیں یہ بھی بے ادبی نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 13ذوالقعدۃ الحرام1441ھ)

9 چھوٹے بچے کا جانور کو ذبح کرنا کیسا؟

سُوال: کیا چھوٹا بچہ قربانی کا بکرا ذَبح کر سکتا ہے؟

جواب: قربانی کا جانور ہو یا کوئی اور حلال جانور، اگر بچہ ذَبح کو سمجھتا ہے تو اللہ پاک کا نام لے کر ذَبح کر سکتا ہے۔

(درمختار، 9/496- مدنی مذاکرہ، 2ذوالحجۃ الحرام1441ھ)

10 عیدُ الاضحیٰ کے دن پیدا ہونے والے بکرے کی قربانی کب ہوگی؟

سُوال: جو بکرا عیدُ الاضحیٰ کے پہلے دن پیدا ہوا کیا اگلے سال عیدُ الاضحیٰ کے پہلے دن اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب: جو بکرا عیدُ الاضحیٰ کے پہلے دن 12 بجے پیدا ہوا اگلے سال اسی دن 12 بجے اس کا سال پورا ہوگا، لہٰذا اس کی قربانی 12 بجے کے بعد سے قربانی کے تیسرے دن غُروبِ آفتاب سے پہلے (کسی بھی وقت) کی جا سکتی ہے۔ قربانی کے جانور کا پیدائش کے دن راہِ خدا میں قربان ہونا سعادت کی بات ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جانور جو راہِ خدا میں قربان ہوتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 6ذوالحجۃ الحرام1441ھ)

دَارُالْاِفْتَاء اَہلسُنَّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا حجِ تمتع کرنے والا حج کا احرام باندھنے کے لئے آٹھ ذوالحجہ کا انتظار کرے گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں پاکستان سے حج تمتع کرنے آیا ہوں، عمرہ کرکے احرام کھول دیا ہے اور ابھی مکہ ہی میں مقیم ہوں، معلوم یہ کرنا ہے کہ حج کا احرام باندھنے کے لئے آٹھ ذوالحجہ تک انتظار کرنا ہوگا یا اس سے پہلے بھی حج کا احرام باندھ سکتا ہوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حج تمتع کرنے والا عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول کر مکہ ہی میں موجود ہو، تو اس کے لئے حج کا احرام حدودِ حرم ہی سے باندھنا ضروری ہے اور حج کا احرام آٹھ ذوالحجہ ہی کو باندھنا ضروری نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی باندھا جاسکتا ہے بلکہ جس شخص کو اطمینان ہو کہ وہ احرام کی پابندیاں نبھالے گا، تو اب اس کے لئے آٹھ ذوالحجہ سے پہلے احرام باندھنا کئی اعتبار سے افضل ہے۔

اولاً: حدیثِ پاک میں فرمایا: جس کا ارادہ حج کا ہو، تو اس میں جلدی کرے اور حدیث میں تعجیل کا حکم دینا کم سے کم استحباب پر محمول ہوگا۔

ثانیاً: آٹھ ذوالحجہ سے پہلے احرام باندھنا بدن پر زیادہ شاق ہے کہ احرام باندھنے کے بعد ممنوعاتِ احرام سے خود کو بچانے کی خوب سعی و کوشش کی جاتی ہے اور اس میں یقیناً مشقت ہے اور حدیث میں فرمایا افضل عمل وہی ہے جس میں مشقت زیادہ ہو۔

ثالثاً: حج اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اور آٹھ تاریخ سے پہلے احرام باندھ لینے کی صورت میں عبادت کی طرف جلدی اور عبادت میں رغبت کا اظہار ہے۔

رابعاً: احرام خود ایک عبادت ہے اور آٹھ ذوالحجہ سے پہلے احرام باندھنے کی صورت میں جتنے دن پہلے احرام باندھا جائے اتنے ہی دن ایام عبادت میں گزریں گے۔

سننِ ابی داؤد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "من أراد الحج فليتعجل" یعنی جس کا ارادہ حج کا ہو، تو وہ اس میں جلدی کرے۔ (ابو داؤد، ص226، حدیث: 1332- الجوهرة النيرة، 1/396-البنایۃ شرح الھدایۃ، 4/212-فتاوی رضویہ، 10/743، 744)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے احرام کس میقات سے باندھا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نبیِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو عمرے یا حج فرمایا تھا، تو کس

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاءاہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

میقات سے احرام باندھا تھا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرت کے بعد ایک حج اور چار عمروں کا احرام باندھا۔ تین عمروں کے احرام کی نیت تو علیحدہ سے کی تھی، اور حج کے موقع پر چونکہ حج قران کرتے ہوئے حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا، تو یوں کل ایک حج اور چار عمروں کے احرام کی نیت فرمائی۔

البتہ جن تین مواقع پر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صرف عمرے کے احرام کی نیت فرمائی ان میں سے ایک موقع ایسا تھا جس میں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عمرے کا احرام تو باندھ لیا تھا، لیکن کفارِ مکہ کے روکنے کی وجہ سے صلح حدیبیہ والا معاہدہ طے پایا، اور اس کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عمرہ ادا کیے بغیر احرام کھول دیا۔ اور معاہدے کے موافق آئندہ سال اس عمرے کی قضا فرمائی۔ حدیبیہ والے سال اگرچہ عمرہ ادا نہیں ہوا لیکن چونکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عمرے کی نیت فرما چکے تھے اور نیت پر ثواب حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا اس اعتبار سے اسے بھی ایک عمرہ شمار کر کے، احادیث و اقوال صحابہ میں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمروں کی تعداد چار بیان کی گئی ہے۔ یعنی چار عمروں میں سے یہ عمرہ، حکمی عمرہ ہے، باقی تین عمرے حقیقی عمرے ہیں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حج اور حج والے عمرے سمیت تین عمروں کے احرام کی نیت مدینہ شریف کی میقات یعنی ذوالحلیفہ سے کی، جبکہ ایک عمرہ کے احرام کی نیت جعرانہ کے مقام سے فرمائی۔ (بخاری، 2/597- بخاری، 1/208)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 قربانی واجب ہونے کے باوجود نہ کی تو اب کس طرح کی بکری صدقہ کرنا ہوگی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی پر قربانی لازم تھی اور اس نے نہ کی یہاں تک کہ قربانی کے ایام گزر گئے تو اب بعض فتاویٰ میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ "ایک متوسط بکری کی قیمت صدقہ کریں گے" جبکہ بعض میں یہ ہوتا کہ ہے ایک بکری کی قیمت صدقہ کریں گے تو سوال یہ ہے کہ کیا متوسط بکری کی قیمت ادا کرنے سے ہی واجب ادا ہوگا یا کوئی سی بھی ایسی بکری جو قربانی کے لائق ہو، اس کی قیمت ادا کر دیں اگرچہ وہ متوسط سے کم درجے کی ہو تو واجب ادا ہوگا یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس پر قربانی کرنا لازم تھا اور قربانی نہیں کی تو اب اس پر بکری کی قیمت کا صدقہ کرنا لازم ہے کس طرح کی بکری کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے؟ اس بارے میں فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ چاہے تو ایسی بکری کی قیمت صدقہ کرے جو قربانی کے لائق ہو اور چاہے تو متوسط درجے کی بکری کی قیمت صدقہ کرے۔ اس سے ظاہر ہے کہ واجب دونوں سے ہی ادا ہو جائے گا، متوسط درجے کی بکری کی قیمت لازمی نہیں ہے، قربانی کے لائق بکری کی قیمت صدقہ کرنا بھی کفایت کرے گا۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ اور صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ نے بھی متوسط کی قید کے بغیر ہی اس مسئلے کو ذکر فرمایا ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اوسط بکری کی قیمت زیادہ ہوگی کفایت والی بکری سے، لہٰذا اوسط کو اختیار کرنا زیادہ اچھا ہے۔ بلکہ اوسط سے بڑھ کر کوئی مزید اچھی بکری کی قیمت صدقہ کرے تو مزید بہتر ہے کہ اللہ کی رضا کے لئے صدقہ میں بہتر سے بہتر چیز کا انتخاب عمدہ نیکی ہے۔
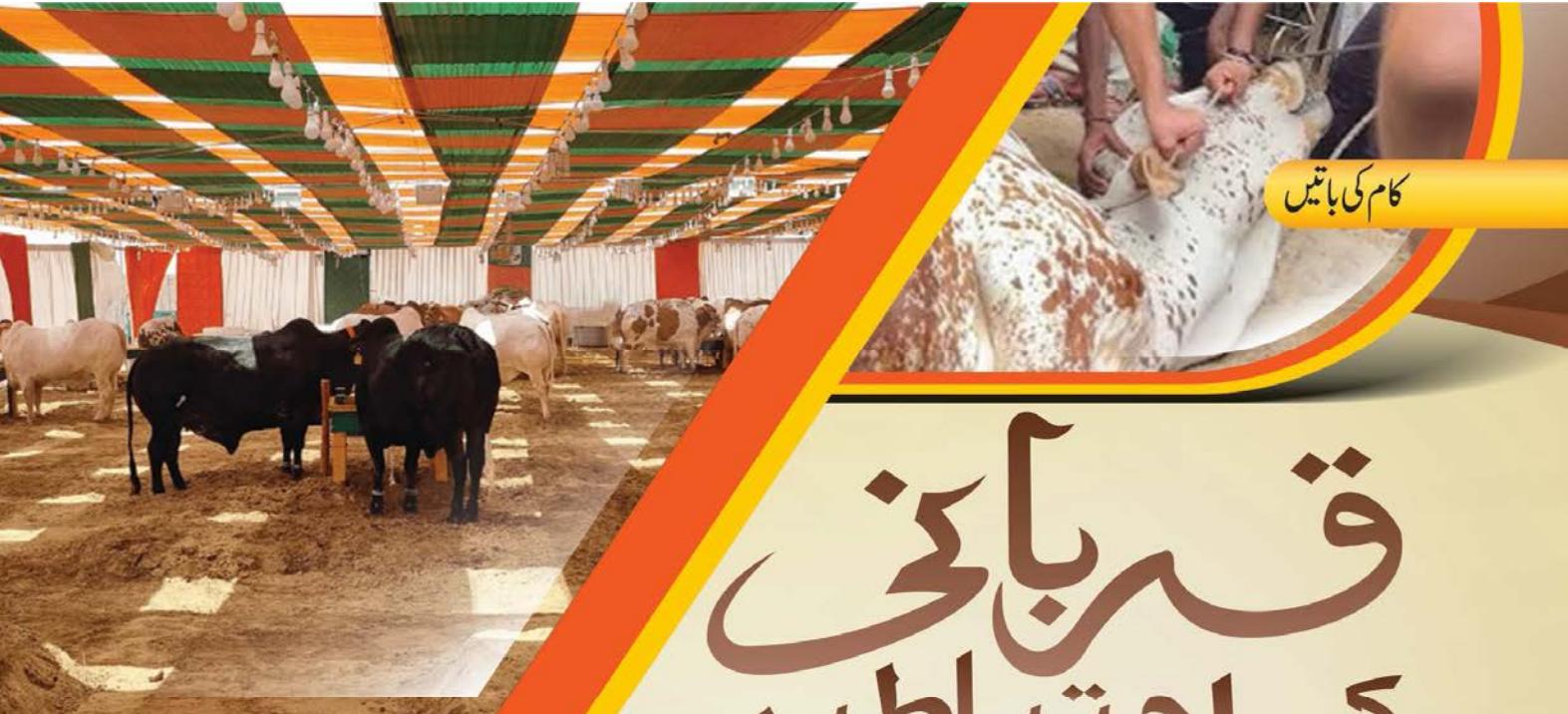
(ردالمحتار، 9/533- منحۃ الخالق، 4/126- فتاویٰ رضویہ، 20/361- بہار شریعت، 3/338)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قربانی کی احتیاطیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

قربانی ایک اہم فریضہ ہے جس کی ادائیگی کے لئے مسلمان اپنی حیثیت کے مطابق مال خرچ کرتے ہیں اور سنّت ابراہیمی کو ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا قربانی سب کو راضی کرنے کے بجائے اپنے ربّ کو راضی کرنے کی نیّت سے اور تقویٰ واخلاص کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کرنی چاہیے۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری نے ایک بیان میں قربانی سے متعلّق مدنی پھول ارشاد فرمائے ان میں سے چند ملاحظہ کیجئے:

1 حدیثِ پاک میں ہے کہ انسان بقرہ عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔[1]

حضرت علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔[2]

حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سواری بنے گی جس کے ذریعے یہ شخص بآسانی پُل صراط سے گزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عضو (کیلئے جہنّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔[3]

2 قربانی خوش دلی اور اللہ کی رضا کے لئے کرنی چاہیے کیونکہ قربانی کی دعا جو قراٰنِ کریم کی 2 آیات مبارکہ ہیں:

(۱) ﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۷۹)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان وزمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔[4]

(۲) ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۶۲) لَا شَرِیْكَ لَهٗۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ(۱۶۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔[5]

ان دونوں میں بھی یہی (یعنی عبادت کو اللہ کی رضا کے لئے کرنے کا) درس ملتا ہے۔ اگر ہم اس مفہوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے قربانی کریں تو قربانی کا لُطف دوبالا ہو جائے گا۔

3 قربانی کے لئے جو مہنگا جانور لیا گیا اس کی خریداری میں اخلاص بہت ضروری ہے کیونکہ ہم یہ کام عبادت کی نیت سے کرتے ہیں اور عبادت میں اگر ریاکاری ہو تو وہ اسے ضائع کر دیتی ہے۔

4 قربانی ایک عبادت ہے اور شیطان ریاکاری کے ذریعے کسی بھی عبادت کو باطل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور بندہ جو کام نیکی

کی نیّت سے کرنا چاہتا ہے شیطان اس کو گُناہ کا سبب بنا دیتا ہے۔

5 قربانی اپنے پاک مال سے کیجئے اور اس میں اخلاص کو پیشِ نظر رکھئے۔

6 آپ منڈی کا سب سے مہنگا اور خوبصورت جانور خرید لائیں مگر اپنی نیّت پر بھی ایک بار غور کریں کہ میں یہ جو مہنگا جانور خرید لایا ہوں اس کا مقصد اللہ کی رضا و خوشنودی ہے یا شہرت کا حُصول اور حبِّ جاہ مقصود ہے۔

7 اگر کوئی ہر سال مہنگا جانور خریدتا تھا مگر اس بار مہنگائی کی وجہ سے گنجائش نہیں ہے تو کوئی سستا جانور خرید لے تاکہ قربانی کا واجِب تو ادا ہو جائے۔ اب اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ میں سستا جانور لاؤں گا تو ”لوگ کیا کہیں گے “ تو ایسے شخص کو اپنی نیّت پر غور کرلینا چاہیے (کہ وہ اب تک کس نیت سے قربانی کرتا رہا ہے)۔

8 اگر کوئی مہنگا جانور لایا جسے دیکھنے کے لئے لوگوں کا رش لگا رہتا ہو تو ہمیں اس کی نیّت پر شک نہیں کرنا چاہیے کہ یہ دکھاوے کے لئے ہی لایا ہے (اگر ہم اس کی نیت پر اس طرح کا تبصرہ کریں گے تو یہ بدگمانی کہلائے گی جو بڑا گناہ ہے)۔

9 کسی کا اچّھا جانور دیکھ کر اس کی تعریف کرنی چاہئے کہ ماشآءَ اللہ! آپ نے کیا خوبصورت جانور لیا ہے اللہ پاک آپ کی قربانی قبول فرمائے۔

10 جس نے اللہ کی راہ میں زیادہ پیسے خرچ کرنے کی نیت سے اپنی استطاعت سے بڑھ کر مہنگا جانور لیا لیکن تبصرہ کرنے والے اس پر ریاکاری کا لیبل لگا دیں تو یہ بری بات ہے، ممکن ہے حیثیت سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں پیسے خرچ کرنے کی بَرَکت سے اس کے لئے جنّت میں محل بنا دیا جائے اور اس کے درجات کی بلندی کا سبب بن جائے۔

11 قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نر و مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔[6]

یاد رکھئے! مُطلَقاً چھ ماہ کے دُنبے کی قربانی جائز نہیں، اس کا اِتنا فَربہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عمر کا دُنبہ یا بھیڑ کا بچّہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

12 قربانی کا جانور خریدنے کے لئے اپنے ساتھ کسی ایسے تجربہ کار شخص کو لے کر جائیں جو جانور کی عمر جانچنے، اس کا عیب وغیرہ دیکھنے میں ماہر ہو، امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو کئی بار دیکھا گیا ہے کہ آپ جانوروں کے حوالے سے گوشت فروشوں سے بہت زیادہ معلومات لیتے ہیں۔

13 جانور کے مختلف اعضاء کو کھانے کے بارے میں مختلف احکام ہیں کہ جانور کے کونسے اعضاء حلال، کونسے حرام اور کونسے مکروہ ہیں، اور مکروہ میں کونسا حصہ تنزیہی اور کونسا تحریمی ہے، اس بارے میں دار الافتاء اہلسنت سے راہنمائی لیجئے۔

14 اگر کوئی قصّاب کے ساتھ صرف چُھری پر ہاتھ رکھے کہ میں بھی جانور ذبح کرنے میں شامل ہو جاؤں گا تو دونوں پر تکبیر پڑھنا واجب ہے، اگر ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی یا یہ خیال کرتے ہوئے کہ دوسرے نے پڑھ لی ہوگی مجھے کہنے کی کیا ضرورت تو دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہوگا۔

15 بعض لوگ جانور کو گرانے کے بعد اسے گھسیٹ کر قبلہ رخ کرتے ہیں، تو ایسی صورت میں جانور کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہمیں قربانی کے جانور کے لئے کئی احکام دیئے ہیں ہمیں ان کو مدِنظر رکھنا چاہئے۔

16 قربانی کے جانور پر چُھری پھیرتے وقت اپنے رب کی بارگاہ میں یوں عرض کیجئے کہ یااللہ پاک جس طرح میں نے تیرے حکم پر آج جانور قربان کیا اگر وقت آیا تو میں تیرے دین کی خاطر اپنی جان بھی قربان کروں گا۔

17 قربانی کے فضائل، مسائل اور اس بارے میں مفید معلومات پڑھنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا رسالہ ”ابلق گھوڑے سوار“ کا مطالعہ نہایت فائدہ مند ثابت ہوگا۔

---

(1) ترمذی، 3/162، حدیث: 1498 (2) اشعۃ اللّمعات، 1/654 (3) مرقاۃُ المفاتیح، 3/574 تحت الحدیث: 1470، مراٰۃ المناجیح، 2/375 (4) پ7، الانعام: 79 (5) پ8، الانعام: 162، 163 (6) درمختار، 9/533۔

اسلام کا معاشی نظام (قسط:02)

گذشتہ سے پیوستہ

مولانا فرمان علی عطّاری مدنی*

صحابۂ کرام اور کسبِ معاش نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تربیت و صحبت یافتہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نبیِ پاک کی پیروی کرتے ہوئے اپنی ضرورت اور اہل و عیال کی کفالت کے لئے کَسْب و محنت کو ترجیح دیا کرتے اور طلبِ معاش کے لئے مختلف پیشے اختیار کرتے تھے۔ خلیفۂ اوّل حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بننے سے پہلے کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔[1] خلیفۂ دُوُم حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ لوگوں سے اس بات پر مُزارَعَت کرتے (یعنی زمین بٹائی پر دیتے) کہ اگر آپ اپنی طرف سے بیج لائیں تو آپ کے لئے نصف پیداوار ہوگی اور اگر وہ بیج لائیں تو ان کے لئے اتنی اتنی پیداوار ہوگی۔[2] خلیفۂ چہارُم حضرت مولیٰ علی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ اپنے گزر اوقات کے لئے اُجرت پر کام کیا کرتے تھے۔[3] حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عَوْف اور حضرت طلحہ بن عُبَیدُ اللہ رضی اللہُ عنہما بزّاز (یعنی کپڑے کے تاجر) تھے۔[4] حضرت ابو عبد اللہ زبیر بن عوّام رضی اللہُ عنہ آپ جزّار یعنی گوشت کا کام کرتے تھے۔[5] حضرت عباس بن عبدُ المطلب رضی اللہُ عنہما عطر اور کپڑے کے تاجر تھے۔[6] حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ مدائن کے گورنر تھے اور بیتُ المال سے آپ کو وظیفہ ملا کرتا تھا لیکن اس کے باوجود اپنے ہاتھ سے کمانے کو ترجیح دیتے اور کھجور کے پتّوں کی ٹوکریاں بناتے تھے، چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا پسند کرتا ہوں۔[7]

معاشی نظام کی تباہی کے اسباب اسلام کی نظر میں آج ہمارے معاشی حالات کی بدحالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، معاشرے کا ہر فرد اسی وجہ سے بے سکونی اور پریشانی کا شکار ہے اور روزی میں بے برکتی کا رونا روتا نظر آتا ہے، ہم غور کریں تو اس کی بنیادی وجہ رِزْق کمانے سے متعلِّق اسلامی تعلیمات سے ہماری رُوگردانی ہے۔ فی زمانہ تجارت و کاروبار میں اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، جھوٹ، دھوکا، بددیانتی، ملاوٹ، سود اور نہ جانے کن کن حرام طریقوں کو اختیار کیا جارہا ہے جس سے ہماری معیشت تباہی کی طرف تیزی سے جارہی ہے۔ آیئے! کسب و تجارت میں پائی جانے والی چند بُرائیوں اور ان کے نقصانات ملاحظہ کیجئے:

سودخوری اسلام کے اُصولِ تجارت میں سے ایک سود خوری سے بچنا ہے۔ یاد رکھئے! تجارت کی بدحالی اور اس کی تباہی میں سود ایسی منحوس چیز ہے جو ہماری معیشت کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے، سودی کاروبار میں بظاہر مال بڑھتا ہوا نظر آرہا ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ یہ نہ صرف ہمارے ذاتی کاروبار بلکہ ملکی معیشت کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی تائید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: سود اگرچہ (ظاہری طور پر) زیادہ ہی ہو آخر کار اس کا انجام کمی پر ہوتا ہے۔[8] علّامہ عبدُ الرؤف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سود کے ذریعے مال میں بڑی تیزی سے اضافہ ہوتا ہے مگر سود لینے والے شخص پر (مال کی) تباہی و بربادی کے جو دروازے کھلتے ہیں ان کی وجہ سے وہ مال کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو جاتا ہے۔[9]

ہمارے معاشرے میں بدقسمتی سے سودی نظام کا رواج

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بڑھتا جارہا ہے اور لوگوں کو حیلے بہانوں سے قائل کر کے سود لینے دینے پر اکسایا جارہا ہے، جب کوئی تنگدست، بدحال، بے روزگار شخص اپنی مالی پریشانی کسی سے بیان کرتا ہے تو سامنے والا اسے سود پر قرضہ لینے کا ذہن دیتا ہے یا بعض اوقات خود اس کا بھی ذہن بن جاتا ہے یاد رکھئے! نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سودی معاملات کرنے والے، لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔[10]

سود کی مذمت پر مزید معلومات کے لئے ”سود اور اس کا علاج“ نامی رسالے کا مطالعہ بے حد مفید ہے۔

دھوکا دہی اسلام کے اُصولِ تجارت میں سے ایک دھوکا دہی سے بچنا ہے۔ اس بارے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ عیب دار چیز خریدار کو بتائے بغیر تھمانے کے بجائے اس عیب کو خریدار کے سامنے بیان کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ خالص چیز میں ملاوٹ کرنا، جھوٹی قسم کے ذریعے اپنی خراب چیز کی تعریف کر کے خریدار کو اعتماد دلانا، نیز ناپ تول میں ڈنڈی مار کر خیانت کرنا یہ سب دھوکا دہی کی صورتیں ہیں۔ یاد رکھئے! دھوکا دہی سے نہ صرف خریدار کا اعتماد ٹوٹتا ہے، آپ کی قدر اس کی نگاہوں میں ختم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے آپ کے کاروبار کو نقصان پہنچے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ تاجر (دنیاکے) دونوں کونوں تک پہنچے گا لیکن اسے نفع حاصل نہیں ہو گا۔[11] حضرت علامہ محمد بن عبد الرسول بَرزَنْجی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ (تجارت میں نفع نہ ہونا) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ (قربِ قیامت) تاجروں میں دھوکا دہی اور جھوٹ کا غلبہ ہو گا جس کی وجہ سے ”تجارت“ میں برکت نہ ہو گی۔[12] ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مومن کو ضَرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے وہ ملعون ہے۔[13]

زکوٰۃ نہ دینا معاشی تباہی کا ایک سبب سال پورا ہونے پر اپنے اموال کی زکوٰۃ نہ دینا بھی ہے۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی رُکن اور اہم ترین مالی عبادت ہے۔ یہ ایسا خوبصورت نظام ہے، جس کے ذریعے مُعاشرے کے نادار اور محتاج لوگوں کو مالی مدد ملتی ہے۔ اگر سارے مالدار لوگ درست طریقے سے زکوٰۃ کی ادائیگی کریں تو ہمارے معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ ہو جائے اور ہماری معیشت مضبوط و مستحکم ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس! ہمارے معاشرے کا مالدار طبقہ بخل کی وجہ سے اپنی دولت کو جمع رکھتا ہے اور زکوٰۃ کی صورت میں مال کا واجبی حق بھی ادا نہیں کرتا، تو دولت اپنی جگہ پر منجمد رہتی ہے، مستحقوں تک پہنچتی نہیں، اس طرح وہ اپنی اشیائے ضرورت نہیں خرید پاتے، جب مال کی چَلَت پھِرَت بند ہو جائے گی، غربت و مفلسی اور محتاجی بڑھ جائے گی، اس کا اثر ہماری معیشت پر بھی پڑے گا اور ہمارا معاشی نظام تباہ و برباد ہو جائے گا۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بارے میں ارشاد فرمایا: جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ پاک اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔[14] ارشاد فرمایا: خشکی و تری میں جو مال تَلَف (یعنی ضائع) ہوتا ہے، وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہوتا ہے۔[15]

ذخیرہ اندوزی معاشی تباہی کا ایک سبب اِحْتِکار یعنی ذخیرہ اندوزی بھی ہے احتکار کا لُغوی معنٰی ہے گرانی (مہنگائی) کے انتظار میں کسی بھی چیز کا ذخیرہ کرلینا۔ جبکہ شریعت کی اصطلاح میں وہ چیز جو انسانوں یا جانوروں کی بنیادی خوراک ہے اسے اس نیت سے روک کر رکھنا کہ جب اس کی قیمت زیادہ ہو گی تب بیچیں گے بشرطیکہ نہ بیچنے سے لوگوں کو ضرر ہو اور وہ چیز شہر یا شہر کے قریب سے خریدی ہو، یہ اِحْتِکار کہلاتا ہے۔[16]

یاد رہے! تاجروں کی اس حرص کی وجہ سے مارکیٹ سے اناج وغیرہ کھانے پینے کی اشیاء نایاب ہو جاتی ہیں اور چیزوں کی قیمتِ خرید بڑھ جاتی ہے جس سے لوگوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس سے ہماری معیشت کو بھی کافی نقصان پہنچتا ہے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس قسم کی ذخیرہ اندوزی کی مذمّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو مہنگائی بڑھانے کی نیت

سے چالیس دن غلّہ روکے تو وہ اللہ پاک سے دور ہو گیا اور اللہ پاک اس سے بیزار ہو گیا۔[17] حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: چالیس دن کا ذکر حد بندی کے لئے نہیں، تاکہ اس سے کم اِحتِکار جائز ہو، بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو اِحتِکار کا عادی ہو جائے اس کی یہ سزا ہے۔[18]

جو مسلمانوں پر ان کی روزی (غلہ) روکے اللہ پاک اسے کوڑھ اور مفلسی میں مارے۔[19] ان کی روزی فرمانے میں اشارۃً فرمایا کہ اِحتِکار مطلقاً ممنوع ہے مگر مسلمانوں پر اِحتِکار زیادہ بُرا کہ مسلمان کو تکلیف دینا دوسروں کو تکلیف دینے سے بدتر ہے۔[20]

لہٰذا تاجروں کو اس بری صفت سے بھی بچنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ رسول کی ناراضی، مسلمانوں کی بدخواہی کے ساتھ ساتھ مال میں بے برکتی اور معاشی تباہی کا بھی سبب ہے۔

رشوت معاشی حالات کی خرابی اور ہمارے اداروں کی بربادی کا ایک سبب رشوت خوری بھی ہے جس کی وجہ سے ہماری ملکی خزانوں کو خسارہ اور معیشت تباہ ہو رہی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص نے مارکیٹ یا اس کے قُرب وجوار میں اپنی چھوٹی سی دکان شروع کرنی ہے تو اچھی جگہ کے انتخاب کے لئے پہلے وہاں کے عہدہ داران، مالکان وافسران کو پیسہ کھلانا پڑتا ہے، اس کے بعد مالکان کو کرایہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار یا ماہانہ افسران کا حصہ بھی مختص ہوتا ہے، اس کے علاوہ کہیں ملازمت کرنی ہو تو جعلی دستاویزات اور رشوت کے ذریعے کوئی بھی نااہل شخص کسی عہدے پر فائز ہو سکتا ہے اور اہلیت رکھنے والا ملازمت کی تلاش میں بے روزگار بیٹھا رہ جاتا ہے، اس کے علاوہ کوئی بھی خلافِ قانون کام کرنا ہو یا کسی جرم کی پاداش میں کہیں پکڑے گئے تو پیسہ دے کر اپنی عزت بچائی جاسکتی ہے اور اپنا کام نکلوایا جاسکتا ہے۔ الغرض کسی بھی مشکل کام کے لئے رشوت دینے اور لینے کا ذریعہ بہت عام ہے اگر کوئی رشوت نہ دے تو اس کو بڑی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یاد رکھئے! جہاں معمولی دکان دار، ٹھیلے والے کو رشوت کے نام پر پیسہ دینا پڑے اور نہ دینے پر اس کا کاروبار ختم کر دیا جائے اور وہ بے روزگار ہو کر بیٹھ جائے تو اس طرح معیشت کیسے ترقّی کرے گی؟ اسی طرح کسی ادارے میں کوئی نااہل رشوت کھلا کر کسی عہدے پر بیٹھ جائے اور ادارے کے کام نہ کر پائے، استاد ہو کر پڑھانے کی صلاحیت نہ ہو، کسی کمپنی میں ہونے والے کام نہ کر پائے، انتظامی معاملات درست طریقے سے نہ چلا سکے اور کسی بھی ادارے یا کمپنی کا مالی نقصان ہی کرتا رہے تو اس کمپنی کو کیا فائدہ ہو گا؟ اسی طرح قانونی اداروں میں بھی جب پیسہ لے کر مجرم کو چھوڑ دیا جائے گا تو ہمارے ملک میں جرائم کی تعداد بڑھتی جائے گی اور بے روزگاری عام ہو گی، ہمارے اداروں میں مال کی کرپشن کی وجہ سے ہماری معیشت میں خسارہ ہو گا۔

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رشوت دینے والے اور لینے والے (دونوں) پر لعنت فرمائی ہے اور دونوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔[21]

ان امور کے علاوہ بھی مزید ایسے کام ہیں جو ہماری معیشت کی بربادی، رزق میں بے برکتی اور محتاجی کا سبب بنتے ہیں لہٰذا کسب وتجارت اور ملازمت میں ہمیشہ اسلامی اصولوں کی پاسداری کرکے رزقِ حلال کمانا چاہئے۔
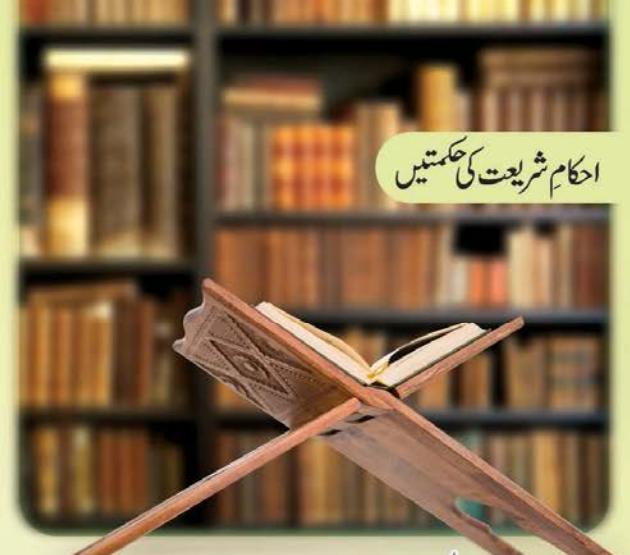
بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) حدیقہ ندیہ، 1/222 (2) بخاری، 2/87، حدیث: 2327 (3) حدیقہ ندیہ، 1/222 (4) المعارف لابن قتیبہ، ص575 (5) سیرتِ حلبیہ، 1/396 (6) تاریخ ابن عساکر، 8/313 (7) حلیۃ الاولیاء، 1/258 (8) مستدرک، 2/339، حدیث: 2309 (9) فیض القدیر، 4/66، تحت الحدیث: 4505 (10) مسلم، ص663، حدیث: 4093 (11) معجمِ کبیر، 9/297، حدیث: 9490 (12) الاشاعۃ لاشراط الساعۃ، ص112 (13) ترمذی، 3/378، حدیث: 1948 (14) معجم الاوسط، 3/275، حدیث: 4577 (15) الترغیب و الترہیب، 1/308، حدیث: 16 (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالقعدۃ الحرام 1439ھ، ص33، (17) مشکاۃ المصابیح، 1/536، حدیث: 2896 (18) مراٰۃ المناجیح، 4/290 (19) ابن ماجہ، 3/14، حدیث: 2155 (20) مراٰۃ المناجیح، 4/290 (21) ابو داؤد، 3/420، حدیث: 3580- معجم اوسط، 1/550، حدیث: 2026۔

دین و مذہب کی ضرورت و اہمیت

مولانا ابرار اختر القادری*

انسان بھی چونکہ بنیادی طور پر ایک حیوان ہی ہے اور اس کو بھی دیگر جانوروں کی طرح زندہ رہنے کے لئے لَوازماتِ حَیات یعنی خوراک، ہوا، پانی اور نیند کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ حیوانات میں بھی وہی احساسات پائے جاتے ہیں جو انسانوں میں پائے جاتے ہیں یعنی وہ بھی غم اور خوشی کے جذبات کے علاوہ دشمنوں سے خوف اور دوستوں سے محبّت کا اظہار کرتے اور اپنی بقاو حفاظت کے لئے مختلف اقدامات کرتے، سماجی تعلّقات کو سمجھتے اور ان کا خیال بھی رکھتے ہیں یعنی خاندانوں اور گروہوں میں رہتے ہیں اور بَوقتِ ضَرورت ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ البتّہ! انسان کو جو چیز دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی اور اس کے سَر پر اشرفُ المخلوقات ہونے کا تاج سجاتی ہے وہ ہے:

انسان کا عقل و شعور، زبان و ابلاغ اور اخلاقیات و تخلیقی صلاحیتوں سے مزیّن ہونا۔ اگر کوئی انسان ان اوصاف سے مزیّن نہ ہو تو اس میں اور دیگر حیوانات میں کوئی فرق نہیں۔

چنانچہ انسان اشرفُ المخلوقات کا تاج سجائے رکھنے کے لئے ایسے نظامِ زندگی کا اَزحد مُحتاج ہے جو اسے انسان بنائے رکھے اور حیوان بننے سے روکے، لہٰذا اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو اس وقت دنیا میں دو طرح کے لوگ آباد ہیں، ایک وہ جو یہ مانتے ہیں کہ انسان خود بخود کسی ارتقائی عمل کے ذریعے وُجود میں آیا ہے اور دوسرے وہ جو یہ مانتے ہیں کہ انسان اپنے اختیار سے پیدا ہوا ہے نہ کسی ارتقائی عمل کا نتیجہ ہے، بلکہ اسے ایک ایسی ہستی نے پیدا کیا اور اسے عقل و شعور وغیرہ صلاحیتیں عطا فرمائیں کہ جس نے دیگر مظاہر کائنات کو بھی پیدا فرمایا ہے اور جس طرح اس ہستی نے نظامِ کائنات کو ایک مربوط نظام میں باندھ رکھا ہے اسی نے انسان کو بھی یونہی نہیں چھوڑ دیا کہ اپنی مرضی کے مُطابق جیسے چاہے زندگی گُزارے، بلکہ اسے زندگی گُزارنے کا ایک مضبوط لائحہ عمل بھی عطا فرمایا ہے کہ جسے دین و مذہب کہا جاتا ہے۔

دین کا لغوی معنیٰ راستہ، عقیدہ و عمل کا طریقہ، اطاعت اور جَزا ہے، جبکہ مذہب کا لغوی معنیٰ بھی راستہ ہے یعنی وہ راستہ جس پر چلا جائے، یوں دین اور مذہب اگرچہ دو الگ الگ لفظ ہیں مگر دونوں کا معنیٰ ایک ہی ہے، لہٰذا یوں دیکھا جائے تو اس وقت دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں، وہ بنیادی طور پر دو طرح کے ہیں: ان میں سے ایک قسم سماوی یعنی اللہ پاک کی طرف سے نازل کردہ مذاہب کی ہے مثلاً یہودیت، عیسائیت اور اسلام۔ جبکہ دیگر مذاہب انسانی سوچ و فکر کی پیداوار ہیں۔ اس وقت دنیا کی ایک غالب اکثریت کسی نہ کسی مذہب کی پیروکار ہے۔ لہٰذا بغور جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ کئی وجوہ کی بنا پر دین و مذہب ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے جس کی اہمیّت و افادیّت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

دین و مذہب کے انسانی ضرورت ہونے کی وجوہات

دین و مذہب ایک فطری ضرورت:

دین و مذہب انسان کی ایک فطری ضرورت ہے اور اس کی

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین دعوتِ اسلامی (ویب ایڈیشن)

سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ہمیشہ سے انسان ایک ایسی بالاتر اور مافوقُ الفطرت طاقت رکھنے والی ہستی کو مانتا آیا ہے کہ جو اس کی بنیادی انسانی ضروریات و حاجات کی تکمیل وغیرہ کی ضامن ہو اور یوں آج تک تمام دنیا کا کسی باطل چیز پر جمع ہو جانا سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ البتّہ یہ ایک الگ بات ہے کہ ان میں کسی نے حق کو پالیا تو کوئی خطا پر رہا۔

نیز دین و مذہب انسان کی ایک ایسی فطری ضرورت ہے جس کا تعلّق اس کی موت کے بعد کی زندگی سے بھی ہے، کیونکہ دیگر فطری چیزوں یعنی لوازماتِ زندگی کی طرح یہ انسان کی موت کے ساتھ ہی ختم نہیں ہوتی، بلکہ اس کی اہمیّت بڑھ جاتی ہے کیونکہ انسان کے فوت ہو جانے پر اس کے دین سے تعلّق یا عدمِ تعلّق کی بنیاد پر نتائج کا سامنا کرنے کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دین انسان کی دنیا ہی کے لئے ایک بنیادی ضرورت نہیں بلکہ اس کی آخرت کے لئے بھی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ چنانچہ

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین و مذہب اگر واقعی انسان کی ایک ایسی بنیادی ضرورت ہے جس کی اسے دنیا و آخرت میں حاجت ہے تو کیا اس اہم اور بنیادی ضرورت کی اہمیت کا ذکر قراٰن و حدیث میں بھی موجود ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں! ہمارے دین نے جہاں زندگی گزارنے کے طریقے اور اصول بتائے ہیں تو وہیں اس دین کی اہمیّت و ضرورت کو بھی خوب بیان کیا ہے، جیسا کہ سورۂ روم، آیت 30 میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَاؕ-لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِؕ-ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ کے بنائے ہوئے میں تبدیلی نہ کرنا، یہی سیدھا دین ہے۔

اس آیت کے تحت صراط الجنان میں ہے:

اس آیت میں فطرت سے مُراد دینِ اسلام ہے اور معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک نے مخلوق کو ایمان پر پیدا کیا، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے: ہر بچّہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ (بخاری، 1/457، حدیث: 1358)

یعنی اسی عہد پر پیدا کیا جاتا ہے جو اللہ پاک نے ان سے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فرما کر لیا ہے، تو دنیا میں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے اگرچہ بعد میں وہ اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے لگ جائے۔

بعض مفسّرین کے نزدیک فطرت سے مراد خِلقَت ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ پاک نے لوگوں کو توحید اور دینِ اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان اس دین سے منہ موڑ سکتا ہے نہ اس کا انکار کر سکتا ہے، کیونکہ یہ دین ہر اعتبار سے عقلِ سلیم سے ہم آہنگ اور صحیح فہم کے عین مطابق ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہوگا وہ جنّوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہوگا۔

(خازن، 3/463، الروم، تحت الآیۃ: 30)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر بچّہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچّے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ (مسلم، ص 1096، حدیث: 6761)

افسوس! جو لوگ دین سے بیزار ہیں ان کی اکثریت دین کی اہمیّت و ضرورت سے آگاہ نہیں، جیسا کہ سورۂ روم کی مذکورہ آیت میں اللہ پاک نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: ﴿وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

ایسے لوگوں کے دین سے دور ہونے کی سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ یہ دنیا کی کشش میں اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی پابندی کو قبول نہیں کرتے، جبکہ دین تو ہے ہی پابندی کا نام، جس میں حرام و حلال ہر شے واضح ہے۔

باتوں سے خوشبو آئے

دولتِ علم دولتِ دنیا سے بہتر ہے

دنیا کا مال و دولت خاک سے پیدا ہوا اور دولتِ علمِ دین سینۂ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے۔ اس دولت سے کون سی دولت بہتر ہے جو کہ سینۂ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پیدا ہوئی۔
(ارشادِ محدثِ اعظم پاکستان رحمۃُ اللہِ علیہ)(حیاتِ محدثِ اعظم پاکستان، ص40)

بنا رازداری کے راز، راز نہیں

ہر وہ شخص جو ساتھ بٹھائے جانے کے لائق ہو وہ اُنسیت کے قابل نہیں ہوتا اور ہر وہ شخص جو اُنسیت کے قابل ہو اسے رازوں کا اَمین نہیں بنایا جاسکتا، راز صرف اور صرف دِیانت داروں ہی کو سونپے جاتے ہیں۔(ارشادِ ابو عبدُ اللہ روذباری رحمۃُ اللہِ علیہ)
(طبقات الصوفیہ للسلمی، ص371)

فضولیات میں نہ پڑنا ہی عقلمندی ہے

عقلمند اتنی ہی بات کرتا ہے جتنی ضروری ہو اور جو ضرورت سے زائد ہو اس سے باز رہتا ہے۔(ارشادِ ابو بکر طمستانی فارسی رحمۃُ اللہِ علیہ)(طبقات الصوفیہ للسلمی، ص354)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

شیطان شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے

اِبلیس لَعین کے مَکائِد (فریبوں میں) سے سخت تر کَید (فریب) یہ ہے کہ آدمی سے حَسَنات (نیکیوں) کے دھوکے میں سیِّآت (گناہ) کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 21/426)

شریعت کی ضرورت مرتے دَم تک ہے

شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پَل ایک ایک لمحہ پر مرتے دَم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر بارِیک اس قدر ہادِی کی زیادہ حاجت۔(فتاویٰ رضویہ، 21/527)

نیتِ حسنہ کے مطابق ہی ثواب کا استحقاق ہوگا

جس نیک کام میں چند طرح کے اچّھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیّت کرے تو اسی لائق ثَمَرہ (یعنی ثواب) کا مستحق ہوگا۔(فتاویٰ رضویہ، 23/157)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرو

اگر کوئی شخص فکرِ آخرت سے روتا بھی ہے، نیکی کی دعوت بھی دیتا ہے، لوگ اس کی باتوں کا اثر بھی قبول کرتے ہیں، بے نمازی، نمازی بن جاتے ہیں تب بھی اسے چاہئے کہ اللہ پاک سے ڈرا کرے کیونکہ کس کے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر (چھپا فیصلہ) کیا ہے یہ کوئی نہیں جانتا۔(مدنی مذاکرہ، 17ذوالقعدہ، 1445ھ)

نظرِ بد سے حفاظت
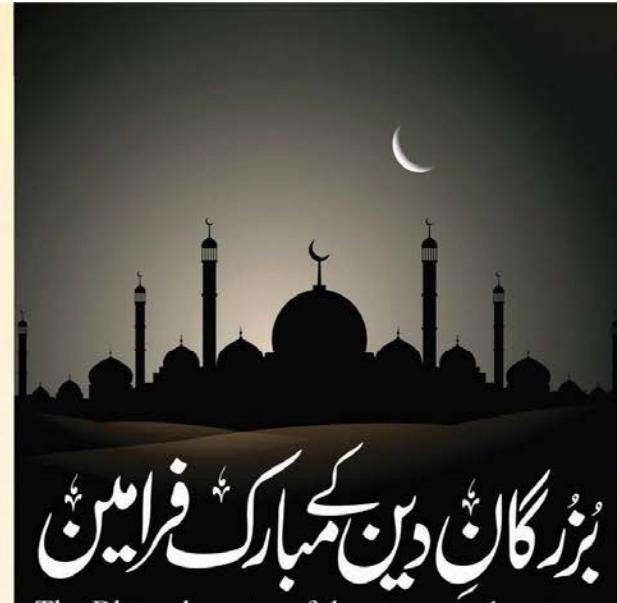
اپنی یا غیر کی کوئی چیز پسند آئے تو اس پر ماشآءَ اللہ، بَارَکَ اللہ اس طرح کے الفاظ کہنے چاہئیں تاکہ نظر نہ لگے۔
(مدنی مذاکرہ، 17ذوالقعدہ، 1445ھ)

بچّہ ہمارے رویّے سے سیکھتا ہے

بچّوں کا بھی احترام کرنا چاہئے، بچّے کا احترام کیا جائے گا تو وہ بھی دوسروں کا احترام کرے گا، اگر بچّے کو جھاڑا اور ذلیل کیا جائے گا تو یہ بیچارہ بولے گا کچھ نہیں مگر غیر محسوس انداز میں اس کی تربیَت ہورہی ہوگی اور پھر جب اس کی زبان کُھلے گی تو وہ بھی وہی کچھ بولے گا جو اس نے سیکھا ہوگا۔
(مدنی مذاکرہ، 3ذوالقعدہ، 1445ھ)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 مضاربت میں وقت معین کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں ایک انویسٹر سے 4 لاکھ روپے تین سال کے لئے لے کر مضاربت کے شرعی اصولوں کے مطابق کام کرنا چاہتا ہوں؟ کیا مضاربت میں وقت متعین کیا جاسکتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا مضاربت کے طور پر 4 لاکھ روپے لیتے وقت باہمی رضامندی سے تین سال کا وقت مقرر کرنا، اور مضاربت کے قوانین کا لحاظ کرتے ہوئے کام کرنا شرعاً جائز ہے۔ جب وقت پورا ہو گا تو یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا۔

ہدایہ، تبیین الحقائق، اور درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: واللفظ للاول: "ان وقت للمضاربة وقتا بعينه، يبطل العقد بمضيه؛ لأنه توكيل فيتوقت بما وقته، والتوقيت مفيد، فإنه تقييد بالزمان فصار كالتقييد بالنوع والمكان" یعنی: اگر رب المال نے مضاربت کے لیے خاص وقت مقرر کیا ہو تو، اس وقت کے گزر جانے سے معاہدہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک وکالت ہے اور وکالت اپنے مقررہ وقت کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے۔ اور یہ وقت کا تعین مفید ہے کیونکہ یہ زمانے کی ایک حد بندی ہے لہٰذا یہ مخصوص مال، اور مخصوص مقام معین کرنے کی طرح درست ہو گا۔ (ہدایہ، 3/265)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہو گا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض دکانوں پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے کہ "خریدا ہوا سامان واپس Return یا تبدیل Exchange نہیں ہو گا"، سوال یہ پوچھنا ہے کہ اگر ایسی دکان سے سامان خریدا اور سامان عیب دار یا خراب نکلا تو کیا کسٹمر کو وہ سامان واپس کرنے کا اختیار ہو گا یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شریعتِ مطہرہ نے دکاندار کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ جس چیز کو وہ بیچ چکا اسے بلاوجہ واپس نہ لے لہٰذا دکاندار کے لئے یہ جملہ لکھنا کہ "خریدا ہوا سامان واپس Return یا تبدیل Exchange نہیں ہو گا" ایک اعتبار سے بالکل ٹھیک ہے خریداری کا اصل مقصد ہی انتقالِ ملکیت ہے خریداری کے بعد بیچا گیا مال گاہک کا اور بدلے میں ملی ہوئی رقم دکاندار کی ہو جاتی ہے اور سودا مکمل ہو جاتا ہے جو محض ایک فریق کی خواہش پر کینسل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر بیچی جانے والی چیز عیب دار ہو اور دکاندار اس چیز کا عیب ظاہر کیے بغیر ہی بیچ دے تو شریعتِ

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

مطہرہ نے خریدار کو عیب کی وجہ سے سامان واپس کرنے کا اختیار دیا ہے، اسے "خیارِ عیب" کہتے ہیں، ایسی صورت میں مذکورہ جملہ لکھ کر لگادینا کفایت نہیں کرے گا بلکہ کسٹمر کے مطالبے پر اسے لازمی طور پر سامان واپس کرنا ہو گا۔ ہاں اگر دکاندار نے کسی خاص چیز کے متعلق پہلے ہی ہر عیب سے براءت ظاہر کر دی تو اب وہ چیز عیب دار ہونے کے باوجود واپس لینا اس پر لازم نہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض ایسی صورتیں شریعت کی تعلیمات میں ہیں جن میں سامان واپس لینا ضروری ہوتا ہے۔

بہار شریعت میں ہے: "مبیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔۔۔ اگر بغیر عیب ظاہر کیے چیز بیع کر دی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کر سکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں خیار عیب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وقت عقد یہ کہہ دے کہ عیب ہو گا تو پھیر دینگے کہا ہو یا نہ کہا ہو، بہر حال عیب معلوم ہونے پر مشتری کو واپس کرنے کا حق حاصل ہو گا۔ (بہار شریعت، 2/673)

اسی میں ہے: "خیار عیب کے لیے یہ شرط ہے کہ بائع نے عیب سے براءت نہ کی ہو، اگر اس نے کہہ دیا کہ میں اس کے کسی عیب کا ذمہ دار نہیں خیار ثابت نہیں۔" (بہار شریعت، 2/674)
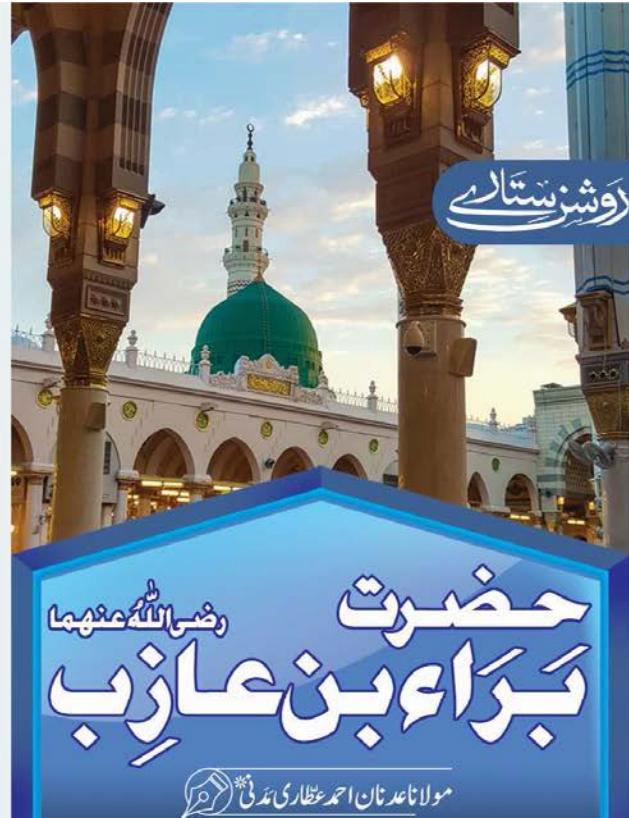
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 دوسرے کا قرض ادا کر دیا تو اس سے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے چھوٹے بھائی پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے قرض تھا جس کی وجہ سے اسے کافی آزمائش کا سامنا تھا اس کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے پیسے نہیں تھے تو میں نے وہ قرض ادا کر دیا تھا۔ اس وقت ہم سب ساتھ رہتے تھے اور پیسے واپس لینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اب مجھے پیسوں کی حاجت ہے تو کیا میں اپنے چھوٹے بھائی سے ان پیسوں کا تقاضا کر سکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں یہ پیسے اگر آپ نے خود سے دیے تھے چھوٹے بھائی نے آپ کو دینے کا نہ کہا تھا تو یہ پیسے آپ کی جانب سے تبرع واحسان ہوئے جن کا اب آپ اپنے چھوٹے بھائی سے مطالبہ نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر چھوٹے بھائی کے کہنے سے دیئے تھے مثلاً چھوٹے بھائی نے آپ سے کہا تھا کہ میری جانب سے قرض ادا کر دیجیے یا آپ نے خود کہا تھا کہ میں یہ پیسے تیری طرف سے بطور قرض دے رہا ہوں اور چھوٹے بھائی نے اسے قبول کر لیا تھا تو یہ پیسے چھوٹے بھائی پر قرض ہیں اور آپ اس کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

العقود الدریہ میں ہے: "المتبرع لا يرجع على غيره كما لو قضى دين غيره بغير أمره" یعنی: متبرع کسی پر رجوع نہیں کرے گا جیسا کہ کسی نے دوسرے کا قرض اس کے حکم کے بغیر ادا کر دیا۔ (العقود الدریہ فی تنقیح الحامدیہ، 1/288)

منحۃ الخالق میں ہے: "من قضى دين غيره بأمره لم يكن متبرعا فله الرجوع على الآمر، وإن لم يشترط الرجوع في الصحيح" یعنی: جس نے کسی اور کا دَین اس کی اجازت سے ادا کیا تو وہ تبرع کرنے والا نہیں ہو گا اسے حکم دینے والے پر رجوع کرنے کا حق ہے اگرچہ رجوع کرنے کی شرط نہ لگائی ہو صحیح قول کے مطابق۔ (منحۃ الخالق مع بحر الرائق، 2/424)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: "قرض سید محمد احسن صاحب نے خاص اپنے مال سے خواہ کسی سے قرض لے کر ادا کیا تو یہ ایک قرض ہے کہ ایک بھائی پر آتا تھا دوسرے نے بطور خود ادا کر دیا بھائی کے ساتھ حسن سلوک ہوا اور نیک سلوک پر ثواب کی امید ہے مگر معاوضہ ملنے کا استحقاق نہیں کہ کوئی شخص نیک سلوک واحسان کر کے عوض جبراً نہیں مانگ سکتا ولہٰذا کتابوں میں تصریح ہے کہ جو شخص دوسرے کا قرضہ بے اس کے امر کے ادا کر دے وہ اس سے واپس نہ پائے گا۔"

(فتاوی رضویہ، 18/274)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرت بَرَاء بن عازِب رضی اللہُ عنہما

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

صحابیِ نبی صادق حضرت بَرَاء بن عازِب رضیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نے مدینے میں لوگوں کو کسی چیز کے ملنے پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا خوش نبیِ معظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہجرت کر کے مدینے آمد پر دیکھا، کیا عورتیں، کیا بچے، کیا لونڈی غلام سبھی کی زبانوں پر جاری تھا: یہ اللہ کے رسول ہیں جو تشریف لاچکے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت براء بن عازب رضیَ اللہ عنہما کی کنیت ابو عُمارہ ہے، بڑے فقیہ انصار صحابۂ کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے[2] کم عمری میں ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہوچکے تھے[3] والد حضرت عازب اور بھائی عبید رضیَ اللہ عنہما بھی مسلمان ہوچکے تھے،[4] حضرت ابوبُردہ انصاری رضیَ اللہ عنہ آپ کے ماموں تھے[5] آپ نے مدینے میں نبیِ محسن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد سے پہلے ہی سورۃُ الاَعلیٰ یاد کرلی تھی۔[6]

یادِ نبی برحق سب سے اعلیٰ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادات اور حلیہ مبارکہ کو مختلف اوقات و انداز میں کبھی یوں ذکر کرتے: نبیِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ طویل قامت تھے نہ پستہ قد تھے،[7] کبھی یوں بتاتے: کندھے چوڑے تھے،[8] کبھی یوں فرماتے: میں نے کسی بھی ایسے کالی زلف والے کو سرخ جوڑے میں نہیں دیکھا جو نبیِ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑھ کر حسین و جمیل ہو،[9] کبھی بیان کرتے: لوگوں میں سب سے بڑھ کر حسین اور سب سے اچھی عادتوں والے تھے،[10] کوئی پوچھتا: کیا نبیِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرۂ مبارکہ تلوار کی مثل تھا؟ تو یوں جواب دیتے: نہیں! بلکہ چاند کی مثل (چمکدار اور روشن) تھا۔[11] ایک مرتبہ آپ نے سب گھر والوں کو جمع کیا اور وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا پھر کئی نمازیں پڑھیں اور فرمایا: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسے وضو کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے میں نے اس طریقے میں کچھ بھی کمی نہیں کی۔[12] والد محترم حضرت عازب رضیَ اللہ عنہ بھی بڑے عاشقِ نبیِ مختار تھے ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدّیق رضیَ اللہ عنہ نے والد صاحب سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خریدا اور فرمایا: براء کو حکم دیجئے کہ وہ میرے کجاوے کو میرے گھر تک پہنچادے، والد صاحب نے عرض کی: آپ کے ساتھ براء کو اس وقت تک نہیں بھیجوں گا جب تک آپ مجھے نبیِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واقعۂ ہجرت نہیں سنائیں گے، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہ عنہ نے واقعۂ ہجرت بیان کردیا۔[13]

سنتِ نبیِ اکرم پر عمل ایک مرتبہ کسی نے آپ رضیَ اللہ عنہ سے ملاقات کی تو آپ نے اسے سلام کرتے ہوئے مصافحہ کیا اور مسکرانے لگے پھر فرمایا: تم جانتے ہو میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ ملاقات کرنے والے نے کہا: میں نہیں جانتا لیکن آپ نے کیا ہے تو اچھا ہی کیا ہوگا، آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملا تھا تو انہوں نے میرے ساتھ یہی معاملہ کیا تھا، اور مجھ سے بھی پوچھا تھا، میں نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا، تو ارشاد فرمایا: دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں، پھر ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے اور رضائے الٰہی کی خاطر اس سے مصافحہ کرتا ہے تو اللہ کریم ان کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔[14]

حسنِ سلوک کی تعلیم ایک مرتبہ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

نے حضرت بَراء بن عازب رضیَ اللہ عنہما سے پوچھا: اے براء! تم اپنے گھر والوں پر کیا خرچ کرتے ہو؟ حضرت براء اپنے گھر والوں پر کافی خرچہ کرتے تھے، عرض کرنے لگے: یانبیَّ اللہ! میں اس خرچ کو گنتا نہیں ہوں، یہ سن کر ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے گھر والوں پر، بچوں پر اور اپنے خادم پر خرچ کرنا سب صدقہ ہے، اس لئے نہ ان پر احسان جتانا، نہ انہیں تکلیف دینا۔[15]

عاجزی جلیلُ القدر اور جنتی صحابی ہونے کے باوجود آپ پر عاجزی وانکساری غالب رہتی تھی، ایک مرتبہ کسی نے کہا: آپ کے لئے خوش خبری ہے کہ آپ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بیعت الرضوان میں بھی شریک ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے بھتیجے! تمہیں کیا معلوم کہ ہم نے بعد میں کیا کچھ کیا۔[16]

جہادوخدمات غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت براء رضیَ اللہ عنہ کم سن تھے اسی لئے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو روک دیا، سن 3 ہجری ماہِ شوال کے غزوۂ اُحد میں آپ شریک ہوئے اور ایک قول کے مطابق سن 5 ہجری غزوۂ خندق پہلی جنگ تھی جس میں آپ نے شرکت کی،[17] اس موقع پر آپ کی عمر 15 برس تھی[18] آپ نے 14 یا 15 غزوات میں شرکت کی۔[19]

نبیِ آخرُ الزّمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ یمن کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے حضرت خالد بن ولید رضیَ اللہ عنہ کو روانہ کیا تو آپ ان کے ساتھ ساتھ تھے،[20] 17 ہجری میں آپ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضیَ اللہ عنہ کی قیادت میں جنگِ تُستَر میں حصہ لیا اور فاتحین میں اپنا نام لکھوایا۔[21]

24 ہجری میں حضرت عثمانِ غنی رضیَ اللہ عنہ نے آپ کو ملک فارس کے شہر "رَیّ" پر حاکم مقرر کیا،[22] ایک قول کے مطابق آپ ہی نے شہر "رَیّ" کو فتح کیا[23] آپ نے (قزوین کے مغرب میں) "اَبْھَر" پر حملہ کیا اور اسے فتح کیا، پھر قَزْوِین پر حملہ کرکے اسے اسلامی سلطنت کا حصہ بنایا پھر شہر زَنْجان کی طرف بڑھے اور اسے فتح کرکے اپنی فتوحات کا دائرہ وسیع کرلیا۔[24]

36 ہجری میں جنگ جَمَل، 37 ہجری میں جنگ صِفّین اور 38 ہجری میں خارجیوں کے خلاف معرکۂ نَہْروان میں حضرت مولا علی رضیَ اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ تھے۔[25]

مولا علی رضیَ اللہ عنہ نے آپ کو اہلِ نہروان (خارجیوں) کو درست راہ پر لانے کے لئے بھیجا آپ ان کو تین دن تک سمجھاتے رہے لیکن خارجیوں نے آپ کی بات نہ مانی اور برابر انکار کرتے رہے۔[26] آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں ایک گھر بنایا۔[27]

وفات وروایات حضرت مُصْعَب بن زبیر رضیَ اللہ عنہما کے دورِ حکومت میں سن 71 یا 72 ہجری میں آپ نے وفات پائی بوقتِ وفات عمر مبارک 80 سے اوپر تھی،[28] ایک قول کے مطابق مدینے لوٹ آئے تھے اور یہیں وفات پائی۔[29] آپ سے 305 احادیث روایت کی گئی ہیں، جن میں سے مُتَّفَقَہ طور پر 22 احادیث بخاری و مسلم کی زینت ہیں، جبکہ انفرادی طور پر امام بخاری نے 15 احادیث اور امام مسلم نے 6 روایات لی ہیں۔[30] اللہ ہمیں بھی اپنے دین متین کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) طبقاتِ ابنِ سعد، 1 / 181 (2) سیر اعلام النبلاء، 4 / 340 (3) الاعلام للزرکلی، 2 / 46 (4) طبقاتِ ابنِ سعد، 4 / 270 - اسد الغابہ، 1 / 258 (5) زرقانی علی الموطا، 3 / 102 (6) تہذیب الاسماء واللغات، 1 / 133 (7) بخاری، 2 / 487، حدیث: 3549 (8) تاریخ ابن عساکر، 3 / 282 (9) جامع الاصول فی احادیث الرسول، 11 / 240، حدیث: 8788 (10) تاریخ ابن عساکر، 3 / 284 (11) بخاری، 2 / 488، حدیث: 3552 (12) مسند احمد، 6 / 415، حدیث: 18562 ملخصاً (13) بخاری، 2 / 516، حدیث: 3652 (14) مسند احمد، 6 / 417، حدیث: 18573 (15) مستدرک، 2 / 679، حدیث: 3172 (16) بخاری، 3 / 72، حدیث: 4170 (17) اسد الغابہ، 1 / 258 (18) مغازی للواقدی، 2 / 453 (19) سیر اعلام النبلاء، 4 / 340۔ اسد الغابہ، 1 / 258 (20) مسند الرویانی، 1 / 218، حدیث: 304 (21) اسد الغابہ، 1 / 258 (22) الاعلام للزرکلی، 2 / 46 (23) اسد الغابہ، 1 / 258 (24) الاعلام للزرکلی، 2 / 46 (25) اسد الغابہ، 1 / 258 (26) تاریخ بغداد، 1 / 189 (27) اسد الغابہ، 1 / 258 (28) سیر اعلام النبلاء، 4 / 340 - الاعلام للزرکلی، 2 / 46 (29) طبقاتِ ابنِ سعد، 6 / 95 (30) سیر اعلام النبلاء، 4 / 340۔

تذکرۂ صالحین

صدرُ الشریعہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قلمی خدمات

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

کُرۂ ارض کے ماتھے پر ہر روز ہزارہا انسان جنم لیتے ہیں اور ہزارہا فنا کا جام پی کر موت کی وادی میں گُم ہو جاتے ہیں لیکن اُن ہی میں بعض افراد ایسے ہوتے ہیں جو اپنی شبانہ روز محنت اور ملّی و دینی خدمات کی وجہ سے اپنا نام رہتی دُنیا تک چھوڑ جاتے ہیں۔ ان ہی عہد ساز تابندہ شخصیتوں میں ایک بلند پایہ اور عبقری شخصیت صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بھی ہے۔ آپ ایک شخصیت ساز استاذ، ایک عظیم مفسر، بلند پایہ محدّث، بہترین فقیہ، آفاقی مصنف، عظیم مُصلح اور داعیِ اسلام تھے۔ ایسی آفاقی اور فلک پیما شخصیت کے مکمل احوال دو چار صفحوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے آج ہم صرف صدرالشریعہ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قلمی خدمات کا ذکر کر رہے ہیں۔ چونکہ ذوالقعدۃ الحرام کی 02 تاریخ کو آپ کا یومِ وصال آتا ہے تو اِسی مناسبت سے اُن کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے یہ مضمون آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

بہارِ شریعت

آپ کی لکھی ہوئی کتابوں میں فقہی مسائل پر مشتمل ایک کتاب **"بہارِ شریعت"** آپ کا نہایت ہی شاندار علمی و قلمی کارنامہ ہے۔ اس کتاب میں آپ نے عقائد و عبادات سے لے کر معاملات تک اور معاملات میں بھی پیدائش سے لے کر موت تک ہر قسم کے فقہی و شرعی مسائل کو اُردو زبان میں مُرتب کر دیا ہے۔ اِن معاملات سے متعلق آیاتِ قراٰنیہ اور احادیثِ مبارکہ بھی ترجمہ کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں۔

صدرالشریعہ اس کتاب کے 20 حصے لکھنا چاہتے تھے۔ جب آپ 17 حصے لکھ چکے تو آپ کا وصال ہو گیا۔ بقیہ تین حصے آپ کے تلامذہ نے مکمل کر کے 20 حصے مکمل کئے۔

دعوتِ اسلامی کے پبلشنگ ڈیپارٹمنٹ "مکتبۃ المدینہ" نے اس کتاب کو تخریج، تسہیل، مشکل الفاظ کے معانی، اصطلاحات و اعلام کی وضاحت، مُفید حواشی اور اجمالی و تفصیلی فہرست کے ساتھ پبلش کیا ہے۔ اس کتاب کے تفصیلی تعارف پر ماہنامہ فیضانِ مدینہ (ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ) میں "بہارِ شریعت اور دعوتِ اسلامی" کے عنوان سے ایک آرٹیکل شائع ہو چکا ہے جس میں مولانا اویس یامین عطّاری مدنی نے شاندار انداز میں اِس کتاب کا تعارف بیان کیا ہے، آپ وہاں سے پڑھ سکتے ہیں۔

فتاویٰ امجدیہ

صدرُ الشریعہ کی مسلسل مساعی کے نتیجے میں ظہور پذیر ہونے والا ایک اور قلمی کارنامہ **"فتاویٰ امجدیہ"** ہے جو علما و فقہا کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ چار جلدوں میں ہزاروں صفحات پر مشتمل فتاویٰ جات کا یہ مجموعہ تقریباً تمام ہی دار الافتاء کی زینت ہوتا ہے۔ فتاویٰ امجدیہ کو جمع کرنے کا کام محدثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذمہ تھا کیونکہ آپ بہت خوش نویس تھے۔ صدرالشریعہ کے پاس جو استفتا آتے اور آپ اس کا جواب تحریر فرماتے تو محدثِ اعظم پاکستان اُسے فوراً نقل فرمالیتے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

اِس طرح مسلسل نقول کے بعد ایک مجموعہ تیار ہو گیا جس کا نام فتاویٰ امجدیہ رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ جس طرح ترجَمۂ کنزالایمان صدرالشریعہ کی کوششوں سے معرضِ وجود میں آیا اِسی طرح فتاویٰ امجدیہ حضرت محدثِ اعظم پاکستان کی کوشش و محنت سے وجود میں آیا۔ فتاویٰ امجدیہ کتاب و سنت کی تائیدات سے مزین ہے بالخصوص تحقیق کے مواقع پر تو حدیثوں کا سیلِ رواں موجیں مارتا نظر آتا ہے۔ اِس میں قواعدِ اصولیہ، فقہی کلیات و جزئیات اور نظائر و شواہد کے ذکر میں بھی کسی طرح کمی نہیں ہے۔ فتاویٰ امجدیہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اِس میں نت نئے پیدا شدہ مسائل جیسا کہ لائف انشورنس اور لاٹری وغیرہ جیسے مسائل پر بھی نہایت شاندار تحقیق بیان کی گئی ہے۔ [1]

حاشیہ طحاوی شریف
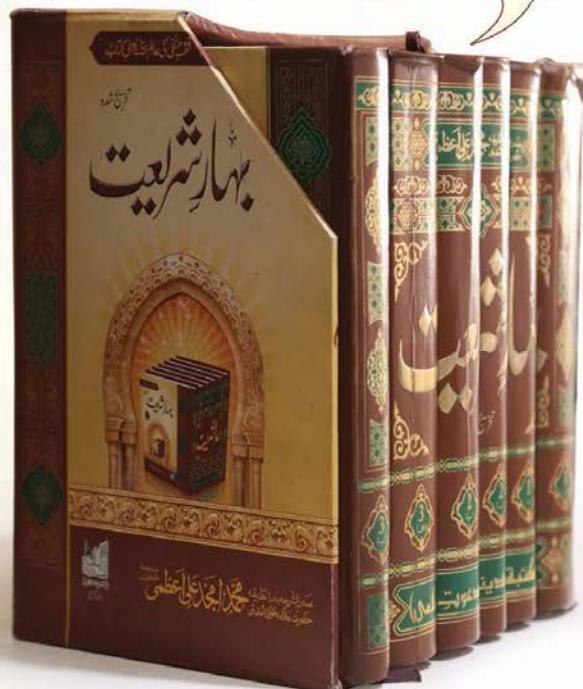
کتبِ حدیث کی ایک اہم اور مستند کتاب شرح معانی الآثار ہے جس کو طحاوی شریف بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز علمی و تحقیقی تصنیف ہے جو آپ نے فقہِ حنفی کو خلافِ قراٰن و حدیث بتانے والوں کے جواب میں لکھی ہے اور اس کتاب میں یہ ثابت کیا کہ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسئلہ میں بھی نہ قراٰنِ کریم کے خلاف ہے نہ حدیث شریف کے اور نہ ہی وہ محض عقل و قیاس پر مبنی ہے بلکہ آپ کا ہر موقف اور تمام احکامِ فقہیہ قراٰن و حدیث سے ثابت اور قراٰن و حدیث کے تحقیقی مطالعہ پر مبنی ہیں۔

تحقیقی و تقابلی انداز پر لکھے جانے کے سبب یہ کتاب ذرا مشکل اور اَدَقّ ہے۔ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد ہند علامہ مبینُ الدین محدثِ امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ میں مدرسہ حافظیہ دادوں ضلع علی گڑھ میں جناب صدرالشریعہ کے پاس پڑھتا تھا۔ ایک دِن ہم چند طلبہ نے صدرالشریعہ سے عرض کی کہ ”حضور! درسی تین کتابیں بالکل مُعَرّا ہیں یعنی کسی نے بھی اِن پر حاشیہ نہیں لکھا ہے، اس لئے پڑھنے پڑھانے میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ شرح ہدایۃ الحکمۃ، مدارک التنزیل اور طحاوی شریف۔ آپ ان کی شرح تحریر فرمادیں۔“ اُس وقت تو منظوری کا پروانہ ملتوی رہا پھر دوبارہ سہ بارہ عرض کرنے پر محرم 1362ھ میں طحاوی شریف کی شرح بصورت حاشیہ لکھنے کا قصد فرمایا اور کام شروع کر دیا اور صرف سات ماہ کی مختصر مدت میں سینکڑوں صفحات پر مشتمل عربی زبان میں نہایت جامع اور مستند حاشیہ کی پہلی جلد لکھی اور احادیث کی تخریج کرتے ہوئے دو حدیثوں میں تطبیق، ناسخ و منسوخ اور حوالہ جات کی تشریح نہایت واضح اور دلکش عبارت سے کی۔ [2]

ترجَمۂ کنزالایمان

ایک دفعہ صدرالشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ترجَمۂ قراٰنِ پاک لکھنے کی درخواست کی اور قوم کو اس کی کس قدر ضرورت ہے اُس سے آگاہ کرتے ہوئے اصرار کیا۔ اعلیٰ حضرت نے وعدہ تو فرمالیا لیکن کثرتِ مشاغل کے سبب تاخیر ہوتی گئی۔ اعلیٰ حضرت نے صدرالشریعہ سے فرمایا کہ ترجمہ کے لئے مستقل وقت نکالنا مشکل ہے اس لئے آپ رات کے سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں تو میں املا کرادوں، چنانچہ حضرت صدرالشریعہ ایک دن کاغذ قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور عرض کیا، حضرت! ترجمہ شروع ہوجائے۔ چنانچہ اُسی وقت ترجمہ شروع کرادیا، ترجمہ کا طریقہ ابتداءً یہ تھا کہ فی البدیہ ایک آیت کا ترجمہ ہوتا اس کے بعد اس کی تفاسیر سے مطابقت ہوتی اور لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ بغیر کسی کتاب کے مطالعہ و تیاری کے ایسا برجستہ اور مناسب ترجمہ تمام تفاسیر کے مطابق یا اکثر کے مطابق کیسے ہو جاتا ہے، یقیناً اعلیٰ حضرت پر یہ اللہ کا بڑا فضل و احسان ہے۔ اس کام میں جب دیر لگنے لگی تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ ایک رکوع کا پورا ترجمہ کرتا ہوں اس کو بعد میں آپ لوگ تفاسیر سے مِلا لیا کریں، چنانچہ حضرت صدرُالشریعہ اس کام میں لگ گئے پہلے ترجمہ لکھتے پھر تفاسیر سے ملاتے جس کی وجہ سے اکثر بارہ بجے، کبھی کبھی دو بجے رات گئے اپنی رہائش

گاہ پر واپس ہوتے، غرض اس طرح حضرت صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت سے قرآنِ پاک کا ترجمہ مکمل کرالیا۔ یہ عظیم الشان اور اہم کام قلیل عرصے میں سال 1330 اور 1331ھ کے درمیانی چند ماہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔[3]

دیگر کتابیں اور رسائل

اردو اور عربی میں لکھی گئی آپ کی چند کتابوں اور رسائل کے نام یہ ہیں:

اَلتَّحْقِیْقُ الْکَامِلِ فِی حُکْمِ قُنُوْتِ النَّوَازِل: یہ رسالہ قنوتِ نازلہ کے بارے میں پوچھے گئے ایک استفتا کے تفصیلی جواب میں لکھا گیا ہے۔

قَامِعُ الْوَاھِیَات مِن جَامِعِ الجُزْئِیَات: یہ ایک عربی رسالہ ہے جو صدر الشریعہ نے 55 صفحات پر تحریر فرمایا۔ اس رسالے میں آپ نے مچھلی بازار کانپور کی ایک مسجد کے متعلق ہونے والے غیر شرعی فیصلے کے بارے میں گفتگو کی اور اسلامی نکتہ نظر کو واضح کیا۔

اتمامِ حجتِ تامّہ: یہ کتابچہ ستّر (70) سوالات پر مشتمل ہے جو کہ آپ کی سیاسی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اسلامی قاعدہ: صدر الشریعہ کے عہد میں بچوں کے لئے جو قاعدہ رائج تھا اُس میں جاندار کی تصاویر بنی ہوتی تھیں۔ چنانچہ صدر الشریعہ نے بچوں کے لئے آسان اور سہل انداز میں غیر جاندار تصاویر کے ساتھ اسلامی قاعدہ کے نام سے ابتدائی کتاب مرتب فرمائی تاکہ غیر جاندار تصویروں کی بنیاد پر بچوں کو سمجھانے میں آسانی بھی رہے اور غیر شرعی امور سے اجتناب بھی رہے۔[4]

---

(1) صدر الشریعہ نمبر، ماہنامہ اشرفیہ اکتوبر، نومبر 1995ء، ص118 (2) سہ ماہی امجدیہ کا صدر الشریعہ نمبر، ص378، ماہنامہ اشرفیہ اکتوبر، نومبر 1995ء، ص152 (3) فقیہِ اعظم حضور صدر الشریعہ حیات وخدمات، ص 178، 179 (4) سیرتِ صدر الشریعہ، ص128، 129، 133، 139۔
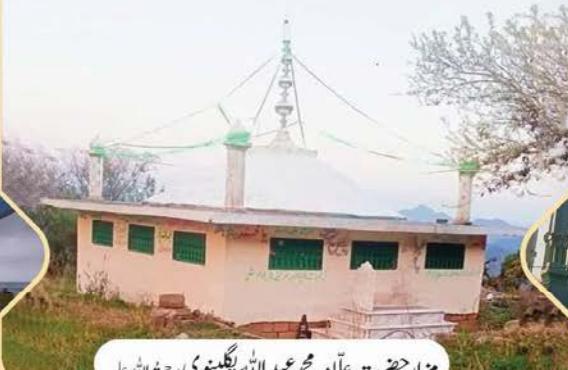
مزار علّامہ میر سیّد غلام علی آزاد چشتی بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت علّامہ محمد عبد اللہ پگلینوی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت میر سیّد ابو جعفر امیر ماہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

ذُوالقعدۃ الحرام اسلامی سال کا گیارھواں مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے عِظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 119 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃ الحرام 1438ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

(1) افضل الدین حضرت میر سیّد ابو جعفر امیر ماہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ سادات کے چشم و چراغ، مرید و خلیفہ شیخ سیّد علاؤالدین جے پوری سہروردی، عالمِ دین، مقتدائے وقت، مصنّفِ کُتب اور بہرائچ، یوپی ہند کے مشہور ولیُّ اللہ ہیں۔ آپ کا وصال 772ھ میں ہوا، بہرائچ میں مزار مشہور ہے، آپ کا عرس 29 ذُوالقعدہ کو ہوتا ہے۔(1)

(2) حضرت پیر سیّد حمید بخاری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ مشاہیر ساداتِ کرام اور فضلائے عظام سے تھے، سلسلہ سُہروردیہ میں خلافت حاصل تھی، وصال 15 ذُوالقعدہ 1018ھ کو ہوا، مزار بیجاپور، ریاست کرناٹک، ہند میں ہے، پیر سید اشرف بخاری آپ کے سجادہ نشین تھے جو محقق عالم اور ولیُّ اللہ تھے۔(2)

(3) مستفتیِ اعلیٰ حضرت، ولیِ کامل، علّامہ محمد عبد اللہ پگلینوی المعروف پہاڑ والے مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش پگلین شریف نزد عبد اللہ پور (سابقہ نام ہری پور) یونین کونسل کھمباہ (Khambah) تحصیل سماہنی ضلع بھمبر کشمیر کے گجر خاندان میں ہوئی، آپ علمائے کشمیر و پنجاب وہند کے شاگرد، مرید خواجہ پیر سیّد غلام حیدر علی شاہ (جلالپور شریف، تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم)، ولیِّ کامل، استاذُ العلماء اور فارسی و پنجابی کے شاعر تھے۔ آپ کا وصال 28 ذُوالقعدہ 1345ھ کو ہوا، مزار مبارک جائے پیدائش میں ہے، مشہور ہے کہ آپ کے مزار پر شیر حاضری کے لئے آتا تھا۔(3)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

(4) امامُ الحدیث قاری و حافظ شیخ عبد اللہ بن محمد مسندی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 112ھ کو بخارا، اوزبکستان میں ہوئی اور 23 یا 24 ذُوالقعدہ 229ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت سفیان بن عیینہ جیسے اساتذہ کے شاگرد تھے، علمِ حدیث کی شاخ مسند سے دلچسپی کی وجہ سے مسندی کہلائے، آپ کے شاگردوں میں اہم نام امام محمد بن اسماعیل بخاری کا ہے۔(4)

(5) شیخُ الاسلام، مسند الآفاق، حضرت شیخ امام ابو الوقت عبد الاول بن عیسیٰ سجزی ہروی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 458ھ کو ہرات میں ہوئی، آپ امامِ وقت، محدثِ کبیر، کثیر التلامذہ، صوفیِ کامل، حسنِ اخلاق کے پیکر، متّقی و مُتواضع، راتوں کو عبادت و

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

گریہ وزاری کرنے والے اور علم و عمل کے جامع تھے۔ آپ کا وصال 6 ذُوالقعدہ 553ھ کو بغداد میں ہوا، نمازِ جنازہ غوثُ الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پڑھائی۔[5]

6 حضرت شیخ ابو عمر قاسم بن جعفر ہاشمی عباسی بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت رجب 322ھ اور وصال 29 ذُوالقعدہ 414ھ میں ہوا۔ آپ امام، فقیہ، امین و ثِقہ راوی حدیث، مسند العراق اور بصرہ کے قاضی تھے۔[6]

7 حضرت امام ابو محمد عبد اللہ بن محمد طائی اندلسی قرطبی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت رمضان 603ھ کو ہوئی اور وصال 11 ذُوالقعدہ 702ھ میں فرمایا۔ آپ محدث و مسند، عالم و ادیب، صدوق و حسن الحدیث، علم و عمل کے جامع اور فقیہ مالکی تھے۔[7]

8 عالمِ کبیر، مفسرِ قراٰن، مسند العصر حضرت مولانا یعقوب بن حسن صرفی کشمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 908ھ کو کشمیر میں ہوئی۔ آپ ذہین و فطین، حافظِ قراٰن، جامع معقول و منقول، امام اِبنِ حجر ہیتمی وغیرہ کے شاگرد، سلسلہ کبرویہ کے شیخ طریقت، مصنّفِ کُتب، فیاض و سخی، عوام و خواص میں مقبول اور صوفی شاعر تھے، آپ نے 12 ذُوالقعدہ 1003ھ کو وصال فرمایا۔[8]

9 شیخ الاسلام والمسلمین، حضرت علّامہ شمس الدین محمد محبی مصری حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ قراٰن و حدیث، لغت و ادب عربی اور فقہ وغیرہ علوم و فنون میں کامل دسترس رکھتے تھے، مصر کے مشاہیر علمائے اہلِ سنّت آپ کے شاگرد ہیں، زندگی بھر درس و تدریس میں مصروف رہے، آپ کا وصال 20 ذُوالقعدہ 1041ھ کو مصر میں ہوا، تدفین تربت المجاورین، قاہرہ مصر میں کی گئی۔[9]

10 حسان الہند علّامہ میر سیّد غلام علی آزاد چشتی بلگرامی رحمۃُ اللہِ علیہ بارھویں صدی ہجری کے عظیم مؤرخ، محدث، عالم، ہندی و عربی کے شاعر، صوفیِ باصفا اور سلسلہ چشتیہ سے منسلک ہیں۔ آپ کی پیدائش 25 صفر 1116ھ کو بلگرام ضلع ہردوئی یوپی ہند میں ہوئی۔ تصانیف میں سبحۃ المرجان فی آثارِ ہندوستان، مآثر الکرام، شمامۃ العنبر اور روضۃ الاولیاء مطبوع و مشہور ہیں۔ آپ کا وصال 21 ذُوالقعدہ 1200ھ کو خلد آباد، ضلع اورنگ آباد، ریاست مہاراشٹر، ہند میں ہوا، تربت یہیں ہے۔[10]

11 علّامۂ زماں فضل امام خیر آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت خیر آباد میں ہوئی، آپ جید علمائے کرام سے علم حاصل کر کے جامع معقول و منقول اور ماہر مدرس درس نظامی بنے، دہلی میں مفتی پھر صدر الصدور کے عہدے پر فائز ہوئے، درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا، آپ کے شاگردوں کی تعداد کثیر ہے، میر زاہد اور ملا جلال پر تفصیلی حواشی ہیں، 5 ذوالقعدہ 1244ھ کو وصال فرمایا، احاطۂ درگاہ سعد الدین خیر آبادی میں تدفین ہوئی۔[11]

12 استاذُ العلماء علّامہ احمد الدین چکوالوی رحمۃُ اللہِ علیہ موضع بولہ ضلع چکوال کے ایک علمی گھرانے میں 1268ھ کو پیدا ہوئے۔ والدِ گرامی علّامہ غلام حسین چکوالوی سے علوم و فنون میں مہارت حاصل کی، مکّہ مکرّمہ میں علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی سے اجازات حاصل کیں، بیعت و خلافت خواجہ شمس العارفین سیالوی سے تھی۔ آپ حکیمِ حاذق، مضبوط حافظِ قراٰن، جیّد عالم دین اور استاذُ العلماء تھے، کچھ عرصہ کراچی پھر جالی والی مسجد چکوال میں تدریس کرتے رہے، آپ کا وصال 28 ذُوالقعدہ 1347ھ کو ہوا۔[12]

---

(1) میر سید امیر ماہ بہرائچی، ص7، 8، 16، 20 (2) تذکرۃ الانساب، ص245 (3) معارف رضا، سالنامہ 2008ء، ص203 تا 208- فتاویٰ رضویہ، 10/297- ثبت شیخ محمد عبد اللہ عتیق، ص3 (4) سیر اعلام النبلاء، 9/291 (5) سیر اعلام النبلاء، 15/96 تا 100- المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 18/127 (6) تاریخ بغداد، 12/446- سیر اعلام النبلاء، 13/137 (7) الوافی بالوفیات، 17/316- الدرر الکامنہ، 2/303- بغیۃ الوعاۃ، 2/60 (8) تذکرہ علمائے ہند، ص551- منتخب التواریخ مترجم، ص465- نزہۃ الخواطر، 5/473- فقہائے ہند، 4/496 (9) خلاصۃ الاثر، 4/301 (10) روضۃ الاولیاء مترجم، ص6 تا 10 (11) تذکرہ علمائے ہند، ص 331، 376، 377 (12) تذکرہ علمائے اہلِ سنت ضلع چکوال، ص16 تا 18۔

آہ! مبلغ دعوتِ اسلامی، عالم باعمل دنیا سے رخصت ہو گئے

مفتی عبد النبی حمیدی عطاری

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مبلغ دعوتِ اسلامی، عالمِ باعمل حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی عبدُ النبی حمیدی عطاری صاحب کچھ ماہ سے کینسر کی وجہ سے بیمار تھے۔ مبلغ دعوتِ اسلامی حاجی محمد خالد عطاری (یو۔کے) نے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے واٹس ایپ گروپ میں 4 شوال المکرم 1446ھ مطابق 02 اپریل 2025ء رات سات بج کر پچاس منٹ پر خبر دی کہ مفتی عبد النبی حمیدی صاحب وفات پا گئے۔ سن کر دکھ ہوا اور زبان پر جاری ہو گیا کہ موت کا کوئی بھروسا نہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن! اللہ پاک مفتی صاحب کی کامل مغفرت فرمائے۔ اٰمین

مفتی صاحب نے سنِ عیسوی کے مطابق 58 سال عمر پائی۔ آپ کی دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے انس رضا، حماد رضا اور عبید رضا ہیں۔ آخر الذکر جامعۃ المدینہ کے درجہ ثالثہ کے طالبِ علم ہیں۔

مفتی عبد النبی حمیدی صاحب کا مختصر تعارف

پیدائش مفتی عبد النبی حمیدی عطاری صاحب کی پیدائش یکم اگست 1966ء کو پرانی چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر (پنجاب، پاکستان) کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ مفتی صاحب مفسرِ قرآن، مصنّفِ کتب، استاذِ درس نظامی، شیخ الحدیث، مبلغ دعوتِ اسلامی، متواضع و منکسر المزاج، ہر دلعزیز اور حسن ظاہری کے ساتھ حسن باطنی سے مالا مال تھے۔ آپ اردو کے ساتھ عربی وانگلش کے بہترین مقرّر بھی تھے۔ کثیر غیر مسلم ان کے ہاتھوں پر اسلام لا کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہوئے۔

والد صاحب کا تعارف مفتی عبدُ النبی حمیدی صاحب کے والد گرامی استاذُ العلماء مولانا حافظ محمد عبد الکریم رضوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ حافظِ قرآن، فاضل دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف، شاگردِ صدر الشریعہ و محدثِ اعظم پاکستان، عالمِ باعمل اور مدرّس جامعہ فخرُ المدارس دربارِ عالیہ قبلہ مہاروی چشتیاں تھے۔ ان کی پیدائش 1338ھ مطابق 1920ء کو یونین کونسل سبائے والا (Sabay wala) تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ پنجاب میں ہوئی اور 5 صفر 1398ھ مطابق 15 جنوری 1978ء کو پرانی چشتیاں شریف ضلع بہاولنگر میں وصال فرمایا۔ تدفین احاطہ مزار خواجہ نور محمد مہاروی (رحمۃ اللہ علیہ) چشتیاں میں کی گئی۔ انہوں نے ضلع مظفر گڑھ، جامعہ فخرُ المدارس چشتیاں شریف اور دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تعلیم حاصل کی اور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی اور محدثِ اعظم پاکستان علامہ سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے 1940ء کو بریلی شریف میں دورہ حدیث مکمل کیا۔ فارغُ التحصیل ہونے کے بعد ملتان اور پھر کوٹ مٹھن شریف میں درس نظامی کے استاذ رہے۔ 1948ء میں حرمین شریفین کی حاضری کا شرف حاصل کیا اور حج ادا فرمایا۔ بیعت کا شرف سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت خواجہ محمد حسین بخش چشتی نظامی ملتانی (م 5 محرم 1370ھ) سے حاصل ہوا۔ مرحوم سجادہ نشین و عالم اجل حضرت خواجہ نور جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ نے 1958 میں آپ کو مسجد خواجہ نور محمد مہاروی چشتیاں شریف کی امامت و خطابت اور جامعہ فخر المدارس چشتیاں شریف کی تدریس کی خدمات کی ذمہ داری پر مامور فرمایا۔ آپ وفات تک دربار عالیہ کی مسجد کی امامت و خطابت اور تدریس کے منصب پر فائز رہے۔ اللہ پاک نے آپ کو پانچ صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے عبد الرحیم، عبد الغنی، عبد النبی اور فرید حسین عطا فرمائے۔ ان میں سے مولانا عبد الرحیم آف چشتیاں (فاضل جامعہ مظہر اسلام ہارون آباد ضلع بہاولنگر) اور حضرت علامہ حافظ مفتی عبد النبی حمیدی آف ساؤتھ افریقہ عالم دین بنے۔ ان بہن بھائیوں میں سے ایک بہن اور مفتی صاحب وفات پا چکے ہیں، بقیہ حیات ہیں۔

تعلیم و تربیت مفتی عبد النبی حمیدی صاحب نے حفظِ قرآن مع ابتدائی تعلیم پرانی چشتیاں شریف میں والد صاحب اور دیگر علمائے کرام سے حاصل کر کے جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ لیا۔ دیگر اساتذہ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) و نگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کے ساتھ ڈاکٹر سر فراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی صرف و نحو اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے اصول الشاشی پڑھی۔ اس کے بعد آپ استاذُ العلماء، جامع معقول و منقول علامہ مفتی ارشاد احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (م 27 شعبان المعظم 1437ھ) بانی جامعہ غوثیہ احسن المدارس (اڈا چھب تھانہ تحصیل میاں چنوں ضلع خانیوال) سے شرفِ تلمذ پایا۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ مظہر اسلام ہارون آباد ضلع بہاولنگر سے کیا۔ فتاویٰ نویسی کی تربیت شیخ الحدیث والتفسیر مفتی غلام سرور قادری (بانی جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور) سے حاصل کی۔ صاحبزادۂ قطبِ مدینہ، شیخ طریقت حضرت مولانا حافظ فضل الرحمٰن مدنی رحمۃ اللہ علیہ (م 27 شوال 1423ھ) سے بیعت و خلافت کا شرف پایا اور امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے طالب ہوئے۔ امیر اہل سنت نے انہیں سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی وکالت عطا فرمائی۔ البتہ یہ اپنے والد گرامی کے پیر صاحب کے پوتے خواجہ حمید الدین چشتی نظامی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے حمیدی مشہور ہوئے۔

دینی خدمات 1988ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد ساؤتھ افریقہ امامت و خطابت کے لئے منتقل ہو گئے، وہیں انگلش بول چال سیکھی۔ ایک سال بعد آپ نے دمشق شام کا سفر کیا اور وہاں ایک سالہ عربی لینگویج کورس کیا، پھر پاکستان واپس آئے اور یہاں امامت و خطابت اور درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ 1998ء میں دوبارہ ساؤتھ افریقہ کا سفر کیا اور تادمِ وصال وہیں دینی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ آپ کو ساؤتھ افریقہ میں بہت پذیرائی ملی، آپ کا شمار یہاں کے اہم مفتیانِ کرام میں ہوتا تھا۔ آپ سُنی علماء بورڈ ساؤتھ افریقہ کے چیئرمین اور رؤیتِ ہلال کمیٹی ساؤتھ افریقہ کے رکن و انچارج بھی رہے۔ اسی دوران آپ نے انگلش میں جوازِ میلاد النبی (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)، مسجد میں ذکر بالجہر کے جواز کی صورت، مسئلہ تین طلاق، شان امیر معاویہ وغیرہ موضوعات پر کتب و رسائل اور تفصیلی فتاویٰ تحریر فرمائے۔

دعوتِ اسلامی میں شمولیت 2002ء میں دعوتِ اسلامی کے مبلغین کا ایک قافلہ ان کی مسجد میں جوہانسبرگ (Johannesburg) گیا اور انہیں دعوتِ اسلامی کا تفصیلی تعارف کروایا، آپ نے اس سال انٹرنیٹ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور اگلے سال 2003ء میں ایک قافلے کے ساتھ ساؤتھ افریقہ سے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع، ملتان میں شریک ہوئے۔ آپ نے 21 سال انفرادی اور 13 سال جامعۃ المدینہ ساؤتھ افریقہ میں تدریس فرمائی۔ آپ دورۂ حدیث شریف میں طلبہ کو بخاری شریف کا درس اور انفرادی طور پر طلبہ کو تخصص فی الفقہ کی کتب پڑھایا کرتے تھے۔ اسی دوران آپ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پریٹوریا (Pretoria) کے خطیب بھی رہے۔ مفتی صاحب دعوتِ اسلامی کے اہم شعبہ فیضانِ اسلام (بیرونِ ملک) کے نگران بھی تھے، اس شعبہ میں غیر مسلموں کو دینِ اسلام کی دعوت دینے اور نو مسلموں کو تعلیماتِ اسلام سے روشناس کروانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے دنیا کے کئی ممالک کا سفر بھی کیا۔

مفتی صاحب نے ایک مرتبہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں راقم الحروف کو تحدیثِ نعمت کے طور پر بتایا: "دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل امامت و خطابت اور تدریس و تصنیف کی خدمات سر انجام دیتا تھا، جب سے دعوت اسلامی سے وابستہ ہوا ہوں، دینِ اسلام کی تبلیغ اور کئی دیگر دینی کام کرنے کی سعادت بھی ملی ہے۔ کئی مساجد اور مدارس بنانے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ کتاب ویل کم ٹو اسلام، ترجمۂ قرآن کنزالایمان کی انگلش ٹرانسلیشن اور انگلش میں قرآنِ پاک کی تفسیر مفتاحُ الاحسان لکھنے کی بھی سعادت پا چکا ہوں۔"
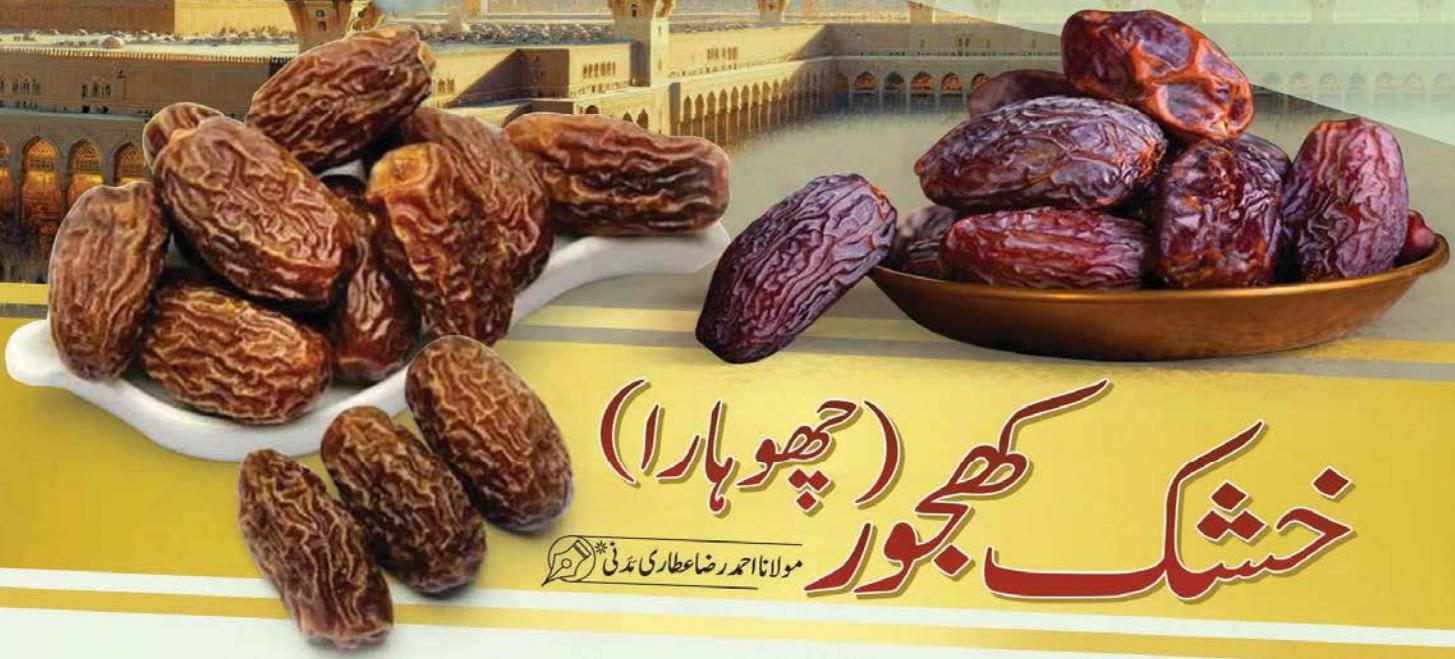
مفتی صاحب کی نمازِ جنازہ 3 اپریل 2025ء بروز جمعرات صبح ساڑھے دس بجے آپ کے شاگرد، مبلغ دعوت اسلامی مولانا محمد عثمان عطاری مدنی آف ملاوی نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں علما و مشائخ، ائمہ مساجد، جامعۃ المدینہ کے اساتذہ و طلبہ اور ملک بھر سے آئے ہوئے کثیر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تدفین لوڈیم قبرستان، پریٹوریا (pretoria) ساؤتھ افریقہ میں کی گئی۔

اللہ پاک ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے، جنتُ الفردوس میں بغیر حساب و کتاب داخلہ عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔

خشک کھجور (چھوہارا)

مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن غذاؤں کو شرفِ طُعْم بخشا ان میں سے ایک خشک کھجور یعنی "چھوہارا" بھی ہے۔ خشک کھجور کو عربی میں "تَمْر" کہتے ہیں۔ یہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوب ترین غذا تھی۔ اللہ پاک نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، مگر بعض نعمتیں ایسی ہیں جو نہ صرف ذائقے میں لاجواب بلکہ فوائد میں بے مثال ہیں۔ خشک کھجور ایک ایسی غذا ہے جو ذائقے میں لاجواب، تاثیر میں بے مثال اور فوائد میں حیرت انگیز ہے۔ بظاہر تو یہ معمولی خشک میوہ دکھائی دیتا ہے مگر اپنے اندر توانائی کا سمندر، شفا کا خزانہ، اور صحت مندی کا راز چھپائے ہوئے ہے۔ یہ کمزوروں کے لئے قوت، بیماروں کے لئے راحت، سرد مزاج کے لئے حرارت اور تندرست کے لئے مزید تقویت کا باعث ہے۔ اہلِ عرب کے صحراؤں سے لے کر برِّ صغیر کی روایتی طب تک، ہر جگہ اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ یہ وہ نعمت ہے جو خزاں کی سختی میں بھی بہار کا پیغام اور فاقے کی شدت میں بھی توانائی کا سامان مہیا کرتی ہے۔ الغرض خشک کھجور محض ایک میوہ نہیں، بلکہ قدرت کا حیات بخش کرشمہ ہے جو ہر دور میں انسان کا ہمدم اور غمخوار رہا ہے۔ اگر کوئی ایسا میوہ تلاش کیا جائے جو مکمل غذا ہو، توانائی کا ضامن ہو اور اس کی دستیابی ہر موسم میں ممکن ہو تو شاید "خشک کھجور" سرِ فہرست نظر آئے۔

خشک کھجور کا مزاج خشک کھجور کا مزاج بھی تر کھجور کی طرح دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہوتا ہے۔(1)

خشک کھجور سے متعلق احادیث نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خشک کھجور کی افادیت کو بیان فرمایا اور اسے صحت و برکت کا ذریعہ قرار دیا ہے، کئی احادیثِ مبارکہ میں خشک کھجور کی فضیلت و برکت کا تذکرہ ملتا ہے۔ آیئے! چند احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجئے:

1 اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات ہوگئی اور ہم صرف دو سیاہ چیزوں سے سیر ہوتے تھے خشک کھجور اور پانی سے۔(2)

2 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ اکڑوں بیٹھ کر خشک کھجور تناول فرمارہے تھے۔(3)

3 اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھر والے دو دن گندم کی روٹی سے سیر نہ ہوتے مگر ان میں سے ایک دن خشک کھجور ہوتے۔(4)

4 اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ گھر والے بھوکے نہیں رہے جن کے پاس خشک کھجور ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ وہ گھر جس میں خشک کھجور نہیں اس کے باشندے بھوکے ہیں دو یا تین بار فرمایا۔[5]

5 حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے راستے میں ایک خشک کھجور پائی تو فرمایا: اگر مجھے اس کے صدقہ سے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔[6]

6 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم خشک کھجور سے سیر نہ ہوئے حتی کہ ہم نے خیبر فتح کر لیا۔[7]

7 حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اُمّ المؤمنین حضرت) بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بعد ستو اور خشک کھجوروں سے ولیمہ کیا۔[8]
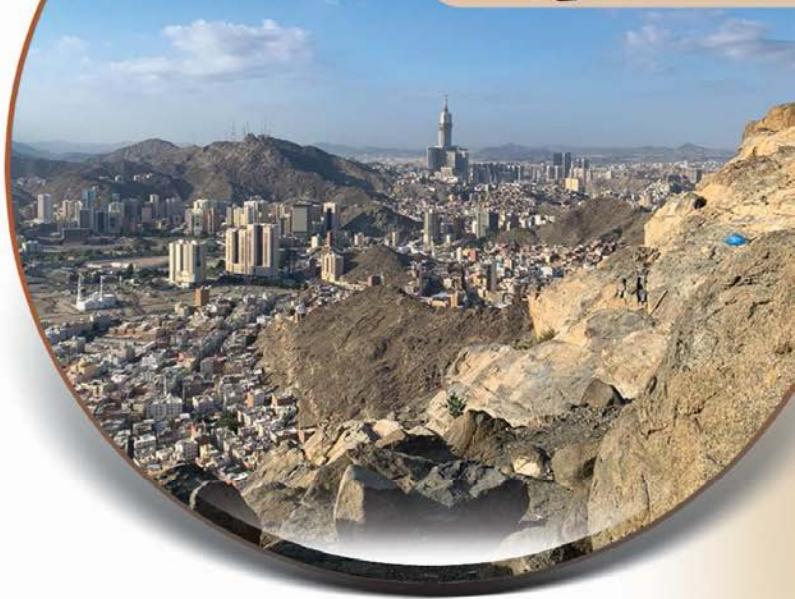
8 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں بھوک نے گھیر لیا تو انہیں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک ایک خشک کھجور عطا فرمائی۔[9]

اس حدیثِ پاک کے تحت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان صفہ والوں کو کبھی ایک ایک کھجور ہی عطا فرماتے تھے اور یہ حضرات اسی پر دن رات نکال لیتے تھے اور علم سیکھنے میں مشغول رہتے تھے۔[10]

9 حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چند خشک کھجوریں نہ کھا لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔[11]

نکات: ❁ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانا سنتِ مستحبہ ہے۔ ❁ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم طاق عدد میں کھجوریں اس لئے کھاتے تاکہ اللہ پاک کی وحدانیت کی طرف اشارہ ہو اور آپ تمام کاموں میں اسی طرح کرتے تھے۔[12]

خشک کھجور کے ذریعے گھٹی دینا تَحْنِیک یعنی گھٹی دینا، اس سے مراد یہ ہے کہ کسی کھانے کی چیز کو چبا کر نرم کر دیا جائے، پھر اس کو بچے کے منہ میں رکھ دیا جائے۔ حضرت اسماء بنتِ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ نے خشک کھجور منگوائی اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا لعاب مبارک تھا، تو اسے خشک کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کے لئے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا۔[13]

خشک کھجور کے فوائد خشک کھجور یعنی چھوہارا ایک قدرتی غذا ہے جو توانائی کا بہترین ذریعہ بھی ہے اور کئی طبی فوائد سے مالا مال بھی ہے۔ اس کے چند فوائد ملاحظہ کریں:

❁ خشک کھجور غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے ❁ خشک کھجور ہاضمے کو بہتر بناتی ہے ❁ اس میں پوٹاشیم اور فائبر ہوتا ہے، جو بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھتا ہے اور دل کے امراض سے بچاؤ میں مدد دیتا ہے اور قلبی صحت کو بہتر بناتا ہے ❁ خشک کھجور کا استعمال ہڈیوں اور پٹھوں کو مضبوط بناتا ہے ❁ یہ آئرن سے بھرپور ہوتے ہیں، جو خون میں ہیموگلوبن کی سطح بڑھانے میں مدد دیتے ہیں اور خون کی کمی (انیمیا) کو دور کرتے ہیں ❁ اس میں اینٹی آکسیڈنٹس اور وٹامن بی 6 ہوتا ہے، جو دماغی صحت کو بہتر بناتا ہے اور یادداشت کو مضبوط کرتا ہے ❁ یہ زنک، سیلینیم اور اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں، جو قوتِ مدافعت بڑھاتے ہیں اور بیماریوں سے بچاتے ہیں ❁ خشک کھجور دودھ کے ساتھ کھانے سے مردانہ طاقت میں اضافہ ہوتا ہے اور صحت بہتر ہوتی ہے ❁ خشک کھجور میں اینٹی آکسیڈنٹس اور وٹامنز ہوتے ہیں، جو جلد کو جوان اور چمکدار بناتے ہیں۔[14]

---

(1) خزائن الادویہ، 3/415 (2) بخاری، 3/539، حدیث: 5442 (3) مسلم، ص870، حدیث: 5331 (4) مسلم، ص1215، حدیث: 7448 (5) مسلم، ص871، حدیث: 5336 (6) بخاری، 2/121، حدیث: 2431 (7) مشکاۃ المصابیح، 2/258، حدیث: 5267 (8) ترمذی، 2/349، حدیث: 1097 (9) ترمذی، 4/214، حدیث: 2482 (10) مراٰۃ المناجیح، 7/76 (11) بخاری، 1/327، حدیث: 953 (12) شرح ابن بطال، 2/629، 630- نعمۃ الباری، 3/77 (13) بخاری، 3/546، حدیث: 5469 (14) ویب سائیٹ۔

شعبِ ابی طالب

مولانا حامد سراج عطّاری مَدَنی*

جس طرح قراٰنِ پاک آنے والے ہر دور کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے اسی طرح صاحبِ قراٰن اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت بھی پیش آمدہ ہر مسئلے کے درد کا درماں ہے۔ جب حالات سنگین ہوں، بنیادی حُقوق بھی سَلْب ہو جائیں اور تن بتقدیر ہونے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو ایسے میں ایک مسلمان کو اپنے ایمان کی حفاظت اور دین کی تبلیغ میں کیا حکمتِ عملی اپنانی چاہئے؟ شعبِ ابی طالب کا بائیکاٹ اس بارے میں مکمل راہنمائی کرتا ہے۔

بائیکاٹ کی وجوہات یہ اعلانِ نُبوّت کے چھٹے سال کی بات ہے، سال کے اختتام پر قریش کے سینے پر سانپ لوٹ گئے، ہوا یہ کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جیسے دلیر و بہادر انسان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جری و غیور جوان اپنے دلوں کو اسلام کے نور سے روشن کر کے اس قافلۂ عشق و مستی کے مسافر بن گئے۔[1] اسی دوران کافروں کی شاہِ حبشہ کو مسلمانوں کے خلاف ورغلانے کی سفارت بھی ناکامی کا شکار ہوگئی۔[2] اب انہیں دعوتِ اسلام کو روکنے کی اپنی ساری کوششیں لاحاصل نظر آنے لگیں۔ یوں انہوں نے فیصلہ کیا کہ جب تک مصطفٰے جانِ رَحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کا چراغ گُل نہ کر دیا جائے تب تک ان کی مشکلیں ختم نہیں ہو سکتیں۔[3] پہلے انہوں نے ابو طالب سے آپ کی حمایت سے دست برداری کے لئے مذاکرات کئے، انہوں نے اتنا دباؤ ڈالا کہ ایک موقع پر آپ کے چچا نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور آپ کو دعوت چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کر ڈالی، اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واشگاف الفاظ میں فرمادیا: کافر میرے ایک ہاتھ پر سورج دوسرے پر چاند لاکر رکھ دیں تب بھی میں اس دعوت سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ ابو طالب نے آپ کے بلند عزائم اور مضبوط ارادے دیکھے تو پھر سے آپ کی حمایت کا علَم بلند کر دیا۔[4] یہ صورت حال دیکھ کر کافر آپ کو شہید کرنے کی دھمکیاں دینے لگے۔ ابو طالب نے جب مشرکوں کے تیور دیکھے تو اپنے خاندان اور برادری کو حمایت پر ابھارا۔[5] مکّہ میں بنو عبد مناف کے چار گھرانے رہتے تھے۔ بنو ہاشم، بنو مطلب، بنو عبدِ شمس اور بنو نوفل۔ ان میں پہلے دو آپ کی حمایت کے لئے سامنے آئے اور آخری دو نے قریش کے قبیلوں کی حمایت کا اعلان کیا۔[6] بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب میں سے جو مُسلِم تھے انہوں نے ایمانی غیرت اور جو کافر تھے انہوں نے خاندانی غیرت کے تحت آپ کی حفاظت کرنے کی ٹھانی اور آپ کو لے کر شعب میں چلے آئے۔[7]

شعب ابی طالب کا جغرافیہ شِعْبٌ کے معنٰی ہوتے ہیں: گھاٹی یعنی دو پہاڑوں کے درمیان کی کھلی جگہ۔ مکّہ شریف پورا ہی پہاڑی علاقہ ہے اور یہاں کئی گھاٹیاں ہیں۔ شعبِ ابی طالب حضرت ہاشم کی ملکیت تھی، ان سے حضرت عبد المطلب اور پھر ابو طالب کی مِلک ہوئی، اسی وجہ سے اسے شعب ابی طالب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ ذمہ دار شعبہ سیرتِ مصطفٰے المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

کہتے ہیں۔ یہ گھاٹی دو وجہ سے مشہور ہوئی؛ ایک تو یہاں مسلمانوں کا مُحاصَرہ (یعنی گھیراؤ) ہوا، دوسرا یہیں سے مصطفےٰ جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفرِ معراج کے لئے تشریف لے گئے۔[8] یہ گھاٹی بیت اللہ شریف کے بالکل قریب تھی۔[9] ایک جدید تحقیق کے مطابق اس کا محلِ وقوع یوں ہے کہ جبل ابو قبیس اس شعب کے بائیں جانب اور خندمہ اس کے دائیں جانب واقع ہے۔ یہ گھاٹی بیت اللہ شریف سے تقریباً تین سو میٹر دور اونچائی پر واقع تھی۔ حضرتِ ہاشم کا کھدوایا ہوا کنواں "بئرِ بذّر" اس گھاٹی کے دہانے پر (یعنی شروع میں) واقع تھا۔[10] اسی کنویں سے اہلِ شعب کی پینے کی ضرورت پوری ہوتی ہوگی۔ اسی گھاٹی میں والدِ مصطفےٰ حضرت عبد اللہ کا بھی مکان تھا۔[11] بعد میں خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ نے اسی مکان کو مسجد میں تبدیل کروا دیا۔[12] دورِ جدید کے توسیعی کاموں کی وجہ سے یہ گھاٹی باقی نہیں رہی۔ اب یہاں ایک وسیع میدان ہے۔[13]

بائیکاٹ کرنے کی جگہ شعب میں چلے جانے کے بعد مشرکین کو احساس ہوا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ موجود افراد انہیں اکیلا نہیں چھوڑیں گے، اگر انہوں نے کوئی ناپاک جسارت کی تو خون کی ندیاں بہہ جائیں گی یوں انہوں نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے "خیف بنی کنانہ" کے مقام پر اجلاس بلایا۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حج فرمانے کے بعد اسی جگہ پر آکر قیام فرما ہوئے جہاں کافروں نے یہ معاہدہ کیا تھا۔[14] اس جگہ قیام فرمانے کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ رب کی قدرت کو ظاہر کرنا تھا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں کافروں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے قسمیں کھائی تھیں آج ان سب جگہوں پر مسلمان فاتح تھے اور ان جگہوں کے مالک تھے۔ آج کل اسی جگہ پر مسجد اجابہ ہے۔[15]

بائیکاٹ کا فیصلہ اس اجلاس میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ بنوہاشم و بنو عبد المطلب کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ کریں گے۔ بنو عبد شمس، بنو نوفل، بنو مخزوم، بنو لؤی، بنو زہرہ اور بنو کنانہ جیسے قبیلے آپ کے خلاف اس حلف پر جمع ہوئے۔[16] اس فیصلے میں انہوں نے طے کیا کہ قریش نہ تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھیں گے، نہ ان کے ساتھ لین دین رکھیں گے، نہ ان سے شادیاں کریں گے اور نہ ہی ان کے گھر جائیں گے۔ بات کو مزید پختہ کرنے کے لئے انہوں نے اپنی اس ناپاک سازش کے لئے باضابطہ دستاویز بنائی اور اس میں یہ سب کچھ لکھ دیا اور ساتھ یہ بھی لکھا کہ بنوہاشم کے ساتھ صلح صفائی کی کوئی بات نہ ہوگی۔[17] سب نے ان شرائط کی پابندی کا وعدہ کیا اور پھر کعبہ شریف کے اندر اس دستاویز کو آویزاں کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق یہ دستاویز ابو جہل نے اپنی ماں کو بحفاظت رکھنے کے لئے دے دی۔[18]

بائیکاٹ کی مشکلیں اہلِ مکّہ کی معیشت کا بنیادی ذریعہ تجارت تھی، جب دیگر اہلِ مکّہ نے مل کر بنوہاشم وغیرہ کا معاشی بائیکاٹ کر دیا تو ایک طرح سے ان کی تجارت پر پابندی لگ گئی۔ اس وجہ سے یہ لوگ زندگی گزارنے کی بنیادی ضَرورتوں تک سے محروم ہو گئے۔ یوں یہ بائیکاٹ بنوہاشم وغیرہ کیلئے بہت بڑی مصیبت اور آزمائش بن کر آیا جس نے انہیں ہلا کر رکھ دیا۔[19] اس پورے عرصے میں بچّے، بوڑھے، مرد اور عورت سب بھوک پیاس کی سختی برداشت کرتے۔ یہاں تک کہ بنوہاشم کے بچّے بھوک پیاس سے ساری ساری رات بلکتے (روتے) رہتے اور ان کی دردناک آوازیں دور دور تک سنائی دیتیں مگر کچھ مشرکین اتنے سنگ دل تھے کہ رحم کھانا تو دور وہ بچّوں کی ان آوازوں پر خوش ہوتے تھے۔[20] ستم بالائے ستم کہ مشرکین نے اس گھاٹی کی ناکہ بندی بھی کر دی تاکہ کوئی امداد ان تک نہ پہنچ سکے۔ باہر سے کوئی قافلہ سامان بیچنے مکہ آتا تب بنوہاشم میں سے کوئی اس سے سامان لینے کی کوشش کرتا مگر مشرکین یا تو اس کا پورا سامان پہلے سے خرید لیتے یا قافلے والوں کو مجبور کرتے کہ ان کے ہاتھ سودا مت بیچو! یوں وہ ہاشمی خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا۔ ابو لہب جو ہاشمی ہونے کے باوجود شعب

میں نہ گیا بلکہ وہ کفّار کے ساتھ تھا وہ اور ولید بن مغیرہ جیسے بے رحم کافروں نے اعلان کر رکھا تھا کہ اگر یہ لوگ کہیں سے سودا خرید رہے ہوں تو کوئی بھی ان سے پہلے سودا خرید لے، پیسے نہ ہوں تب ادھار کر دے، بعد میں ہم ادا کر دیں گے۔ ابولہب تو یہ کرتا کہ جیسے ہی کوئی تجارتی قافلہ مکّہ آتا اور مسلمان اس سے کوئی چیز خریدنے پہنچتے تو یہ تاجروں سے کہتا تم اِنہیں اتنے دام بتاؤ کہ یہ کچھ خرید نہ سکیں۔ ساتھ ہی قافلے والوں کو اطمینان دلاتا کہ اپنے نقصان کی فکر مت کرو! اگر تمہارا سامان فروخت نہ ہو سکا اور تمہیں خسارہ ہوا تو اسے میں پورا کروں گا۔ یوں بنوہاشم کوئی چیز خریدنا چاہتے تو ابولہب کی سازشوں سے انہیں خالی ہاتھ واپس آنا پڑتا۔[21] اس عرصے میں انہی مشکلات کی وجہ سے کئی افراد جاں بحق ہوئے۔ یہ بائیکاٹ دراصل ایک طرح سے بغیر اسلحے کی جنگ تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بنوہاشم معاشی تنگ دستی میں مبتلا ہو کر یا تو بھوک سے مر جائیں گے یا مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا انہیں دعوتِ اسلام سے منع کر دیں گے یا انہیں ہمارے بتوں کو بُرا بھلا کہنے سے روک دیں گے۔

بائیکاٹ کی مدت اور اختتام اعلانِ نبوت کے ساتویں سال (617عیسوی) محرم شریف کے شروع میں اس محاصرے کا آغاز ہوا اور دسویں سال مسلمان شعب سے باہر نکلے۔[22] اس طرح پورے تین سال شعبِ ابی طالب کے اس دردناک ماحول میں بسر ہوئے۔ بالآخر اللہ پاک نے ایسا انتظام فرمایا کہ یہ معاہدہ خود بخود کالعدم ہو گیا۔ ہوا یہ کہ ایک دن مصطفےٰ جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابوطالب کو بتایا: چچا جان! اللہ پاک کے نام کے سوا معاہدے کی تحریر کو دیمک نے چاٹ لیا ہے۔ اب اس میں اللہ پاک کے نام کے سوا باقی کچھ نہیں ہے۔ ابوطالب حیران ہوئے کہ انہیں کیسے پتا چلا؟ کہنے لگے: اَرَبُّكَ اَخْبَرَكَ بِهٰذَا یعنی کیا تمہارے رب نے تمہیں یہ بتایا ہے؟ فرمایا: نَعَمْ! جی ہاں! وہ اسی وقت حرم میں گئے اور لوگوں سے کہا: اے گروہِ قریش! میرے بھتیجے نے مجھے اس طرح خبر دی ہے۔ تم اپنا معاہدہ لاؤ! اگر یہ خبر صحیح نکلی تو تم اس ظلم و سختی سے باز آؤ! جبکہ اگر یہ خبر غَلَط نکلی تو میں اپنے بھتیجے کو تمہارے حوالے کر دوں گا۔ مشرکین نے چونکہ اپنی طرف سے بڑی حفاظت کے ساتھ اس معاہدے کو رکھا ہوا تھا اس لئے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ معاہدے کو کچھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے بیک زبان کہنے لگے: رَضِیْنَا یعنی جو آپ کہہ رہے ہیں ہم اس پر راضی ہیں۔ پھر انہوں نے جا کر اس معاہدے کو دیکھا تو ان کے ہوش اڑ گئے، کیونکہ جیسا آپ نے ارشاد فرمایا تھا حرف بحرف اسی طرح معاملہ تھا۔ یہ عظیم معجزہ دیکھ کر بھی انہیں حق قبول کرنے کی توفیق نہ ملی، بلکہ کہنے لگے: یہ سب ابوطالب کے بھتیجے کے جادو کا کرشمہ ہے۔ کچھ سنگ دل تو ابھی تک اسی بائیکاٹ پر عمل کرنے کی باتیں کرنے لگے مگر کچھ ایسے لوگ جو اس ظلم سے نالاں (پریشان) تھے وہ آڑے آئے اور اس ظالمانہ مُحاصرے کا اختتام ہو گیا۔[23]

---

(1) سیرت ابن اسحاق، ص236 - طبقات ابن سعد، 3/204 (2) سیرت حلبیہ، 1/479 ملخصاً (3) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/12 (4) سیرت ابن ہشام، ص103، 104 (5) السیر والمغازی لابن اسحاق، ص148 (6) السیر والمغازی لابن اسحاق، ص148 (7) شرح الزرقانی علی المواہب، 2/14 (8) مراٰۃ المناجیح، 8/153 (9) السیر والمغازی لابن اسحق، ص159 (10) معالم مکۃ التاریخیہ والاثریہ، ص145 (11) اخبار مکہ للازرقی، ص858 - اخبار مکہ للفاکہی، 3/264 (12) اخبار مکہ للازرقی، ص811 (13) معالم مکۃ التاریخیہ والاثریہ، ص154 (14) بخاری، 1/535، حدیث:1590 (15) ویب سائٹ:

https://www.urdunews.com/node/119696/%D8%B9%D8%A7%D9%84%D9%85-%D8%B9%D8%B1%D8%A8/%D8%B3%D8%B9%D9%88%D8%AF%DB%8C-%D8%B9%D8%B1%D8%A8/index.html

(16) سیرت ابن اسحاق، ص153 مفہوماً (17) المغازی لموسی بن عقبہ، ص81، 82 (18) انساب الاشراف للبلاذری، 1/235 (19) السیر والمغازی لابن اسحاق، ص156 ملخصاو ماخوذاً (20) طبقات ابن سعد، 1/163 (21) السیر والمغازی لابن اسحاق، ص160، 159 - الروض الانف، 2/161 (22) المغازی لموسی بن عقبہ، ص57 - طبقات ابن سعد، 1/163 (23) الروض الانف، 2/163 - شرح الزرقانی علی المواہب، 2/38، 37 ملخصاً۔

تین بَرِّاعظموں کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطاری*

15 جنوری 2025ء کی صبح تقریباً پانچ بجے ایک نئے سفر کی طرف روانگی تھی اور یہ سفر دنیا کے کئی ملکوں اور تین بَرِّاعظم کا تھا۔ چنانچہ

براعظم یورپ کا سفر اور دینی کاموں کی مصروفیات

اس سفر کے پہلے براعظم یورپ کے لئے میں 15 جنوری 2025ء دوپہر کو براستہ قطر جرمنی فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔ فرینکفرٹ جانے کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہاں ایک انٹرنیشنل بزنس کانفرنس تھی جس کو "ہیم ٹیکس" کہتے ہیں اس میں دنیا بھر بالخصوص پاک و ہند کے بڑے ٹیکسٹائل بزنس مین جمع ہوتے ہیں، ان سب میں نیکی کی دعوت دینا، انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف بتانا اور یہاں کا مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فرینکفرٹ دکھانا مقصود تھا۔ 15 کا دن وہاں کچھ آرام میں گزرا اور 16 کا دن نمائش (Exhibition) میں گزارا، وہاں مختلف ملکوں سے آئے ہوئے تاجران سے ملاقات ہوئی، اَلحمدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی، مدنی چینل اور سوشل میڈیا کی وجہ سے بڑی تعداد میں تاجران ہمیں پہچان گئے اور ایک بڑا ہی خوبصورت سماں بندھا ہوا تھا، نماز کا وقت ہوا تو نمائش کے اندر موجود مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھنے کا موقع ملا اور وہاں بھی کئی عاشقانِ رسول سے ملاقات ہوئی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ جمعرات کا دن تھا تو دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع تھا جس میں جرمنی کے مختلف شہروں اور یورپ کے مختلف ملکوں سے اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، اس ہیم ٹیکس میں آئے ہوئے تاجران بھی اجتماع میں موجود تھے، اجتماع کے بعد اَلحمدُ لِلّٰہ لنگرِ رضویہ کا سلسلہ ہوا، کافی دیر تک ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔

اگلا دن جمعہ کا تھا، نمازِ جمعہ کے بعد مختلف عاشقانِ رسول سے ملاقات اور مختلف ملکوں سے آئے ہوئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا سلسلہ رہا، ان کے ساتھ کچھ مدنی پھولوں کا تبادلہ ہوا اور اسی شام ساڑھے 7 بجے ایک نئے سفر کی روانگی تھی اور یہ ملک تھا ناروے۔

ناروے یورپ کا شمالی ملک ہے جس کو ٹاپ آف دا یورپ کہا جاتا ہے۔ یہ وہی ملک ہے جس میں چھ مہینے دن اور چھ مہینے رات ہوتی ہے اس کو اینڈ آف دا ورلڈ یعنی دنیا کا آخری کنارہ بھی کہا جاتا ہے۔

ناروے پہنچتے پہنچتے رات کے تقریباً 12 بج گئے، رات دیر سے گھر جاکر آرام کیا، یہاں ہر طرف برف ہی برف تھی اَلحمدُ لِلّٰہ اس بار ویسا موسم نہیں تھا جیسا پچھلے سال جنوری 2024ء میں تھا، اُس وقت مائنس 26، 27 ڈگری تھا اس بار مائنس 2، 3 ڈگری ٹمپریچر تھا مگر برف کچھ دنوں پہلے ہی پڑی تھی تو ہر طرف برف

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس مدنی چینل

ہی نظر آرہی تھی۔ ناروے آنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ناروے کے دارُ الحکومت اوسلو میں دعوتِ اسلامی نے ایک عظیمُ الشان فیضانِ مدینہ کے لئے جگہ خریدی تھی جو 15 ملین کرون جو پاکستانی تقریباً 37، 38 کروڑ روپے کی جگہ بنتی ہے، اب اس کے لئے کچھ رقم باقی تھی جو جمع کرنی تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہاں ہفتہ اور اتوار دونوں دن صبح سے لے کر شام تک مختلف اسلامی بھائیوں، تاجران اور شخصیات سے ملاقات کا سلسلہ رہا ان کے گھروں پر جا کر ان سے عطیات کی بھی نیتیں کروائیں، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہفتے کے دن یہاں کی سب سے بڑی مرکزی جامع مسجد اہلسنّت میں مدنی مذاکرے کے بعد ایک عظیمُ الشان اجتماع ہوا، مجھے اس میں شبِ معراج کے حوالے سے بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اس اجتماع میں بھی کئی عاشقانِ رسول نے اوسلو کے فیضانِ مدینہ کے لئے عطیات دینے کی نیتیں کیں۔

براعظم ایشیا کا سفر اور دینی کاموں کی مصروفیات

اللہ پاک نے دعوتِ اسلامی کو اتنی ترقی دی ہے کہ مختلف ممالک کے مختلف خطے اور ان خطوں میں مختلف انداز سے مختلف دینی کام جاری ہیں۔ اوسلو میں دو دن قیام کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب ہمیں اپنے سفر کے دوسرے برِّاعظم ایشیا کے ملک جورڈن جانا تھا۔ یہ ایک عرب ملک ہے اور یہ وہ ملک ہے جو فلسطین کے بالکل ساتھ ہی ہے۔ وہاں جانے کا مقصد غزہ اور فلسطین کے امدادی کاموں میں تیزی لانا تھا، کیونکہ آج اتوار 19 جنوری دنیا بھر میں یہ اعلان ہو چکا تھا کہ غزہ میں جنگ بندی کر دی گئی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے فلاحی ادارے FGRF کو یہ سعادت ملی کہ جس طرح پہلے ترکی میں زلزلہ آیا تو اس کے دوسرے ہی دن ہماری ٹیم ایکٹیو تھی، مجھے وہاں جانے کا موقع ملا، اسی طرح آج جنگ بندی کا اعلان ہوا تو جورڈن میں دعوتِ اسلامی کا شعبہ FGRF موجود تھا اور مجھے یہاں بھی حاضری کا موقع ملا۔ جورڈن پہنچتے پہنچتے پورا دن سفر میں گزرا کیونکہ ہمارا یہ سفر براستہ ترکی تھا جہاں کچھ گھنٹوں کا اسٹاپ تھا، رات دیر سے جورڈن پہنچے اور آرام کرنے کی جگہ پہنچتے پہنچتے صبح کے چار بج گئے۔ صبح دس بجے ہماری پہلی میٹنگ وزیرِ اوقاف جورڈن کے ساتھ تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ بہت اچھی میٹنگ رہی، انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کیا، میٹنگ میں اس علاقے کے الجزیرہ ٹی وی کے ہیڈ بھی موجود تھے، انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے بارے میں عربی میں ڈاکیومنٹری دکھائی گئی اور FGRF کے لئے بڑا کام کرنے اور تعاون کرنے پر بات ہوئی، انہوں نے بھرپور تعاون کرنے کا یقین دلایا۔ اس کے بعد ہم یہاں کے سب سے بڑے دارُالافتاء گئے جہاں مفتی ڈاکٹر احمد الحسنات صاحب جو کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بھی تشریف لا چکے تھے اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی زیارت اور 12 ربیعُ الاول کے دن جلوسِ میلاد اور اجتماعِ میلاد میں شرکت کی اور دعوتِ اسلامی کے بڑے مراکز کا وزٹ بھی کیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے بہت پیار سے ہمارا استقبال کیا، ان کے ساتھ ہماری بڑی طویل میٹنگ ہوئی جس میں بہت سے امور پر تبادلہ خیال ہوا کہ کون کون سے کام ایسے ہیں جو ہمیں فلسطین میں کرنے ہیں، میٹنگ میں آپس میں اتفاقِ رائے سے ایک یادداشت کی دستاویز بنانے کا بھی طے ہوا جس میں ہم یہ طے کریں کہ ہم کیا کیا کام مل کر کریں گے، تو اس کے لئے انہوں نے ہم سے ایک دن کا ٹائم مانگا۔ اس کے بعد ہم ایک ویئر ہاوس پہنچے جہاں پہلے سے تیاری کی ہوئی تھی، یہاں دو بڑے شاندار کنٹینر جس میں کھانے پینے کا بہت سارا سامان اور تقریباً 24 ہزار کلو آٹا تھا، یہ دو کنٹینر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فلسطین اور غزہ کے مظلوم مسلمانوں کے لئے ہم نے روانہ کئے۔

اگلے دن صبح جورڈن میں تعینات پاکستانی سفیر سے ملاقات ہوئی، یہ بہت زبردست اور گرم جوشی والی ملاقات تھی جو کہ کافی طویل رہی، مختلف امور پر باتیں ہوئیں، دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے بارے میں انہیں بتایا، وہ پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے کام سے متعارف تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ان سے بھی فلسطین کے مسلمانوں کیلئے اور خاص طور پر جورڈن میں رہنے والے غریب مسلمان

جن میں کئی پاکستانی بھی ہیں جو برسوں پہلے جورڈن پہنچے تھے، ان کی فلاح و بہبود کیلئے ہم کیا کرسکتے ہیں اس پر مشاورت ہوئی۔

اس کے بعد ہم نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے الغور کا سفر اختیار کیا جو کہ عمان سے دو گھنٹے کے راستے پر ہے۔ وہاں صحابۂ کرام کے مزارات ہیں تو حاضری کی سعادت ملی، بالخصوص جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت ابوعُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ جو کہ عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا تعارف

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا شمار ان صحابۂ کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداءً اسلام قبول فرمایا، امیرُ المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اِسلام قبول فرمایا۔[1]

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں دو ہجرتوں کی سعادت حاصل ہوئی، پہلی مکہ سے حبشہ کی طرف دوسری مدینہ کی طرف۔[2] یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں بارگاہِ رسالت سے "امینُ الاُمّت" کا لقب عطا ہوا۔[3]

آپ رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کے ساتھ ساتھ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معیت میں تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔[4]

آپ رضی اللہ عنہ کا وصال 18 سن ہجری میں شام کے شہر اردن میں ہوا، اس وقت آپ کی عمر 58 سال تھی، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی، حضرت معاذ، حضرت عَمرو بن عاص اور حضرت ضَحّاک بن قیس رضی اللہ عنہم نے آپ کو قبر میں اتارا۔[5] آپ رضی اللہ عنہ کے مزید حالات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "حضرت سیِّدُنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ" کا مطالعہ کیجئے۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری کے بعد اَلحمدُ لِلّٰہ حضرت ضِرار بن الاَزْوَر رضی اللہ عنہ جو بڑے شجاعت والے اور جواں مرد صحابی ہیں اور غزوات میں آگے بڑھ کر لڑنے والے ہیں ان کے مزار پر حاضری دی اور وہاں ان کی زندہ کرامت بھی دیکھی کہ ان کی قبر کے اوپر ایک سوراخ تھا جس سے خوشبو کا ایک خوشگوار جھونکا آیا کرتا ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ پورا علاقہ ہی اس خوشبو سے مہک رہا تھا مدنی چینل پر ہم نے اس کے مناظر بھی دکھائے۔

اس کے بعد ہم ایسے مقام پر پہنچے جہاں سے فلسطین کی پہاڑیاں نظر آرہی تھیں، ہم نے فلسطین کی پہاڑیوں کو دور ہی سے ہی دیکھا کیونکہ پاکستانی پاسپورٹ کے ذریعے مقبوضہ فلسطین کے اندر داخل نہیں ہوسکتے البتہ ابھی تو سب کے لئے بارڈر بند ہے، اَلحمدُ لِلّٰہ ہماری نیت ہے کہ جیسے ہی فلسطین کا بارڈر کھلے گا اور آسانی ہوگی تو ہم مختلف ممالک کے اسلامی بھائیوں کا FGRF وفد بنا کر غزہ کے اندر بھی بھیجیں گے۔ اس سفر میں جو باتیں طے کی ہیں اس میں اہم بات یہ ہے کہ اَلحمدُ لِلّٰہ ہم نے وہاں کھانے پینے اور ضروری اشیائے زندگی، اسپتالوں کی تعمیر، مریضوں کا علاج اور اس کے ساتھ ساتھ یتیم خانے کے معاملات طے کئے ہیں، اب جیسے جیسے گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں جس کی اجازت ملتی جائے گی ہم وہ سارے کام کریں گے، اِن شآءَ اللہ۔

اگلے دن ایک اور ملک کا سفر ہمارا منتظر تھا مگر ابھی صبح جورڈن میں غزہ کے حوالے سے ایک عظیمُ الشان کانفرنس تھی وہاں دنیا بھر کی این جی اوز کے لوگ آئے ہوئے تھے، FGRF کو بھی نمائندگی کا موقع ملا۔ اس کانفرنس میں عمان کے شہزادے امیر حسن بن طلال المعظم سے ملاقات ہوئی اور FGRF کا تعارف اور اس کے تحت ہونے والے ریلیف ورک کے بارے میں بتایا۔

غزہ میں میڈیکل ہیلپ کے حوالے سے ہونے والی کانفرنس میں شرکت اور دنیا بھر سے آئے ہوئے مختلف وفود کو FGRF اور اس کے تحت ہونے والے ریلیف ورک کا تعارف کروایا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ بہت ساری این جی اوز سے ملاقات کے بعد کام کے طریقہ کار میں تیزی لانے پر اتفاقِ رائے ہوا۔

اس کے بعد میں جورڈن سے دوحہ (Doha) کے لئے روانہ ہوگیا، دوحہ قطر کا شہر اور دارُ الحکومت ہے، قطر عرب ممالک

میں سے ایک ملک ہے۔

براعظم افریقہ کا سفر اور دینی کاموں کی مصروفیات

ایک دن دوحہ میں گزارا اور وہاں اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی، اس کے بعد جہاز میں بیٹھا اور اپنے سفر کے تیسرے براعظم افریقہ کے ملک ساؤتھ افریقہ کی طرف عازمِ سفر ہوا۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی جو کہ ان دنوں افریقہ کے دورے پر تھے تو ساؤتھ افریقہ میں ہمارا تقریباً وقت انہیں کے ساتھ گزرا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ساؤتھ افریقہ میں اجتماعات، بیانات اور مدنی مشوروں سمیت کئی تنظیمی سرگرمیوں اور دینی کاموں میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی، یہاں کئی بڑے اور اہم اجتماعات ہیں: لوڈیم پریٹوریا میں جہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز میں جامعۃُ المدینہ کی عظیمُ الشان عمارت کی افتتاحی تقریب میں حاضری ہوئی جس میں نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، ہر طرف خوشی کا ایک سماں تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس جامعہ میں افریقی اسلامی بھائی درسِ نظامی کر رہے ہیں، ان کے یہ مناظر دیکھ کر ہر ایک کے چہرے پر خوشی تھی۔

اس اجتماع کے بعد فوراً ہی مجھے ایک اور شہر روانہ ہونا پڑا اور وہ ہے پولوکوانے (Polokwane)، وہاں شبِ معراج کے سلسلے میں ایک عظیمُ الشان اجتماع ہوا جس میں مجھے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معراج کے واقعے پر بیان کرنے کی سعادت ملی، رات اجتماع کے بعد واپسی کا سلسلہ ہوا اور 27 تاریخ کو ہمیں جوہانسبرگ پہنچنا تھا، جوہانسبرگ میں نگرانِ شوریٰ کے ساتھ افطار اور دیگر مشوروں کا موقع ملا۔

اس کے بعد 28 تاریخ کو دنیا کے ایک اور کونے ساؤتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کا سفر تھا، مگر یہ سفر ہم نے بائے روڈ اختیار کیا، مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے ہم کیپ ٹاؤن پہنچے، کیپ ٹاؤن میں ایک اجتماع تھا جہاں نگرانِ شوریٰ بھی اپنے قافلے کے ساتھ پہنچ چکے تھے، کیپ ٹاؤن میں اللہ کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کا فیضانِ مدینہ بھی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نگرانِ شوریٰ کا سنتوں بھرا اجتماع ہوا، اور اب نگرانِ شوریٰ اگلی صبح ایک اور ساؤتھ افریقہ کے شہر لیڈی برانڈ (Ladybrand) کے لئے روانہ ہوگئے۔

اب میرا سفر کیپ ٹاؤن سے ڈربن کی طرف تھا، ڈربن میں اتوار کے دن 2 فروری کو ایک عظیمُ الشان سنتوں بھرا اجتماع تھا، اس کی تیاریوں کے لئے میں ایک دن پہلے ڈربن پہنچا جبکہ نگرانِ شوریٰ لیڈی برانڈ سے 2 فروری کی صبح ڈربن تشریف لائے۔ اس اجتماع کی بھی کیا بات تھی ہزاروں اسلامی بھائی اور پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنوں نے اجتماع میں شرکت کی، اس اجتماع میں مختلف زبانوں میں بیانات ہوئے پھر نگرانِ شوریٰ نے بھی بیان کیا، اسلامی بھائیوں کی خوشی دیدنی تھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ ڈربن کا عظیمُ الشان سنتوں بھرا تاریخی اجتماع ہوا۔ 2 فروری کی رات ڈربن میں نگرانِ شوریٰ نے ساؤتھ افریقہ کی ملکی مشاورت کا مدنی مشورہ فرمایا، مجھے بھی اس مشورے میں شرکت کی سعادت ملی۔

3 فروری کو ہم سب واپس جوہانسبرگ پہنچے، نگرانِ شوریٰ اسی دن ایک عرب ملک روانہ ہوگئے اور میں 2 دن وہیں ٹھہرا رہا، اس دوران مختلف اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور دیگر تنظیمی مصروفیات میں وقت گزرا۔ 6 تاریخ کو ساؤتھ افریقہ سے پاکستان کیلئے روانگی ہوئی، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 7 تاریخ کو دعوتِ اسلامی کی ایک اہم کاوش اسلام فار ایور (OTT Platform) ایپلی کیشن کی لاؤنچنگ کی تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ یہ ایک انٹرنیٹ براؤزر ہے جس میں صرف دعوتِ اسلامی کی ہی جاری کردہ ویڈیوز وغیرہ شو ہوتی ہیں۔ اس براؤزر کے ذریعے ہم انٹرنیٹ پر آنے والے غیر شرعی مناظر سے بچ سکتے ہیں۔

---

(1) الریاض النضرہ، 2/346 (2) اسد الغابۃ، 3/125 (3) بخاری، 2/545، حدیث: 3744 (4) الاصابۃ، 3/475 (5) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4/273۔

سفرِ حرمین اور چند احتیاطیں

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

حرمینِ طیبین کی حاضری بہت ہی سعادت و برکت کی بات ہے۔ اہلِ ایمان رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت گاہ مکۃ المکرمہ اور ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ کی زیارت و حاضری کے لئے تڑپتے اور اس حاضری کے انتظامات کے لئے محنت کرتے اور زادِ راہ جمع کر کر کے اس سفر کی سعادت پانے کے خواب کو پورا کرتے ہیں۔

حرمینِ شریفین کی حاضری میں دو اہم مقاصد ہوتے ہیں، ایک حج یا عمرہ اور دوسرا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضری اور سلام۔ حج تو صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جبکہ عمرہ نفلی عبادت ہے۔

حدیثِ پاک میں ان کی بہت فضیلت ارشاد ہوئی ہے چنانچہ حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ پاک کے مہمان ہیں، وہ انہیں بلاتا ہے تو یہ اس کے بلاوے پر لبیک کہتے ہیں اور یہ اس سے سوال کرتے ہیں تو اللہ پاک اِنہیں عطا فرماتا ہے۔ (کنز العمال، 5/5، حدیث: 11811)

محسنِ انسانیت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عمرہ اگلے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حجِ مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (مسلم، ص903، حدیث: 3289)

عمرہ کرنا جہاں بہت سعادت مندی کی بات ہے وہیں اس کی بہت سی احتیاطیں اور شرعی مسائل بھی ہیں، احرام کی پابندیوں کا علم ہونا اور ان کا خیال رکھنا ضروری ہے، جبکہ سفرِ حرمینِ شریفین میں دیکھا گیا ہے کہ دیہاتی، ضعیف، بیمار لوگ بالخصوص اور ان پڑھ لوگ بالعموم احرام کی پابندیوں کا کوئی خیال نہیں کرتے۔ ضعیف افراد کے لئے تو بہت ہی آزمائش ہوتی ہیں کیونکہ ساری زندگی تو اس طرف توجہ نہیں ہوتی اور جب اچانک سفر درپیش ہوتا ہے تب بھی یا تو سیکھنے کی کوشش نہیں کرتے یا سیکھنے کی حالت میں ہی نہیں ہوتے۔

یہاں عمرہ پر جانے والوں اور اپنے بوڑھے ماں باپ کو بھیجنے والوں کے لئے چند احتیاطیں پیش کی جاتی ہیں:

1 سب سے پہلے اولاد کو مشورہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو کوشش کر کے صحت و تندرستی کی عمر میں ہی حج و عمرہ کروانے کی کوشش کریں، ضعیفُ العُمری اور بیماریوں کے ساتھ حرمینِ شریفین کا سفر کرنے والوں کو آزمائشوں کا بھی سامنا ہوتا ہے۔

2 بیمار اور ضعیف افراد کو کبھی بھی ٹریول ایجنٹ یا گروپ لیڈر یا کسی محلے دار کے سہارے پر نہ بھیجیں۔ گروپ لیڈر صرف چند دعائیں پڑھائے گا اور دور دور سے چند زیارات کا بتائے گا، وہ آپ کے بیمار یا ضعیف والدین کو نہیں سنبھالے گا، کہاں ویل چیئر

*ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کی ضرورت ہے؟ کب انہیں واش روم کی حاجت ہے؟ کہاں ان کے بیٹھنے یا کھڑے ہونے میں سہولت ہے؟ یہ سب آپ فکر کر سکتے ہیں، کوئی دوسرا نہیں۔

3 ٹریول سروس کا کام بہت عام ہو گیا ہے، گلی گلی ایجنٹ بیٹھتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ٹریول کی ڈائریکٹ خدمات بہت کم لوگ دیتے ہیں، اکثر لوگ دوسروں کے نمائندے ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے کئی بار دھوکے ہوتے ہیں لہٰذا عمرہ کا پیکج لینے سے پہلے اچھی طرح چھان بین کرلیں اور عمرہ کا پیکج کسی بڑے ٹریول ایجنٹ سے خریدیں جو تمام سروسز ڈائریکٹ دیتے ہوں۔

4 اکثر ٹریول ایجنٹ اپنے اشتہارات اور سوشل میڈیا پیجز پر علما اور دیگر شخصیات کی تصاویر اور ویڈیوز لگا کر اپنی مشہوری اور اعتماد و بھروسا دلانے کی کوشش کرتے ہیں، یاد رکھئے ایسی ایڈورٹائزز پر کبھی بھروسا نہ کریں، بلکہ جس ٹریول سے بھی عمرہ پیکج لینا ہو، پہلے اپنے پڑوس اور محلے وغیرہ میں ایسے لوگ تلاش کریں جو اسی ٹریول سے پیکج لے چکے ہوں اور سفر کر چکے ہوں، ان سے تمام احوال جانیں پھر اگلا قدم اٹھائیں۔

5 ٹریول ایجنٹ بلکہ کبھی بھی کہیں بھی کسی کے ساتھ بھی رقم کا لین دین کریں تو کسی محفوظ مقام پر اور لکھ کر کریں، اور لکھنے میں باقاعدہ دستخط، نشانِ انگوٹھا وغیرہ کا اہتمام کریں۔ سلام دعا، واقفیت، تعلقات وغیرہ جو بھی ہوں انہیں ایک سائیڈ رکھیں۔

6 سفرِ حرمین میں ایک اہم ترین معاملہ رہائش کا ہوتا ہے۔ رہائش جس قدر قریب ہو اتنا ہی فائدہ اور آسانی ہوتی ہے، بالخصوص بیماروں اور ضعیفوں کے لئے تو بہت ضروری ہے کہ رہائش قریب ہو، لیکن یہاں بھی ٹریول ایجنٹس کی بہت چالاکیاں ہوتی ہیں، ایڈورٹائز پر لکھا ہوتا ہے کہ ہوٹل 600 میٹر یا اس سے کچھ کم زیادہ، جب کہ حقیقتاً وہ زیادہ دور ہوتا ہے، نیز یہ فاصلہ بھی مسجد شریف کے آخری احاطے سے باہر تک کا ہوتا ہے، چونکہ مسجد شریف کا اپنا احاطہ ہی کافی وسیع ہے تو یوں پیدل چلنے کا سفر کافی بڑھ جاتا ہے، خاص طور پر جب عمرہ کی نیت سے پہنچتے ہیں تو طواف اور سعی بھی کرنی ہوتی ہے تو شروع ہی میں ہوٹل سے حرم تک اور حرم سے صحنِ کعبہ تک چلنا بیمار اور ضعیف افراد کے لئے بہت تھکن کا سبب ہو جاتا ہے۔ بعض ایجنٹ کہتے ہیں کہ آپ کو شٹل سروس ملے گی، یعنی ہوٹل کے باہر ہوٹل کی بس ہو گی جو حرم شریف کے پاس اتارے گی، اس بات میں سچ تو ہوتا ہے لیکن یہ سچ بڑا اکڑا ہوا ہوتا ہے، وہ یوں کہ اول تو یہ بسیں حرم شریف تک جاتی ہی نہیں، بلکہ "کُدَی" اسٹاپ تک جاتی ہیں، وہاں سے آپ سرکاری بس میں بیٹھیں گے جو کلاک ٹاور پر بیس منٹ میں اتارے گی، یہاں سے صرف پانچ منٹ پیدل پر حرم شریف ہوتا ہے۔ ایک آزمائش یہ ہوتی ہے کہ اکثر ہوٹلوں کی صرف دو ہی بسیں ہوتی ہیں اس لیے ان پر بیٹھ کر حرم شریف جانے کے لیے بھی انتظار کرنا پڑتا اور واپسی پر تو بہت دفعہ بس ملتی ہی نہیں، کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس صورتِ حال میں ضعیف اور بیمار افراد تو کیا اچھے بھلے جوان بھی اکتا جاتے ہیں اور معاذ اللہ بعض تو کچھ غلط بھی بول دیتے ہیں۔

اس لئے مشورہ ہے کہ درج ذیل میں سے کوئی ایک اقدام کرلیں:

(۱) مکہ شریف میں ہوٹل کبوتر چوک کے پاس یعنی کبری (Flyover) کے اندر اندر لیں، کبری کے پار ہرگز نہ لیں، یہاں کے ہوٹل مہنگے ہیں، البتہ گلیوں کے اندر سستے بھی ہیں یعنی جو ہوٹل دور آپ کو مل رہا ہے اسی میں دس بیس ہزار کا اضافہ ہو گا، لیکن بہت سی مشقت سے بچ جائیں گے۔ اس بات کا احساس تب ہوتا ہے جب بندہ اپنے ملک سے فلائٹ پر بیٹھتا ہے اور بیٹھنے سے پہلے ہی آٹھ دس گھنٹے کی تھکن جمع ہو چکی ہوتی ہے، پھر ایئرپورٹ کی تمام کارروائیاں تھکا دیتی ہیں، اس کے بعد سامان اٹھانے رکھنے کی مشقت الگ، ہوٹل میں کمرہ ملنے سے سامان کی سیٹنگ کرنے تک کا معاملہ الگ، یوں اکثر لوگ عمرہ شروع کرنے سے پہلے پہلے تک کم از کم 20 یا اس سے بھی زائد گھنٹوں کی تھکن اٹھا چکے ہوتے ہیں۔ اب ایسے میں ہوٹل قریب نہ ہو تو کافی آزمائش ہوتی ہے۔

(۲) اگر ہوٹل دور ہی لے لیا تو پھر ٹیکسی کے ذریعے آنے جانے کی رقم لازمی پاس رکھیں جو کہ ایک جانب کے اکثر بیس سے چالیس ریال تک لیتے ہیں۔

(۳) اور اگر ہوٹل بھی دور لیا ہے اور ٹیکسی کا بھی انتظام نہیں

کر سکتے تو دل اور ذہن مضبوط رکھیں، بس سروس کی کمی کوتاہی پر صبر کریں، پیدل مسافت کو بھی صبر کے ساتھ گزاریں۔

7 ہوٹل قریب ہو یا دور بہر صورت جب مسجد شریف میں جائیں تو باہر ہی واش رومز بنے ہیں، اپنے ضعیف افراد سے لازمی پوچھ لیں کہ اگر واش روم جانے کی حاجت ہو تو ضرور چلے جائیں اور اگر پیشاب زیادہ آنے کا عارضہ ہو تو جب تک مسجد شریف میں رہنا ہو، آبِ زم زم شریف صرف برکت کے لئے چکھیں، پیٹ بھر کر نہ پئیں تاکہ واش روم کی حاجت ہو تو نماز یا طواف یا سعی کے دوران باہر نہ آنا پڑے، جب مسجد شریف سے واپس ہونے لگیں تو اب جتنا چاہیں پئیں۔

8 عمرے جس قدر زیادہ کریں ثواب ہی ثواب ہے، اور کوشش بھی ہونی چاہئے کیونکہ کیا پتا دوبارہ کب نصیب ہو۔ البتہ اپنے بزرگوں کی صحت وغیرہ کا لازمی خیال رکھیں، اگر ان کے لئے سعی اور طواف بہت مشقت کا باعث ہو تو پھر ان کی استطاعت کے مطابق ہی عمرے کروائیں، اس موقع پر یہ یاد رکھیں کہ بعض عمرہ پیکجز میں طائف کی زیارت بھی شامل ہوتی ہے، اگر طائف جائیں گے تو واپسی پر میقات سے گزرنے کے لئے احرام لازمی ہے اور پھر عمرہ بھی کرنا ہوگا چنانچہ اگر بیمار اور ضعیف افراد ہمت رکھتے ہوں تو ہی طائف کی زیارت کے لئے جائیں اور اگر واپسی پر عمرہ نہیں کر سکتے تو پھر نہ جائیں، حرم شریف میں ہی رہیں۔

9 مدینہ شریف کا ہوٹل اگر 600 سے 800 میٹر تک کی مسافت پر ہو تو پیدل جاسکتے ہیں، نیز مدینہ شریف کے پیدل سفر اور مکہ شریف کے پیدل سفر میں بہت فرق ہے، مدینہ شریف میں پیدل سفر کرکے جائیں گے بھی تو جا کر مسجد شریف میں بیٹھنا ہے، گنبدِ خضریٰ شریف کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کرنی ہیں جبکہ مکہ شریف میں احرام کی حالت ہو تو طواف اور سعی بھی کرنی ہے اور اگر مدینہ شریف میں ہوٹل دوری پر ہو یعنی شٹل سروس ہو تو بھی اتنا مسئلہ نہیں ہے، البتہ کوشش کریں کہ قریب میں ہی ملے۔

10 کھانے کے حوالے سے بھی کچھ آزمائش کے معاملات ہوتے ہیں لیکن اتنے زیادہ نہیں، اکثر ہوٹلوں پر 6 سے 12 ریال تک ہر طرح کی سبزی، دال، گوشت وغیرہ مل جاتی ہے جس کے ساتھ تین بڑی روٹیاں بھی ہوتی ہیں اور دو روٹیاں مزید ایک ریال کی لے لی جائیں تو زیادہ بھوک ہو تو تین اور کم ہو تو چار لوگ بہ آسانی کھالیتے ہیں۔

11 بزرگ اور بیمار افراد کے لئے ان کی طبیعت کے موافق اور ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ضروری ادویات بھی لے جائیں۔ ادویات بہت زیادہ نہ رکھیں اور جتنی بھی رکھیں کسی مستند ڈاکٹر سے مریض کے نام کا نسخہ لکھوا کر دستخط اور مہر والا بل بھی رکھ لیں۔ بخار، نزلہ، جسم درد کی نارمل ادویات لازمی رکھیں اور یہ سب ہینڈ کیری بیگ میں نہ رکھیں بلکہ بڑے بیگ میں رکھیں۔

12 کھانے کے حوالے سے کوشش کیجئے کہ اپنے ساتھ جمع کرکے لے جانے کی بجائے وہیں سے تازہ خریدیں، کھانے کا اتنا زیادہ خرچ نہیں بڑھتا الا یہ کہ آپ لسی، دہی، رائتہ، سلاد، کولڈ رنک اور جوس وغیرہ کے شوقین ہوں تو خرچہ بڑھ جائے گا۔

13 چائے بنانے کے لئے پتی اور خشک دودھ ساتھ لے جائیں اور چائے بنانے کی کیٹل پہلے سے موجود نہیں ہے تو وہیں سے خرید لیں، مناسب قیمت پر مل جاتی ہے۔

14 سامان کی پیکنگ میں بھی احتیاط لازم ہے، اپنی ایئر لائن کا معلوم کرلیں کہ کتنا وزن لے جانے کی اجازت ہے، اگر آپ کو 50 کلو وزن کی بھی اجازت ہو تو بھی آپ دو ہی بیگ تیار کر سکتے ہیں جن میں سے ہر ایک 22 کلو سے اوپر ہرگز نہیں ہونا چاہئے اور دو سے زیادہ لگیج نہیں ہونے چاہئیں، وگرنہ اضافی چارجز دینے پڑیں گے۔

15 جاتے وقت سامان کم سے کم رکھنے کی کوشش کریں، بالخصوص کپڑے وغیرہ ضرورت ہی کی حد تک رکھیں، ہر روز نیا جوڑا پہننے کے چکر میں وزن نہ بڑھائیں، کیونکہ جاتے وقت جتنا سامان کم ہوگا، اتنی تھکن کم اور عمرہ فریش حالت میں کرنے کا موقع ملے گا اور واپسی پر زیادہ شاپنگ بھی کرلیں گے تو گزارا ہو جائے گا۔

سفرِ حرمین کی مزید بھی بہت سی احتیاطیں اور تقاضے ہیں لیکن بہت لازمی پہلوؤں کو یہاں ذکر کیا گیا ہے، اللہ کریم اس سفر کو ہم سب کے لئے آسان فرمائے۔

ایمان و کفر کی قرآنی مثالیں

محمد عثمان سعید
(درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ شیر انوالہ گیٹ لاہور)

ایمان کا لغوی معنٰی "تصدیق کرنا" اور "امن دینا" کے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں ایمان کے معنٰی ہیں: سچّے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرنا جو ضَروریاتِ دین سے ہیں۔ جبکہ کُفْر کا لُغوی معنٰی ہے: کسی شے کو چُھپانا۔ اور اِصطلاح میں کسی ایک ضَرورتِ دینی کے انکار کو بھی کُفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضَروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔ جیسے کوئی شخص اگر تمام ضَروریاتِ دین کو تسلیم کرتا ہو مگر نَماز کی فرضیّت یا ختمِ نبوت کا منکِر ہو وہ کافِر ہے، کہ نماز کو فرض ماننا اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آخری نبی ماننا دونوں باتیں ضَروریاتِ دین میں سے ہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص40،39)

ایمان کے بغیر کوئی بھی عملِ خیر قابلِ قبول نہیں ہے اس لئے آخرت میں اعمال کی جزا پانے کے لئے ایمان نہایت ہی ضروری ہے کیونکہ کفر کے اندھیروں میں مبتلا شخص جتنے چاہے اعمالِ صالحہ کر لے اس کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ جنت میں صرف اس شخص کو داخلہ ملے گا جس کے پاس ایمان کی دولت ہوگی۔ اس کے برعکس جو شخص ایمان کی دولت سے محروم ہوگا یعنی کفر پر مرے گا اس کا ٹھکانا ہمیشہ کے لئے جہنم ہے۔ اللہ پاک نے قراٰنِ مجید میں ایمان لانے کے فوائد و اہمیت اور کفر کے نقصانات و مذمت کے بارے میں کئی مثالیں بیان فرمائی ہیں، آیئے! ان میں سے 4 کا مطالعہ کیجئے اور دین و دنیا کی برکتیں حاصل کیجئے:

1 مسلمانوں کا دوست اللہ، جبکہ کافروں کا دوست شیطان

اللہ پاک مومنوں کا دوست ہے کہ انہیں کفر و ضلالت کی تاریکیوں سے ایمان و ہدایت کی روشنی کی طرف لے جاتا ہے، جبکہ کافروں کا دوست شیطان ہے جو انہیں فطرتِ صحیحہ کی

روشنی سے کفر کی تاریکیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسا کہ قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـٴُـهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔

(پ3، البقرۃ:257)

2 کافر اور مومن برابر نہیں ہوسکتے

اللہ پاک نے مومن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے قراٰنِ کریم میں ایک مثال بیان فرمائی ہے اور دعوتِ فکر دی ہے کہ بھلا بتاؤ تو کہ کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے اور نہ آگے دیکھے نہ پیچھے، نہ دائیں دیکھے نہ بائیں، وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ شخص جو راستے کو دیکھتے ہوئے سیدھی راہ پر سیدھا چلے جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر۔ (پ29، الملک:22)

3 مومن کامل ہے اور کافر ناقص ہے

اللہ پاک نے کافر و مومن دو گروہوں کی ایک مثال بیان فرمائی کہ کافر اس کی مثل ہے جو نہ دیکھے نہ سنے اور یہ ناقص ہے، جبکہ مومن اس کی مثل ہے جو دیکھتا بھی ہے اور سنتا بھی ہے اور وہ کامل ہے اور حق و باطل میں امتیاز رکھتا ہے اس لئے ہرگز ان دونوں کی حالت برابر نہیں۔ جیسا کہ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَ الْبَصِیْرِ وَ السَّمِیْعِ ؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: دونوں فریق کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھتا اور سنتا کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔ (پ12، ھود:24)

4 مومن یقین و ہدایت پر ہیں جبکہ کافر ہدایت قبول نہیں کرتے

مومنوں کے سینے اللہ پاک نے اسلام کے لئے کھول دیئے ہیں اور انہیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف سے یقین و ہدایت پر ہیں جبکہ کافروں کے دل پر اللہ پاک نے مہر لگا دی تو وہ ہدایت قبول نہیں کرتے۔ جیسا کہ قراٰن پاک میں ہے: ﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىٕكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے اس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یادِ خدا کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ (پ23، الزمر:22)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں کفر کی تاریکیوں سے بچنا اور نورِ ایمان کی روشنی میں مرنا نصیب فرمائے۔ اٰمین

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ ”اَبْغَض، اَبْغَض“ سے تربیت فرمانا

محمد عبدالمبین عطّاری

(درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ امام غزالی فیصل آباد)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمت کی راہنمائی کے لئے مختلف مواقع پر نصیحتیں ارشاد فرمائیں، جن کا مقصد انسان کی دنیاوی اور اخروی کامیابی کی طرف راہنمائی کرنا تھا۔ وہ فرامین زندگی کے مختلف پہلوؤں کو محیط ہیں اور ہر مسلمان کے لئے ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ یہ ہدایات، عبادات،

معاشرت اور روحانی اصلاح پر مبنی ہیں، جن پر عمل پیرا ہو کر انسان اپنی زندگی کو دینِ اسلام کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ ان میں سے ایک پہلو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ اَبْغَض، اُبْغِضُ کے ذریعے اپنی امت کو سمجھانا ہے۔ ان میں سے 4 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ بھی پڑھئے:

1 اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ یعنی اللہ کی بارگاہ میں بہت ناپسندیدہ شخص زیادہ سخت جھگڑالو ہے۔

(مسلم، ص1099، حدیث:6780)

اس حدیث میں جھگڑالو شخص کی مذمت بیان کرکے معاشرے میں امن و سلامتی کا درس دیا گیا ہے۔

2 اَلْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلاَّ مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللهُ یعنی انصار سے مؤمن ہی محبت رکھے گا اور منافق ہی بغض رکھے گا اور جو اِن سے محبت کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ پاک اسے ناپسند فرماتا ہے۔

(بخاری، 2/555، حدیث:3783)

اس حدیثِ پاک میں انصار صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ ہم بھی انصار صحابۂ کرام سے محبت رکھیں اور ان سے بغض رکھنے پر وعید بیان کی گئی ہے۔

3 اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللهِ الطَّلَاقُ یعنی ناپسندیدہ ترین حلال چیز، اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔

(ابن ماجہ، 2/500، حدیث:2018)

یہاں پر کلمہ اَبْغَضُ کے ذریعے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ طلاق ایک ناپسندیدہ کام ہے، اس سے رشتے ٹوٹتے ہیں، اس لئے رب تعالیٰ کو پسند نہیں۔

4 اِنَّ اللهَ تَعَالٰى اِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ: اِنِّي اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوهُ فَيُبْغِضُهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ یعنی اللہ پاک جب کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو جبریل علیہ السّلام کو بلا کر فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص کو ناپسند کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اسے ناپسند کرو۔ چنانچہ جبریل علیہ السّلام بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ پاک فلاں شخص کو ناپسند فرماتا ہے لہٰذا تم لوگ بھی اسے ناپسند کرو۔ پھر آسمان والے بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کے لئے ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔ (مسلم، ص1086، حدیث:6705)

مذکورہ حدیث پاک میں ہمارے لئے بے شمار عبرت کے مدنی پھول ہیں۔ بہت بدنصیب ہیں وہ لوگ جن سے ان کا ربِّ کریم ناراض ہو جاتا ہے، اُن کا خالق ومالک انہیں ناپسند فرماتا ہے، اُس کے فرشتے ناپسند کرتے ہیں، دنیا میں اس کے لئے ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔ یقیناً ایسے لوگوں کی دنیا بھی تباہ ہوگئی اور آخرت بھی برباد ہوگئی، ہمیشہ ہمیشہ کی ذِلّت ورُسوائی اُن کا مقدر بن گئی۔

مگر آہ! ہمیں نہیں معلوم کہ ہم اللہ پاک کے پسندیدہ بندے ہیں یا نہیں؟ یقیناً اپنی زندگی کو شریعت کے مطابق گزارنے میں ہی اللہ و رسول کی رضا ہے۔ کاش! ہم بھی اسی میں اپنی زندگی بسر کرنے والے بن جائیں، اپنے ہر ہر کام کو سنتوں کے مطابق گزارنے والے بن جائیں۔

ان احادیثِ کریمہ کے علاوہ بھی رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کلمہ اَبْغَضَ، اُبْغِضُ کے ذریعے امت کو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتابوں کے حقوق

محمد اویس مدنی
(مدرّس جامعۃُ المدینہ سادھوکی لاہور)

اللہ پاک نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا پھر انسانوں میں سے علم والوں کو درجوں بلندی عطا فرمائی۔ علم کے حصول کے مختلف ذرائع میں سے ایک ذریعہ کتابیں ہیں۔ تاریخ گواہ ہے جس نے بھی کتابوں کے حقوق کا تحفظ کیا اسے اتنا ہی بڑا رتبہ نصیب ہوا۔ آیئے کتابوں کے 4 حقوق پڑھئے اور عمل کیجئے:

1 کتابوں کا ادب

حافظ ملت عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ قیام گاہ پر ہوتے یا درسگاہ میں کبھی کوئی کتاب لیٹ کر یا ٹیک لگا کر نہ پڑھتے نہ پڑھاتے بلکہ تکیہ یا تپائی (ڈیسک) پر رکھ لیتے قیام گاہ سے مدرسہ یا مدرسے سے قیام گاہ کبھی کوئی کتاب لے جانی ہوتی تو داہنے ہاتھ میں لے کر سینے سے لگا لیتے کسی طالب علم کو دیکھتے کہ کتاب ہاتھ میں لٹکا کر چل رہا ہے تو فرماتے: کتاب جب سینے سے لگائی جائے گی تو سینے میں اترے گی اور جب کتاب کو سینے سے دور رکھا جائے گا تو کتاب بھی سینے سے دور ہوگی۔ (فیضان حافظ ملت، ص 11)

2 کتابیں رکھنے کی ترتیب

لغت و نحو و صَرف کا ایک مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر علم کلام کی کتابیں رکھی جائیں، ان کے اوپر فقہ اور احادیث و مواعظ و دعوات ماثورہ (قرآن و حدیث سے منقول دعائیں ماثورہ کہلاتی ہیں) فقہ سے اوپر اور تفسیر کو ان کے اوپر اور قرآنِ مجید کو سب کے اوپر رکھیں۔ قرآنِ مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (بہار شریعت، 3/495)

3 پاکیزگی کا خیال رکھنا

کتابوں کو چھوتے وقت بدن، لباس اور ماحول کی پاکیزگی کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے، بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کو وضو سے اس وجہ سے محبت تھی کہ علم نور ہے اور وضو بھی نور، پس وضو کرنے سے علم کی نورانیت مزید بڑھ جاتی ہے، چنانچہ حضرت سیدنا شیخ شمس الائمہ حُلْوانی رحمۃُ اللہِ علیہ سے حکایت نقل کی جاتی ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ میں نے علم کے خزانوں کو تعظیم و تکریم کرنے کے سبب حاصل کیا وہ اس طرح کے میں نے کبھی بھی بغیر وضو کاغذ کو ہاتھ نہیں لگایا۔ (راہ علم، ص 33)

4 کتابوں پر چیزیں رکھنا کیسا؟

ایک حق یہ ہے کہ کتاب پر قلم، دوات، موبائل یا دیگر چیزیں رکھنے سے بچیں چنانچہ حضرت امام برہانُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مشائخ میں سے کسی بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ سے حکایت بیان کرتے تھے کہ ایک فقیہ کی عادت تھی کہ دوات کو کتاب کے اوپر ہی رکھ دیا کرتے تھے تو شیخ نے ان سے فارسی میں فرمایا: برنیـابی، یعنی تم اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ امام اجل فخر الاسلام حضرت قاضی خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ کتابوں پر دوات وغیرہ رکھتے وقت اگر تحقیر علم کی نیت نہ ہو تو ایسا کرنا جائز ہے مگر اولیٰ یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔ (راہ علم، ص 34)

لہٰذا ہر اس عمل سے بچا جائے جو کتاب کے بوسیدہ ہونے اور بے ادبی ہونے کا سبب بنے مثلاً کتابوں کی طرف پاؤں کرنے، حتی الامکان کتابوں کے کونے فولڈ کرنے، ان پر قلم اور دیگر اشیاء رکھنے سے بچا جائے، وقتاً فوقتاً ان کی صفائی کا خیال رکھا جائے اور کتاب کی جِلد خراب ہونے کی صورت میں اس کی حفاظت کا بندوبست کیا جائے اور کتاب کے علم کو کما حقہ سمجھ کر اسے آگے پھیلایا جائے۔

اللہ پاک ہمیں کتابوں کا ادب و احترام اور ان کے حقوق پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

1 علّامہ مظفر اقبال نقشبندی (عربی معلّم، کوٹلی آزاد کشمیر): میں شوق سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھتا ہوں، بچّوں کے ماہنامہ میں سلسلہ "ماں باپ کے نام" بہت پسند ہے، مجھے بہت متأثر کیا، والدین اور بچّوں کی نفسیات کے لئے بہت اچّھا صفحہ ہے۔

متفرق تاثرات و تجاویز (اقتباسات)

2 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں نگرانِ شوریٰ کا "سفر نامہ" بھی شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (مصطفیٰ جنید، کراچی) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" نہایت عمدہ، منفرد اور پُرکشش ہوتے ہیں، شرعی مسائل کے عام فہم انداز میں جوابات دینا یہ امیرِ اہلِ سنّت کا خاصہ ہے۔ (اویس اسلم، سیالکوٹ) 4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ نے اس دور میں کہ جب طلبہ تحریر و تحقیق کے میدان سے کافی دور ہو رہے تھے طلبہ کو سلسلہ "نئے لکھاری" کی صورت میں ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جس سے کئی طلبہ اس فیلڈ کے قریب آرہے ہیں اور مضامین لکھنے کی صورت میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں مصروف ہوگئے ہیں، یقیناً وہ دن دور نہیں جب انہی محررین میں سے بہترین مصنفین اور باکمال وباصلاحیت محققین اُبھر کر سامنے آئیں گے۔ دعوتِ اسلامی کا یہ طُرّۂ امتیاز ہے کہ جس نے ہر فیلڈ میں مسلک و دین کی سربُلندی کے لئے بہترین پلیٹ فارم بنا رکھے ہیں۔ (دانیال سہیل عطاری، طالب علم دورۃُ الحدیث شریف، جامعۃُ المدینہ برلب دریائے جہلم، پنجاب) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2025ء بہت ہی زبردست تھا، اس میں بہت اچّھے اچّھے مضمون تھے، قراٰنِ کریم کی تعلیمات، شرحِ حدیثِ رسول، بزرگانِ دین کے مبارک فرامین اور بہت سی معلومات کا خزانہ ہے۔ (بنتِ رئیس احمد، ملتان، پنجاب) 6 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے میری گزارش ہے کہ اس میں "Electronic media vs Print media" کے ٹاپک سے ایک مضمون شامل کیا جائے، جس میں کتب ورسائل خریدنے اور گھر میں رکھنے وغیرہ کی اہمیت بتائی جائے اور موبائل، ٹیبلیٹ وغیرہ سے پڑھنے کے نقصانات بیان کئے جائیں۔ (بنتِ خادم حسین، صوبہ سطح ذمہ دار مکتبۃ المدینہ گرلز، فیصل آباد، پنجاب) 7 مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے میری گزارش ہے کہ ماہنامہ میں "ننھے میاں کی کہانی" اور "جانوروں کی سبق آموز کہانی" ضرور بالضرور شامل کی جائے، بچّے انہیں شوق سے پڑھتے سنتے ہیں۔ (بنت عبدالرزاق، کراچی)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

نیکی کی راہنمائی کرنے والا

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*
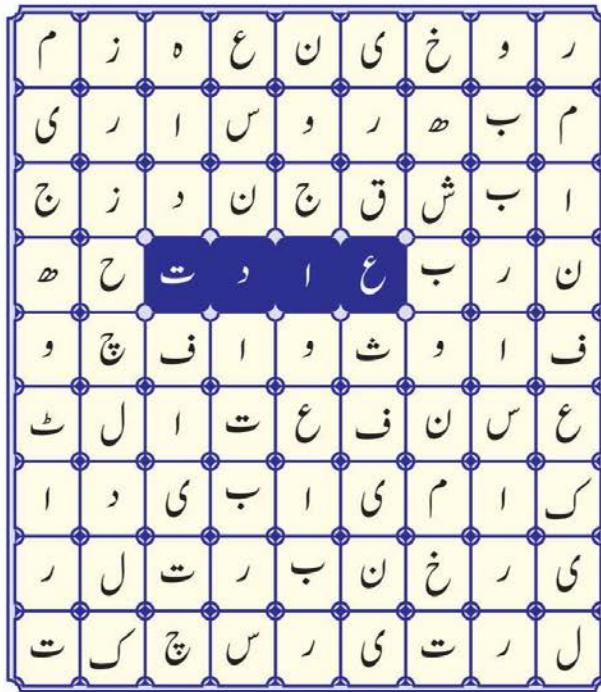
اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

یعنی جس نے نیکی کی طرف راہنمائی کی اس کے لئے نیکی کرنے والے کی طرح ثواب ہے۔ (مسلم، ص809، حدیث:4899)

ہمارے پیارے دین میں بہت زیادہ آسانیاں ہیں، نیکی کرنے والے کو تو ثواب ملنا ہی ملنا ہے لیکن جس نے نیکی اور اچھے کام کا بتایا، سکھایا، سمجھایا اور پڑھایا تو اسے بھی عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

پیارے بچو! آپ کو بھی چاہئے کہ نیکی اور اچھے اچھے کام اپنے بھائی بہنوں، دوستوں اور دیگر ساتھیوں کو بتائیں اور کثیر اجر و ثواب کے مستحق بن جائیں۔ مثلاً

- اگر آپ درست مخارج کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو دوسروں کو پڑھایئے، سکھایئے۔
- نماز، وضو یا کوئی بھی دینی عمل جو آپ کو آتا ہے، آپ کسی چھوٹے بچے کو اس میں غلطی کرتا دیکھیں تو اس کو بتادیں۔
- اپنے بھائی بہنوں، دوستوں وغیرہ کو نماز پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وغیرہ وغیرہ

اچھے بچو! شروع میں لکھی ہوئی حدیث کے مطابق، نیکی کے کاموں کی طرف راہنمائی کرتے رہئے اور ثواب کے مستحق بنتے رہئے۔ اللہ کریم ہمیں احادیث پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچو! سچ بولنا اچھی اور جھوٹ بولنا بُری عادت ہے۔ اللہ پاک اور اس کے رسول نے ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا ہے۔ سچ بولنے والے کو ہر کوئی پسند کرتا ہے، سچ بولنے والے پر لوگ بھروسا کرتے ہیں، سچ بولنے سے اللہ پاک کی رضا حاصل ہوتی ہے، سچ بولنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ترجَمۂ کنزُ العرفان: یہ (قیامت) وہ دن ہے جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہی بڑی کامیابی ہے۔ (پ7، المآئدۃ:119) نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم پر سچ بولنا لازم ہے کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جاتے) ہیں۔ (صحیح ابن حبان، 7/494، حدیث:5704)

پیارے بچو! ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کی عادت اور دوسروں کو بھی سچ بولنے کی نصیحت کرنی چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں سچا بنائے۔ اٰمین

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظِ "عادت" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 سچ 2 نفع 3 بھروسا 4 جھوٹ 5 کامیابی۔

ر	و	خ	ی	ن	ع	ہ	ز	م
م	ب	ھ	ر	و	س	ا	ر	ی
ا	ب	ش	ق	ج	ن	د	ز	ج
ن	ر	ب	ع	ا	د	ت	ح	ھ
ف	ا	و	ث	و	ا	ف	چ	و
ع	س	ن	ف	ع	ت	ا	ل	ٹ
ک	ا	م	ی	ا	ب	ی	د	ا
ی	ر	خ	ن	ب	ر	ت	ل	ر
ل	ر	ت	ی	ر	س	چ	ک	ت

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

نور کا فانوس

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

پیارے آقا، مکّی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے حیرت انگیز واقعات ہیں۔ ایسی معجزانہ اثر رکھنے والی ایک دعا وہ بھی ہے جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت طُفیل بن عَمر و دَوسی رضی اللہُ عنہما کے قبولِ اسلام کے بعد ان کے لئے اور پھر ان کی قوم کی ہدایت کے لئے فرمائی جس کا دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ، حضرت طُفیل بن عمرو دَوسی رضی اللہُ عنہما جو قبیلہ دَوس کے سردار تھے، اپنے قبولِ اسلام کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میں مکہ آیا تو قریش کے کافروں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں مجھ سے کہا: انہوں نے ہمارے بیچ جدائیاں ڈال دی ہیں، ان کی باتیں جادو کی طرح اثر کرتی ہیں جو باپ بیٹے، بھائی بھائی اور میاں بیوی میں جدائی کروا دیتی ہیں، کہیں آپ اور آپ کا قبیلہ بھی ہماری والی مشکل میں نہ پڑ جائے لہٰذا اُن سے نہ کوئی بات کرنا اور نہ کوئی بات سننا۔ چنانچہ میں نے کانوں میں روئی ٹھونس لی تاکہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی باتیں نہ سنوں، جب میں کعبہ کے پاس پہنچا تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کعبہ کے سامنے نماز پڑھ رہے تھے، میں ان کے قریب کھڑا تھا کہ اللہ پاک نے ان کی کچھ باتیں مجھے سُنا ہی دیں، مجھے بہت حسین کلام سنائی دیا تھا تو میں نے سوچا کہ میں سمجھدار انسان ہوں، اچھے برے کی خوب پہچان ہے، میرے لئے ان کی باتیں سننے سے کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے لہٰذا میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کانوں میں روئی ٹھونسنے وغیرہ کی ساری بات بتادی، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور قراٰن سنایا، میں نے کبھی اتنا حسین کلام نہیں سُنا تھا، میں اسلام لے آیا اور عرض کی کہ میں قوم کا سردار ہوں، انہیں اسلام کی دعوت دوں گا، میرے لئے دعا فرمادیں اور کوئی نشانی عطا فرمادیں جس سے میری مدد ہو، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا دی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهٗ اٰيَةً یعنی اے اللہ! اس کے لئے نشانی قائم فرمادے، جب میں کِداء نامی پہاڑی پر پہنچا تو میری پیشانی کے درمیان چراغ کی طرح نور ظاہر ہو گیا، میں نے دعا کی: اے اللہ! اسے چہرے کے علاوہ کہیں اور کردے، تو وہ نور میرے کوڑے (چابک) کے سِرے پر ظاہر ہو گیا جیسے لٹکا ہوا فانوس ہو۔ جب میں قبیلے والوں میں پہنچا، میں نے اپنے والد اور اپنی بیوی کو اپنے اسلام لانے کا بتایا تو وہ بھی اسلام لے آئے مگر قبیلہ دَوس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو میں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور قبیلہ دَوس کے لئے بددعا کرنے کی درخواست کی۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا یعنی اے اللہ! قبیلہ دَوس کو ہدایت عطا فرما۔ پھر مجھ سے فرمایا: اپنی قوم میں واپس جاکر انہیں دینِ الٰہی کی دعوت دو اور نرمی سے پیش آؤ۔ چنانچہ میں نے جاکر انہیں اسلام کی دعوت دینے کا سلسلہ جاری رکھا، آخر کار! میں اسلام قبول کرنے والے 70 یا 80 گھرانوں کو لے کر پہلے مدینہ منورہ اور پھر وہاں سے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس قلعۂ خیبر پہنچا، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسرے مسلمان مجاہدین کے ساتھ اُن نئے مسلمانوں کو بھی مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/360-

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

الاستیعاب، 3/312-314- خصائص الکبری، 1/225)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا سے، پہلے حضرت طُفیل رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر پھر کوڑے (چابک) کے سرے پر نور کا ظاہر ہونا نیز قبیلہ دَوس کے لئے ہدایت کی دُعا پر انہیں ایمان کی دولت ملنا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ ہے۔ اس واقعہ سے ہمیں کچھ باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

◎ اللہ کے مقبول بندوں پر اعتراضات کرنے اور الزامات لگانے سے بچنا چاہئے کیونکہ یہ تو شروع ہی سے صرف بُرے لوگوں کی عادت رہی ہے۔

◎ بسا اوقات ہمدردی ظاہر کرنے والا حقیقت میں ہمدرد نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں ہوشیار رہنا چاہئے اور ہمدردی کے لباس میں چھپی دشمنی کو پہچاننے کی قابلیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے جیسا کہ مکے کے کافروں نے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا لیکن آپ اپنی سمجھداری کی وجہ سے کفر سے بچ گئے اور اسلام کے دامن میں آگئے۔

◎ جو لوگ صرف سُنی سنائی بات پر نہیں رہتے بلکہ اپنی عقل و ذہانت سے بھی کام لیتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور دوسروں کی چالبازیوں سے بھی بچ جاتے ہیں خاص طور پر اس وقت کہ جب کوئی کسی کے خلاف اُکسائے۔

◎ لوگوں کو راہِ ہدایت اور راہِ راست پر لانے کے لئے نرمی بہت اہم چیز ہے خاص طور پر اگر دوسروں کو راہِ راست پر لانے والا حاکم و سردار ہو تو اسے حاکمانہ انداز کے بجائے حکیمانہ انداز اپنانا چاہئے۔

◎ کسی کام کے شروع میں اگرچہ ناکامی کا سامنا کرنا پڑے مگر مسلسل کوشش جاری رکھنے سے کبھی نہ کبھی کامیابی مل ہی جاتی ہے۔
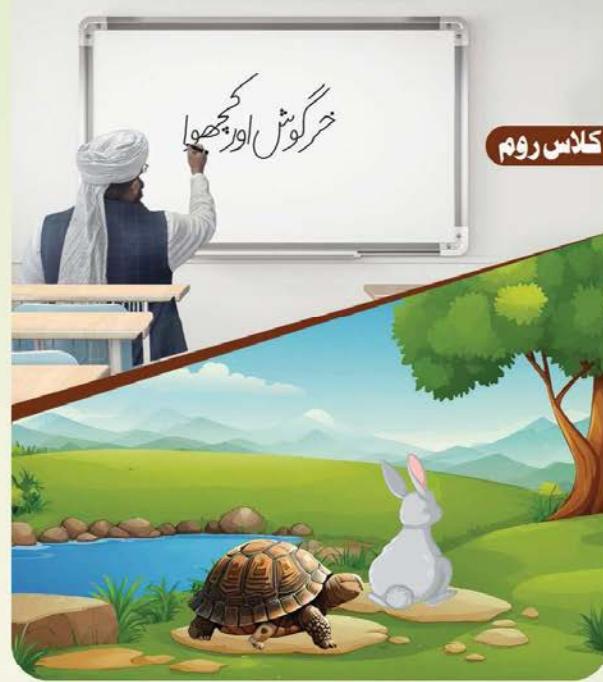
◎ ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2025ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد عرفان رحیم (ڈیرہ غازی خان) (2) بنتِ محمد اسماعیل (کراچی) (3) بنتِ نیر مجید (فیصل آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) تین دن بعد (2) 3 رمضان المبارک، 11 ہجری۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ◎ بنتِ عبدالرزاق (کراچی) ◎ بنتِ منظور (صادق آباد) ◎ محمد زاہد قریشی (ملتان) ◎ بنتِ غلام رسول (لاہور) ◎ بنتِ نصیر احمد (راولپنڈی) ◎ شاہ نواز (کراچی) ◎ محمد جمیل (میرپور خاص) ◎ بنتِ منور علی (شہدادپور، سانگھڑ) ◎ سید عمیر رضا (پھولنگر) ◎ بنتِ نعیم فاروق (سیالکوٹ) ◎ محمد بشیر عطّاری (پاکپتن) ◎ حمزہ فیصل (کراچی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2025ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) حامد (خان پور) (2) بنتِ غلام حسین (عمر کوٹ) (3) بنتِ سجاد حسین (منڈی بہاؤ الدین)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) دین آسان ہے، ص52 (2) روزہ کیوں رکھیں؟ ص56 (3) بچوں کو روزوں کی عادت کیسے ڈالیں ص58 (4) پتھر موم ہو گیا، ص53 (5) حروف ملایئے، ص52۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❋ بنتِ آصف (واہ کینٹ) ❋ محمد نوفل رضا (کراچی) ❋ عمیر (راولپنڈی) ❋ محمد معیز (صادق آباد) ❋ عبید (پھولنگر) ❋ بنتِ سخاوت (خانیوال) ❋ عبدالرحمٰن (رحیم یار خان) ❋ بنتِ محمد احمد (ڈسکہ) ❋ بنتِ شاہد مدنی (اوتھل، بلوچستان) ❋ بنتِ محمد فہیم (کراچی) ❋ بنتِ سعید احمد (ملتان) ❋ بنتِ عصمت (واہ کینٹ) ❋ بنتِ شیر علی عطّاریہ (رحیم یار خان)۔

خرگوش اور کچھوا

مولانا حیدر علی مدنی*

سالانہ امتحانات کے بعد چھٹیاں اور نتائج کے اعلانات کے بعد اسکول میں آج پہلا دن تھا، سبھی بچے خوشی خوشی آرہے تھے، نئی کتابیں ملنے، نئے کلاس روم میں شفٹنگ سبھی کچھ بڑا انٹرسٹنگ لگ رہا تھا لیکن یہ سب خوشی تبھی تک تھی جب تک اسکول کا گیٹ نہیں آیا تھا، کیونکہ یہاں پہنچ کر دیکھا تو اسکول کا مین گیٹ ابھی تک بند تھا، اس سے پہلے کہ بچے چھٹی سمجھ کر واپسی کا رُخ کرتے اسکول کے اسپیکر سے اعلان ہونے لگا تھا کہ سبھی بچے اسکول کے برابر میں بنے پلے گراؤنڈ میں جمع ہوتے جائیں، آج اسکول کا گیٹ دُعائیہ اسمبلی کے وقت سے صرف پانچ منٹ پہلے ہی اوپن ہوگا۔ سبھی بچے حیرانی سے گراؤنڈ کی طرف جارہے تھے جہاں کچھ تو کھیل کود میں مگن ہو چکے تھے کہ ویسے بھی انہوں نے کلاسز میں بیگ رکھنے کے بعد واپس آکر یہی کرنا تھا جبکہ کچھ بچے آپس میں خوش گپیوں میں مشغول ہو گئے تھے۔

آٹھ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے جب اعلان ہوا کہ اسکول کا گیٹ اوپن ہو رہا ہے سبھی بچے چار قطاریں بنا کر اسمبلی ہال میں آجائیں، گراؤنڈ میں سرپی ٹی (Physical trainer) بھی موجود تھے جن کی راہنمائی میں سبھی بچے چار قطاریں بنا کر چل پڑے، اسکول کے گیٹ پر پہنچ کر سبھی بچے حیران ہو گئے جہاں ان کے سبھی اساتذہ ہاتھوں میں پھولوں کی پتیوں والی پلیٹیں ہاتھ میں پکڑے کھڑے تھے جیسے ہی بچے اسکول کے گیٹ سے اندر داخل ہوئے سبھی اساتذہ ان پر پتیاں نچھاور کرنے لگے اور بچے ہنسی خوشی آگے بڑھنے لگے اور کچھ نے باآواز بلند اپنے استادوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ گیٹ سے اسمبلی ہال تک ریڈ کارپیٹ بھی بچھا ہوا تھا اور دیواروں پر کچھ رنگ برنگے پلے کارڈز بھی لگے ہوئے تھے ایک پر لکھا ہوا تھا "طلبہ قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔" بقیہ پر بھی طلبہ کے بارے میں ہی کچھ لکھا ہوا تھا۔ یہ سب دیکھ کر تو طلبہ خود کو وی آئی پی گیسٹ سمجھ رہے تھے۔

جب سبھی بچے اسمبلی ہال میں اپنی اپنی کلاس کی قطاروں میں کھڑے ہو چکے تو پرنسپل صاحب جو پہلے مائیک ہاتھ میں پکڑے کھڑے تھے، بولے: سبھی بچوں کو اَلسَّلامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہ! عزیز طلبہ آپ کو میری اور سبھی اساتذہ کی طرف سے خوش آمدید! بہت بہت مُبارک ہو کہ اپنے تعلیمی سفر میں یہاں تک آپ کامیابی کے ساتھ پہنچ چکے ہیں، اب آپ کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے تو ہم سبھی اساتذہ آپ سے کچھ گزارشات کرنا چاہتے ہیں، اتنا کہہ کر پرنسپل صاحب نے مائیک اپنی دہنی جانب کھڑے سر بلال کو پکڑا دیا۔

سلام کے بعد سر بلال کہنے لگے: بچّو! قیامت کے روز ایک شخص کو اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا، تو اللہ پاک اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ پاک اس سے دریافت فرمائے گا: "تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟" وہ عرض کرے گا کہ "میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قراٰنِ کریم پڑھا۔" اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: "تُو جھوٹا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے اور قراٰنِ کریم اس لئے پڑھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے اور وہ تجھے کہہ لیا گیا۔" پھر اسے جہنّم میں ڈالنے کا حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔

تو پیارے بچّو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اس لئے علم حاصل کریں کہ اللہ و رسول کے فرمانبردار بندے بن جائیں، پڑھ لکھ کر کامیاب آدمی بن کر اپنے والدین، مسلمانوں اور وطن کے کام آسکیں۔

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

سر بلال نے اپنی بات ختم کر کے مائیک پاس کھڑے سر عمیر کو پکڑا دیا، وہ کہنے لگے: بچو آپ کو پتا ہے کہ رکاب کسے کہتے ہیں؟ اکثر بچوں نے نفی میں سر ہلا دیا۔ چلیں سنیں: جیسے موٹر بائیک میں پاؤں رکھنے کے لئے پیڈل بنے ہوتے ہیں ایسے ہی گھوڑے پر بیٹھنے والے کے پاؤں رکھنے کے لئے جو پیڈل بنائے ہوتے ہیں انہیں رکاب کہتے ہیں۔ اب آپ کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی یعنی کزن کی ایک عادت بتاتا ہوں، آپ اپنے استاد محترم کا بہت ادب و احترام کرتے تھے یہاں تک کہ جب استادِ محترم گھوڑے پر سوار ہوتے تو یہ ساتھ پیدل چلتے اور رِکاب پکڑے رہتے۔ پیارے بچو آپ نے سنا ہی ہو گا باادب بانصیب بے ادب بے نصیب، تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ علم کے ساتھ ساتھ ادب بھی اپنانا ہے، ادب میں صرف اساتذہ ہی نہیں بلکہ جہاں علم حاصل کر رہے ہیں یعنی اسکول کا، اپنے ساتھیوں کا، جن سے علم ملتا ہے یعنی کتابوں وغیرہ ہر شے کا ادب کرنا اپنی عادت بنائیں اِن شآءَ اللہ ادب ہو گا تو علم سے دنیا و آخرت دونوں جگہ فائدہ پائیں گے۔

سر عمیر نے اپنی بات ختم کرنے کے بعد مائیک اردو کے استاد سر محسن کو پکڑا دیا: بچو آپ نے خرگوش اور کچھوے کی دوڑ (Race) والی کہانی تو سن ہی رکھی ہو گی، پتا ہے اس میں خرگوش کون ہے اور کچھوا کون، خرگوش وہ بچّے ہیں جو پڑھنے میں اچّھے ہیں لیکن چھٹّیاں کرتے ہیں، فضول کھیل کود میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں اور کچھوا وہ بچے ہیں جو اگرچہ پڑھنے میں زیادہ تیز نہیں ہیں لیکن اپنا وقت برباد نہیں کرتے، پابندی سے اسکول آتے ہیں، سارے اسباق پابندی سے روزانہ یاد کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ یہ بچے کمزور ہونے کے باوجود آگے نکل جاتے ہیں تو اس نئے تعلیمی سال میں آپ سب پکا ارادہ باندھیں کہ فضول چھٹیوں کے ساتھ ساتھ فضول ایکٹوٹیز میں وقت برباد کرنے کے بجائے اپنی منزل یعنی پڑھائی پر توجہ قائم رکھنی ہے، اِن شآءَ اللہ اس سے نہ صرف ہم اساتذہ بلکہ آپ کے والدین بھی خوش ہو جائیں گے اور پتا ہے ناں والدین راضی تو رب راضی، رب راضی تو سب راضی۔ چلیں اب سبھی بچے قطاروں میں ہی اپنی اپنی باری پر اپنی کلاسز کی طرف بڑھیں۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 اپنے بھائی بہنوں، دوستوں وغیرہ کو نماز پڑھنے کی ترغیب دیجئے 2 اللہ پاک اور اس کے رسول نے ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا ہے 3 ہمارا انتخاب وہی ہونا چاہئے جو اللہ کے رسول نے ہمارے لئے منتخب فرمایا ہے۔ 4 والدین راضی تو رب راضی، رب راضی تو سب راضی 5 لوگوں کو راہِ ہدایت اور راہ راست پر لانے کے لئے نرمی بہت اہم چیز ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: صحابیِ رسول حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کس چیز کا کاروبار کرتے تھے؟

سوال 02: واقعہ صلح حدیبیہ و بیعتِ رضوان کب پیش آئے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر 923012619734+ پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عادِل	عدل وانصاف کرنے والا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	سلمان	ہر عیب سے پاک	صحابی رضی اللہ عنہ کا بابرکت نام
محمد	حمّاد	اللہ پاک کی بہت حمد کرنے والا	امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے کا نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
حَفصہ	خوبصورت	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
سائرہ	سیر کرنے والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
سِدرہ	بیری کا درخت	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہو کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10مئی 2025ء)

نام مع ولدیت:................ عمر:...... مکمل پتا:..............................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................. (1) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10مئی 2025ء)

جواب 1:.............................. جواب 2:..............................

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................

مکمل پتا:..............................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جولائی 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

صحابۂ کرام: بچوں کے رول ماڈل

مولانا بلال رضا عطاری مدنی*

کرداروں کی عالمی منڈی!

جدید ٹیکنالوجی نے جہاں دنیا کو عالمی گاؤں کی شکل دی ہے وہاں ہمیں بھی رول ماڈلز اور آئیڈیلز کی عالمی منڈی میں لا کھڑا کیا ہے۔ بھانت بھانت کے کرداروں کی یہ بہتات آپ کو تاریخِ عالم میں کہیں نظر نہیں آئے گی۔ اور یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ جب آپشن بہت زیادہ ہوں تو سلیکشن مشکل ہوجاتی ہے، اس لئے آج کے دور میں والدین کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ بچّوں کی فکری اور عملی تربیت کے لئے ایسے رول ماڈل اور آئیڈیل کا انتخاب کریں جن کی حیثیت طبقاتی نہ ہو، بلکہ آفاقی ہو اور ان کی پیروی نہ صرف دنیا میں سرخرو کرے، بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کی ضامن ہو۔

ہدایت کے ستارے

سوال یہ ہے کہ والدین ایسا رول ماڈل کہاں تلاش کریں؟ تو عرض یہ ہے کہ جانِ جہان و جانِ ایمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمارے اس سوال کا جوابِ لاجواب پہلے ہی ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ آپ کا فرمان ہے: ”اَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِاَيِّهِمِ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ“ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جس کے پیچھے چلوگے راہ پاؤگے۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/414، حدیث:6018)

سُبْحٰنَ اللہ! حدیثِ پاک میں بیان کردہ مثال کو سمجھنے کی کوشش کیجئے! رات کے اندھیرے میں بھٹکا مسافر اپنی منزل کا تعین کرنے کے لئے ستاروں کا سہارا لیتا ہے اور ستارے کی چال کے مطابق چلتے ہوئے اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے، یہی حال بھٹکے ہوئے مسلمان کا بھی ہے کہ وہ اگر ہدایت کی منزل پر پہنچنا چاہتا ہے تو صحابہ کو اپنا رول ماڈل بنائے اور ان کی مبارک زندگی کو آئینہ بنا کر اپنا آپ اس میں دیکھ کر سنوارتا جائے، ہدایت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔

ذرائع ابلاغ کا استعمال

محترم والدین! بچوں کا ذہن موم جیسا ہوتا ہے، تربیت کی آنچ سے ان کے افکار اور کردار کو جس سانچے میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے بچّوں کی تربیت بچپن ہی سے اس انداز میں کریں کہ ان کا ہر قدم صحابۂ کرام کے نشانِ قدم پر ہو، ان کی ہر فکر صحابۂ کرام کی فکر کا عکاس ہو اور ان کا ہر عمل صحابۂ کرام کی زندگی کا عملی نمونہ ہو۔ اس اہم ترین مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیں اس جدید دور کے ذرائع ابلاغ کو تبلیغ کا ذریعہ بنانا ہوگا۔ کیسے؟ آیئے جانتے ہیں۔

پرنٹ میڈیا ذرائع ابلاغ میں سب سے قدیم ”پرنٹ میڈیا“ ہے اور دیگر میڈیاز کے مقابلے میں استنادی حیثیت بھی سب سے زیادہ اسی کی ہے، کیونکہ یہ وہ تحقیقی دستاویز ہوتی ہیں جن کا وجود اور اثر صدیوں باقی رہتا ہے۔ صحابۂ کرام کو اپنے بچوں کا رول ماڈل بنانے کے لئے ہمیں اس میڈیا کا مثبت استعمال کرنا ہوگا، اس کے لئے

◎ سب سے پہلے گھر میں ایک ایسی لائبریری کا قیام عمل میں لایئے جو اسلامی لٹریچر پر مشتمل ہو اور بالخصوص اس میں صحابۂ کرام کی سیرت پر مشتمل کتب کو جگہ دیجئے۔ چند کتب و رسائل کے نام پیشِ خدمت ہیں:

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ، کراچی

1 فیضانِ صدیق اکبر 2 فیضانِ فاروقِ اعظم 3 کراماتِ عثمانِ غنی 4 کراماتِ شیرِ خدا 5 امامِ حسن کی 30 حکایات 6 امامِ حسین کی کرامات 7 شانِ خاتونِ جنت 8 فیضانِ عائشہ صدیقہ 9 فیضانِ اُمّہات المومنین 10 فیضانِ امیرِ معاویہ 11 کراماتِ صحابہ 12 صحابۂ کرام کا عشقِ رسول۔

ان کے علاوہ دیگر کئی کتب و رسائل آپ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کرسکتے ہیں جو صحابۂ کرام اور صحابیات کی سیرت پر مشتمل ہیں اور اگر سافٹ کاپی میں حاصل کرنا چاہیں تو ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ✿ آپ کے ہاتھوں میں موجود "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی صحابۂ کرام کو بچّوں کا رول ماڈل بنانے میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اس کے کئی مضامین، بالخصوص سلسلہ وار مضمون "روشن ستارے" صحابۂ کرام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے جن سے بچوں کی عملی تربیت میں مدد مل سکتی ہے۔

✿ مذکورہ بالا کتب و رسائل کو آپ یومیہ بنیادوں پر ہدف بناکر اپنے بچوں کے مطالعے کا حصہ بنائیے، ✿ اس کی کارکردگی مرتب کیجئے اور ✿ عملی باتوں کی اپنی نگرانی میں مشق کروائیے۔ مزید یہ کہ ✿ بیڈ ٹائم میں یا دن میں کوئی وقت مقرر کرکے روزانہ بچوں کو صحابۂ کرام میں سے کسی کا کوئی ایک واقعہ کتاب سے پڑھ کر یا زبانی سنائیے، اِن شآءَ اللہ اثر آپ خود دیکھ لیں گے۔

الیکٹرانک میڈیا ذرائع ابلاغ میں الیکٹرانک میڈیا کا اثر بھی کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ تفریح کے نام پر ٹیلی ویژن نے خفیہ طریقے سے انسان کے لاشعور میں جو بگاڑ پیدا کیا ہے وہ اپنے آپ میں ایک عالمی منظر نامہ ہے۔ اس میڈیا کے پُر اثر ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اگر ہم اس کا مثبت استعمال کریں تو بچوں کی تربیت میں معاونت حاصل کرسکتے ہیں، اس کے لئے ✿ ہمیں اپنے ٹیلی ویژن کو 100 فیصد خالص اسلامی چینل یعنی "مدنی چینل" تک محدود کرنا ہوگا۔ مدنی چینل کے مختلف پروگرامز صحابۂ کرام کی عملی زندگی کو بیان کرتے اور انہیں اپنا رول ماڈل بنانے کا طریقہ سکھاتے ہیں۔ بالخصوص دوپہر 2 سے شام 7 بجے تک نشر ہونے والی خصوصی نشریات بنام "بچوں کا مدنی چینل" تو اپنی مثال آپ ہیں۔

✿ اپنے بچّوں کو صرف مدنی چینل دکھائیے اور اس کا ٹائم ٹیبل مقرر کیجئے، نیز ہوسکے تو ✿ ان کے ساتھ بیٹھ کر مدنی چینل دیکھئے، تاکہ جو بات یاد رکھنے اور عمل کرنے کی ہو اس کی نشاندہی کرسکیں۔

سوشل میڈیا ذرائع ابلاغ میں سوشل میڈیا کو جو "قوتِ انقلاب" حاصل ہے اس نے اذہانِ عالم کو حیران بھی کیا ہے اور بہت حد تک پریشان بھی۔ بالخصوص "جنریشن الفا (2010 سے 2024 کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں)" کی ایک بڑی تعداد آج سوشل میڈیا کی وجہ سے کسی حد تک ڈیجیٹل مریض بن چکی ہے۔ اگر ہم چاہیں تو یہی سوشل میڈیا ہمارے بچّوں کے لئے ڈیجیٹل دوا کا کام کرسکتا ہے، اس کے لئے ✿ بچوں کے سوشل اکاؤنٹس کا رخ ان چینلز اور پیجز کی طرف کرنا ہوگا جو صحابۂ کرام کی محبت کا جام پلاتے اور ان کی عملی زندگی کے خطوط پر تربیت کرتے ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! ہر سوشل نیٹ ورک پر دعوتِ اسلامی کے چینلز اور پیجز موجود ہیں، ان کو ✿ سبسکرائب اور فالو کروائیے ✿ بچوں کی واچ لسٹ اور وِزِٹ ہسٹری کی نگرانی کیجئے، اور ان کا ✿ سوشل سرکل صرف عاشقانِ رسول اور عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت کی آئی ڈیز تک محدود کردیجئے۔ سب سے آئیڈیل صورت تو یہ ہے کہ ✿ بچوں کے موبائل میں "Islam Forever" نامی ایپلی کیشن انسٹال کیجئے، تاکہ سوشل میڈیا کے مضر اثرات کا باب ہی بند ہوجائے اور بچے صرف جائز کونٹینٹ ہی دیکھ سکیں۔

ہمارا انتخاب

محترم والدین! مذکورہ طریقوں کو اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ ✿ اپنے بچّے کے اسکول اور کوچنگ سینٹر وغیرہ کے انتخاب میں بھی اس بات کو خصوصاً چیک کیجئے کہ وہاں کن شخصیات کو رول ماڈل سمجھا جاتا اور کن کے نقوشِ قدم پر چلنے کی تربیت دی جاتی ہے!! یاد رہے! ہمارا انتخاب وہی ہونا چاہئے جو اللہ کے رسول نے ہمارے لئے منتخب فرمایا ہے، اسی میں ہماری اور ہماری نسلوں کی بھلائی ہے۔ تو دیر کس بات کی! آیئے! بھلائی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ

گھر والوں کا دل جیتنے کے نسخے

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اخلاق وہ چیز ہے جس کی کوئی قیمت نہیں دینی پڑتی مگر اس سے ہر انسان خرید اجاسکتا ہے۔ حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔[1] نیک، اچّھے اور کامیاب لوگوں کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خود سے تعلّق رکھنے والوں کے دل جیتنے والے ہوتے ہیں، آخر وہ کونسی سی خوبیاں ہیں جن کو اپنا کر انسان ہر دل عزیز بن سکتا ہے کہ دنیا سے جانے کے بعد بھی لوگ اُسے یاد رکھیں۔ ہر جگہ کا ماحول خوشگوار رہے، زندگی کا سفر محفوظ و آسان ہو جائے۔ لوگ آپ کی مثالیں دیں، آپ جیسا بننے کی کوشش کریں، آپ آئیڈیل پرسنالٹی بن جائیں اور دنیا و آخرت میں آپ کا نام روشن ہو۔ اگر آپ گھر والوں کا دل جیتنا چاہتے ہیں تو ہر جائز کام میں ہمیشہ اُن کی اطاعت کریں۔ کیونکہ ناجائز کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ یعنی اللہ پاک کی ناراضی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔[2]

سب سے پہلے تو والدین کا دل جیتنے کی کوشش کریں اُن کے سامنے اپنی آواز دھیمی، نگاہیں نیچی رکھیں۔ کبھی بھی اُکتاہٹ کا اظہار نہ کریں۔ اُن کے چہروں کو محبّت بھری نظروں سے دیکھیں۔ حضور نبیِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ پاک اُس کے لئے ہر نظر کے بدلے حجِّ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: اگرچہ دن میں 100 مرتبہ نظر کرے؟ ارشاد فرمایا: نَعَمْ، اَللہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ یعنی ہاں، اللہ پاک سب سے بڑا ہے اور سب سے زیادہ پاک ہے۔[3] ایسے ہی بچّوں کو خوش کرنا سنّتِ نبوی ہے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ دَارًا يُقَالُ لَهَا دَارُ الْفَرَحِ، لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مَنْ فَرَّحَ الصِّبْيَانَ ترجمہ: بے شک جنّت میں ایک گھر ہے جسے دارُ الْفَرَح (خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے، اُس میں وہی داخل ہو گا جو بچّوں کو خوش رکھتا ہے۔[4] بچّوں کے ساتھ اُن کے کھیلنے، ہنسنے، بہلنے کی باتیں کریں۔ کھیل ہی کھیل میں بچّوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں۔ بیٹیوں اور بیٹوں کے درمیان برابری کا معاملہ رکھیں۔

ایسے ہی نیّت کی درستی کے ساتھ ساتھ عدل و انصاف، معاف کرنے، حسنِ اخلاق، عاجزی و نرمی اور سلام کی عادات اپنائیں نیز گھر کا سکون جن چیزوں سے وابستہ ہے ان میں سے

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ایک ”جھگڑے“ سے بچنا بھی ہے، ہر معاملے میں اپنی من مانی کرنا دوسروں کو تنگی میں مبتلا کرنے والی بات ہے، دوسروں کی بھی سنیں پھر اس کے فائدے دیکھئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر طوفان مچانے والا اپنا وقار کھو بیٹھتا ہے۔ ہر وقت ”تنقید کے تیر“ برسانے کے بجائے اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی بھی کرتے رہنا چاہیے، اِس سے دوسروں کے دل میں جگہ بنتی ہے۔ ہر وقت تیوری چڑھا کر رکھنا (یعنی غصیلا چہرہ بنانا) آپ سے لوگوں کو دُور تو کر سکتا ہے قریب نہیں۔ اسی طرح فیملیز میں بے سکونی کی ایک بڑی وجہ برداشت نہ ہونا بھی ہے۔ اگر آپ کے اندر برداشت نہیں ہے تو چاہے آپ گھر میں صرف دو فرد بھی رہتے ہیں تو آپ دونوں لڑتے رہیں گے۔ آپ کے تعلّقات کو دور تک لے جانے میں آپ کا تحمّل اور پیمانۂ برداشت (Level of tolerance) بہت معنٰی رکھتے ہیں۔ بعض اوقات برداشت کرنے والا فرد یہ سوچ لیتا ہے کہ میں اکیلا ہی کیوں برداشت کروں؟ عرض ہے کہ آپ اکیلے کے برداشت کرنے کی برکت سے آگے جا کر دوسرا بھی برداشت کرنے والا بن جاتا ہے۔ ایسے ہی عیبوں کو چُھپائیں۔ اندر کے لوگ گھر کی باتیں اندر رکھتے ہیں، وہ باہر کے لوگ ہوتے ہیں جو گھر کی باتیں باہر کرتے ہیں۔ آپ گھر کے اندر کے فرد ہیں تو گھر کی باتیں اندر رکھیں۔ ہم میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی ہوتی ہیں ہم ہر ایک کو غَلَط سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ ہر ایک کو غلط نہ سمجھیں کیونکہ ہر ایک غَلَط نہیں ہوتا، مختلف ہوتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر آدمی غلط ہو اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ غلط نہ ہو لیکن لوگوں کے مختلف ہونے کو سمجھئے اِن شآءَ اللہ آپ کو لوگوں کے ساتھ رہنے میں یہ بات مددگار ثابت ہو جائے گی۔ ایک دوسرے کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹوکنا بھی بند کر دیں۔ چاہے میاں بیوی الگ رہ رہے ہیں، یا آپ جوائنٹ فیملی کے ساتھ رہ رہے ہیں بعضوں کی بلاوجہ ٹوکنے کی عادت ہوتی ہے یہ چھیڑنا برائے چھیڑنا ہوگیا، دل و دماغ بڑا رکھیں، ایک دوسرے کے حُقُوق کو پڑھیں۔ ہمارے دینِ اسلام کی یہ خوبصورتی ہے کہ اس نے ہر طرح کے حُقُوق کو الگ الگ واضح کیا ہے۔ باپ کے حقوق الگ بیان کیے ہیں تو ماں کے حقوق الگ، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، بیٹا، بیٹی، یہاں تک کہ ماں کی بہن خالہ کے حقوق بھی الگ بیان کر دیئے۔ سب کے حقوق الگ الگ بیان کئے، ان حقوق کو پڑھنا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ ہماری لائن ہے جس کے اندر ہمیں رہنا ہے۔ حقوق کو ادا کریں۔ اگر آپ کی غلطی ہے تو جلد مان لیں، اس سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔ زندگی کو آسان بنا دیں تعلّقات کو بہتر بنا دیں اگر ان پر آپ عمل کریں گے تو ان شآءَ اللہ آپ بہت ساری پریشانیوں سے نکل جائیں گے۔ لوگوں کو اہمیت دیں، حسد سے کچھ نہیں ملے گا سوائے آگ میں جلنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ایسے کاموں سے خود کو بچائیں جس میں نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ آخرت کا، انسان کے حسنِ اسلام میں یہ بھی ہے کہ وہ ”لایعنی“ کاموں کو چھوڑ دے، اس کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں آپ کی زندگی لوگوں کے لئے رول ماڈل بنے گی۔ ایسی گنجائش ہی نہ رکھیں کہ کوئی فضول چیز اندر داخل ہو سکے۔ لوگوں کی نفسیات کے مُطابق بات کریں لوگوں کے مزاج اور انداز کو سمجھتے ہوئے کام کریں، بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کی عادت بنائیں درگزر کو اپنی عادت بنائیں۔ جس طرح مکان بناتے وقت کوئی سُوراخ یا دراڑیں نہیں چھوڑی جاتیں کہ جس سے لوگ مکانوں میں جھانکیں اسی طرح اہلِ علم اور عقلمند لوگ اپنے کردار میں ایسی گنجائش نہیں رکھتے کہ جس سے اُن کے کردار میں لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہوں۔ آزمائش شرط ہے۔ اپنے کردار کو خوبصورت بنانے کے لئے ہر ہفتے مدنی مذاکرہ دیکھئے اور سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے اِن شآءَ اللہ الکریم اس کی برکتیں خوب ظاہر ہونگی۔

---

(1) ترمذی، 5/475، حدیث: 3921 (2) مشکاۃ المصابیح، 2/8، حدیث: 3696 (3) شعب الایمان، 6/183، حدیث: 7856 (4) کنز العمال، 2/71، حصہ 3، حدیث: 6006۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 مخصوص ایام اور وتر کی قضا کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت عشا کے فرائض اور سنتیں پڑھ کر سو جاتی ہے اور صبح فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے اٹھ کر تہجد کے نوافل اور وتر پڑھا کرتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب صبح تہجد کے لیے اٹھتی ہے، تو حیض شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ اب اس عورت کے لیے کیا حکم ہے کہ حیض ختم ہونے کے بعد وہ وتر کی نماز کی قضا کرے گی یا نہیں۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت نماز کے اول وقت میں پاک ہو اور آخری وقت میں اسے حیض آجائے تو اس نماز کی قضا عورت پر لازم نہیں ہوگی، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں بھی عورت اگرچہ اول وقت میں پاک تھی لیکن وتروں کے آخری وقت میں اسے حیض تھا تو اب وتر کی نماز کی قضا لازم نہیں ہے۔

(الجوہرۃ النیرۃ، 1/91- بہار شریعت، 1/380)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 سفرِ حرمین اور مخصوص ایام

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت پاکستان سے عمرہ کرنے گئی، میقات سے اس نے احرام کی نیت کی اور جدہ میں اس کو مخصوص ایام آگئے، وہ جدہ سے مکہ آگئی، احرام کی پابندیوں کے ساتھ اپنے ہوٹل میں ٹھہری رہی، دو دن بعد بغیر عمرہ کئے مدینہ چلی گئی، وہاں بھی احرام میں رہی، ابھی وہ دوبارہ مکہ آرہی ہے، پاک ہو چکی ہے، کیا اب میقات سے گزرتے وقت احرام کی نیت کرنی ہوگی یا پہلے والا احرام ہی کافی ہے، اس میں عمرہ کرنا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں عمرہ کی ادائیگی سے پہلے مدینہ طیبہ چلے جانے سے اس عورت کا احرام ختم نہیں ہوا، لہٰذا جب یہ عورت مدینہ طیبہ سے واپس آئے گی، تو میقات سے نیا احرام ہرگز نہیں باندھے گی کہ ابھی پہلا احرام باقی ہے، لہٰذا وہ اسی پہلے احرام میں مکہ آئے گی اور عمرہ ادا کرے گی۔ (بدائع الصنائع، 3/289- عمدۃ السالک فی المناسک، ص525- وقار الفتاوی، 2/449)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا غیاث الدین عطّاری مَدَنی*

Islamic Economics Centre کے تحت "تقسیمِ اسناد تقریب" کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے Islamic Economics Centre کے تحت 23 فروری 2025ء کو اسلامک فنانس کورس مکمل کرنے والے اسٹوڈنٹس کے لئے "تقسیمِ اسناد تقریب" کا انعقاد کیا گیا جس میں مختلف شعبوں سے تعلّق رکھنے والے ماہرین نے شرکت کی۔ اختتامی لیکچرز میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری، ماہرِ تجارت مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری اور شریعہ آڈٹ دبئی اسلامک بینک پاکستان کے ہیڈ محمد طلحہ بلال صدیق نے دورِ حاضر کے شرعی مسائل سمیت دیگر امور پر شُرکا کی راہنمائی کی اور انہیں دینِ اسلام کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔

ممباسا، کینیا میں اسٹوڈنٹس کے لئے "Graduation Ceremony"

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ممباسا، کینیا میں 22 فروری 2025ء کو "Graduation Ceremony" منعقد ہوئی جس میں سال 2024ء میں درسِ نظامی و حفظِ قراٰن کی سعادت پانے والے اسٹوڈنٹس، اُن کے سرپرستوں، اساتذہ اور دیگر اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد پاکستان سے تشریف لائے ہوئے مفتی محمد شفیق عطّاری مدنی نے علمِ دین کی اہمیت پر بیان کیا جس میں انہوں نے حاضرین کو اللہ پاک کے انعام یافتہ لوگوں کے راستوں پر چلتے ہوئے زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔ آخر میں درسِ نظامی و حفظِ قراٰن مکمل کرنے والے اسٹوڈنٹس کی دستار بندی کی گئی اور انہیں سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔

چیئرمین ٹاسک فورس پاکستان ایگریکلچر کی کنزُ المدارس بورڈ آمد

فیصل آباد پنجاب میں واقع دعوتِ اسلامی کے تعلیمی بورڈ کنزُ المدارس کے ہیڈ آفس میں 18 فروری 2025ء کو چیئرمین ٹاسک فورس پاکستان ایگریکلچر سائنٹسٹ فورم میاں عبد الرشید کی آمد ہوئی۔ کنزُ المدارس بورڈ کے ایڈمن منیجر محمد عزام عطّاری نے انہیں مختلف ڈیپارٹمنٹس کا وزٹ کرواتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی تعلیمی خدمات کے بارے میں ڈاکیومنٹری دکھائی۔ بعد ازاں میاں عبد الرشید کی رکنِ شوریٰ و صدر کنزُ المدارس بورڈ مولانا حاجی محمد جنید عطاری مدنی سے ملاقات ہوئی۔

ڈربن سٹی ساؤتھ افریقہ میں عظیم الشان اجتماع

ڈربن سٹی ساؤتھ افریقہ کے Durban Exhibition Centre میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام 2 فروری 2025ء کو سنّتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا جس میں صوبہ ناٹال کے شہروں سمیت ساؤتھ افریقہ کے مختلف علاقوں سے بزنس کمیونٹی، مختلف شعبہ جات کے عاشقانِ رسول، جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ کے اساتذۂ کرام و طَلَبۂ کرام اور ان کے سرپرستوں جبکہ علمائے کرام، اراکینِ شوریٰ نیز پردے میں رہتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے بیان کیا جس میں انہوں نے گھریلو لڑائی جھگڑوں سے بچتے ہوئے اپنے گھروں میں دینی ماحول بنانے اور نیک اعمال کرنے کا ذہن دیا۔

شعبہ خدامُ المساجد و مدارسُ المدینہ کے تحت مختلف پروجیکٹس کا افتتاح

دعوتِ اسلامی کے شعبہ خدامُ المساجد و مدارسُ المدینہ کے تحت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

دنیا بھر میں مختلف پروجیکٹس کا افتتاح کیا گیا جن میں سے بعض یہ ہیں: ۞ متی تل ملتان پنجاب میں مسجد کا افتتاح ۞ ملتان وہاڑی روڈ پنجاب میں مدرسۃُ المدینہ گرلز کی نئی برانچ ۞ بلاک 3 گلستانِ جوہر بل روڈ نزد جاوید ہل ویو کراچی میں جامع مسجد ہاشمی ۞ گلشنِ ضیاء لیاقت چوک (کراچی) متین اسکول کے قریب جامع مسجد یوسف ۞ برنالہ کشمیر میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ ۞ ملتان سٹی پنجاب میں اسلامی بہنوں کے مدنی مرکز فیضانِ صحابیات ۞ آصف کالونی بڑا بورڈ کراچی میں جامع مسجد زبیدہ ۞ جعفر آباد خضدار بلوچستان میں جامع مسجد فیضانِ قراٰن ۞ شرافی گوٹھ شاہ فیصل ٹاؤن کورنگی ڈسٹرکٹ کراچی میں جامع مسجد سعیدہ جہانگیر ۞ گرین بیلٹ PECHS نزد گرین بیلٹ پارک میں جامع مسجد فیضانِ الیاس ۞ محمود آباد T.P2 میں جامع مسجد ایشل ۞ سرجانی ٹاؤن سیکٹر 5C، کراچی میں جامع مسجد نور محمد اور ۞ رام گنج لوکھی پور بنگلہ دیش میں مدرسۃُ المدینہ کی نئی برانچ کا افتتاح ہوا۔

دعوتِ اسلامی اور مختلف دینی و فلاحی کاموں کی جھلکیاں

۞ امیر آباد ملتان، پنجاب میں جامع مسجد فیضانِ پیر مہر علی شاہ کی تعمیرات کے سلسلے میں سنگِ بنیاد رکھا گیا جس میں رکنِ شوریٰ قاری محمد سلیم عطاری سمیت مقامی شخصیات نے شرکت کی۔ ۞ شیخوپورہ، پنجاب میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام "کسان اجتماع" کا اہتمام کیا گیا جس میں سیاسی و سماجی شخصیات، کسانوں اور زمینداروں نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے عشر دینے کے فضائل اور عشر نہ دینے کی وعیدیں بیان کرتے ہوئے شُرکا کو اپنی فصلوں کا عشر دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں میں دینے کی ترغیب دلائی ۞ شعبہ مدرسۃُ المدینہ بوائز و مدرسۃُ المدینہ بالغان کے تحت 20 فروری 2025ء کو ٹاؤن فقیر والی، تحصیل ہارون آباد میں تقسیمِ اسناد اجتماع منعقد ہوا جس میں 150 بچوں کو حفظِ قراٰن اور کم و بیش 60 اسلامی بھائیوں کو ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے پر اسناد پیش کی گئیں ۞ دارُالعلوم حنفیہ غوثیہ نزد طارق روڈ میں تجوید و قراءت اور درسِ نظامی کے طلبۂ کرام کے درمیان امامت کے بنیادی مسائل سے آگاہی کے لئے 8 تا 12 فروری 2025ء کو ٹریننگ سیشن منعقد ہوا۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے امامت اور دیگر ضروری مسائل سمیت مختلف اُمور پر طَلَبۂ کرام کی راہنمائی کی اور انہیں باادب رہنے، مستقل مزاجی اپنانے نیز وقت کی پابندی کرنے کی ترغیب دلائی ۞ کولمبو، سری لنکا کی جامع مسجد فیضانِ کنزالایمان میں اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مختلف تعلیمی اداروں کے اسٹوڈنٹس اور بزنس کمیونٹی سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطاری نے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں خوفِ خدا دلاتے ہوئے حاضرین کو حرام سے بچنے اور اپنے والدین کا اَدَب و احترام کرنے کا ذہن دیا ۞ نارائن گنج، بنگلہ دیش کی جامع مسجد منت علی شاہ میں ذمّہ داران و مبلّغینِ دعوتِ اسلامی کیلئے سیشن منعقد کیا گیا۔ رکنِ شوریٰ عبدالمبین عطاری نے 12 دینی کاموں کے حوالے سے تربیت و راہنمائی کی اور دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کا پیغام عام کرنے کا ذہن دیا۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (فروری 2025ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، فروری 2025ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 عاشقانِ دُرود وسلام کے 22 واقعات (قسط02): 23 لاکھ، 22 ہزار 179 2 ناراضیوں کا علاج: 22 لاکھ، 59 ہزار 977 3 بے نمازی کی سزائیں: 22 لاکھ، 94 ہزار 640 4 یادِ رمضان (قسط03): 22 لاکھ، 35 ہزار 446۔

فروری 2025 میں امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے فروری 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّاؔر" کے ذریعے تقریباً 3231 پیغامات جاری فرمائے جن میں 586 تعزیت کے، 2461 عیادت کے جبکہ 184 دیگر پیغامات تھے۔ اِن پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، اُنہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

تحریری مقابلہ کے لئے موصول 112 مضامین کے مؤلفین

لاہور: قاری احمد رضا عطّاری، ابو شہیر تنویر احمد عطّاری، ابو منصور محمد تیمور عطّاری، احمد رضا عرف عبید رضا، احمد رضا عطّاری، احمد حسن صدیق، ارسلان حسن عطاری، اسد اللہ عطاری، انیس عطاری، آصف شوکت علی، تجمل حسین، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ محمد عمر نقشبندی، حسنین علی عطاری، حمن الیاس، خرم شہزاد عطاری، دانش علی، ذوالفقار یوسف، ذیشان علی عطاری، رضوان قادری، زبیر یونس، زین العابدین، سرفراز عطّاری، سلمان علی، سمیر احمد، سید احمد رضا، سید نگاہ علی کاظمی، سیف اللہ، شجاعت حسین عطاری، ضیاء المصطفیٰ عطاری، طاہر اشرف، عامر فرید، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد المنان عطاری، عبد النبی، علی اسحاق، علی اکبر مہروی، علی حسنین ارشد، علی حیدر عطاری، علی رضا، عمران شوکت، فاحد علی عطاری، فیضان بن کاشف، فیضان علی، قمر شہزاد، کاشف عطاری، کلیم اللہ چشتی عطاری، گل محمد عطاری، مبشر حسین عطّاری، مبین ارشد، محمد ابو بکر نقشبندی عطّاری، محمد احمد رضا، محمد احمد محسنی، محمد اسامہ عطاری، محمد آصف، محمد اکرام طفیل عطاری، محمد اورنگزیب، محمد اویس مدنی، محمد باصل الحسان عطاری، محمد بلال، محمد بلال اسلم، محمد ثقلین، محمد جمیل عطّاری، محمد جنید جاوید، محمد خضر عباس عطاری، محمد ذیشان عطاری، محمد رضا عطاری، محمد زین، محمد شاہزیب سلیم عطّاری، محمد شرافت امین قادری عطاری، محمد شعبان، محمد عارش رضا قادری، محمد عبد الواجد عطاری، محمد عثمان، محمد عدنان عطاری، محمد عدیل عطاری بن محمد عاشق، محمد عدیل عطاری بن محمد، محمد عدیل، محمد علی حیدر، محمد عمر رضا عطاری، محمد مبشر عطاری، محمد مبین علی، محمد محسن علی، محمد محسن، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مسلم عطّاری، محمد مصطفیٰ، محمد ناصر اللہ وسایا، مدثر علی، مدثر علی عطّاری، مدثر منظور، مزمل حسن، وسیم امین، وقاص عبد الغفور۔ **رائیونڈ:** بلال غلام نبی، عبد الحنان، علی حیدر عطّاری، علی حیدر عطاری بن منیر احمد، محمد بلال ایوب، محمد طلحہ۔ **فیصل آباد:** شاور غنی، محمد عبد المبین عطّاری۔ **متفرق شہر:** محمد عازم نقشبندی (حیدر آباد)، عبد مصطفیٰ محمد طلحہ محمود عطّاری (خانیوال)، محمد شہریار ظفر عطّاری (میانہ موہڑہ گوجر خان)۔ محمد زین العابدین عطّاری (رحیم یار خان)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے اگست 2025ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے (مقابلہ نمبر: 66)

01 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اشارے سے تربیت فرمانا

02 دنیا کی حقیقت اور قرآنی مثالیں

03 وطن کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے (مقابلہ نمبر: 38)

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاتونِ جنت سے محبت

02 پودا لگانا ہے، درخت بنانا ہے

03 بے مروّتی

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 مئی 2025ء

ذُوالقَعدۃِ الحرام کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی ذُوالقعدۃِ الحرام 321ھ	یومِ وصال حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438ھ
2 ذُوالقعدۃِ الحرام 1367ھ	یومِ وصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438 تا 1440ھ اور "تذکرۂ صدرالشریعہ"
8 ذُوالقعدۃِ الحرام 5ھ	غزوۂ خندق و شہدائے خندق	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 322"
8 ذُوالقعدۃِ الحرام 981ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ قاری محمد نظامُ الدین بھکاری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438ھ
14 ذُوالقعدۃِ الحرام 1111ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ پیر سیّد فضل اللہ ترمذی کالپوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438ھ
21 ذُوالقعدۃِ الحرام 1433ھ	یومِ وِصال محبوبِ عطار، رُکنِ شوریٰ حاجی زم زم عطاری	"محبوبِ عطار کی 122 حکایات"
26 ذُوالقعدۃِ الحرام 1370ھ	یومِ وِصال حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438 اور 1439ھ
30 ذُوالقعدۃِ الحرام 1297ھ	یومِ عُرس والدِ اعلیٰ حضرت، مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1439ھ
ذُوالقعدۃِ الحرام 6ھ	واقعہ صُلح حُدیبیہ وبیعتِ رضوان	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 346"
ذُوالقعدۃِ الحرام 59 یا 61ھ	وصالِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذُوالقعدۃِ الحرام 1438ھ اور "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

زیادہ مت ڈرائیے

بچے کو بار بار ڈانٹنے، دھمکیاں دینے اور ڈراتے رہنے اس کے دل سے ڈر کم یا ختم ہو سکتا ہے۔ (بڑوں کے تعلّق سے بھی یہ خیال رکھنا مُفید ہے)

978-969-722-804-1
01130304
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net